سفرِ عقیدت

عمرہ وحج کے فضائل، مسائل اور طریقہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

سفرِ عقیدت

(عمرہ و حج کے فضائل و مسائل)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :3516 8514، 111-140-140(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	**سفرِ عقیدت** {عمرہ و حج کے فضائل و مسائل}
تصنیف	:	**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**
پروف ریڈنگ	:	اَجمل علی مجددی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ **Research.com.pk**
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	مئی 2011ء
تعداد	:	25,000

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَاىَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۰-۹۷-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۱۱
اِبتدائیہ	۱۳
اِصطلاحاتِ حج	۱۵
مقاماتِ حج	۲۰
سفرِ عمرہ و حج کے آداب	۲۲
سفرِ عمرہ و حج کے لیے سامان کی تیاری	۲۸
عمرہ کے فرائض و واجبات	۳۳
اِحرام کا طریقہ	۳۴
اِحرام کی نیت	۳۵
عمرہ کی نیت	۳۶
مکہ معظّمہ میں داخل ہونے کی دعا	۳۷

عنوانات	صفحہ نمبر
بابُ السَّلام سے داخل ہونے کی دعا	۳۸
بیت اللہ پر پہلی نظر	۳۸
طواف	۴۰
طواف میں ہر رکن کی الگ الگ دعائیں	۴۱
طواف کے سات چکروں کی الگ الگ دعائیں	۴۳
مقامِ ابراہیم کی دعا	۵۰
مقامِ ملتزم کی دعا	۵۳
آبِ زم زم پینے کی دعا	۵۵
طواف کے چند ضروری مسائل	۵۵
سعی	۵۶
سعی کی نیت	۵۷
کوہ صفا کی دعا	۵۷
مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن	۶۱
صفا و مروہ کے چکروں کا تعین	۶۳

عنوانات	صفحہ نمبر
حلق یا تقصیر اور تکمیل عمرہ	۶۴
اِحرام اُتارنا	۶۴
حج کا بیان	٦٥
اقسامِ حج	٦٦
حج واجب ہونے کی شرائط	٦٧
وجوب ادا کی شرائط	٦٨
صحت ادا کی شرائط	٦٩
حج کے فرائض	٧٠
حج کے واجبات	٦٩
حج کی سنتیں	٧٤
مناسکِ حج	٧٦
حج کے پانچ روزہ پروگرام کی ترتیب	٧٦
یوم الترویہ (حج کا پہلا دن....۸-ذی الحجہ)	۷٦
یوم عرفہ (حج کا دوسرا دن ....۹-ذی الحجہ)	۷۹

عنوانات	صفحہ نمبر
یومِ نحر (حج کا تیسرا دن....۱۰-ذی الحجہ)	۸۹
ایام رمی (حج کا چوتھا، پانچواں اور چھٹا دن...۱۱،۱۲، ۱۳-ذی الحجہ)	۹۵
حج وعمرہ کے متفرق مسائل	۱۰۰
اِحرام میں جوڑ لگانا	۱۰۰
عورت کا حج	۱۰۰
والدین کا مقروض ہونا بیٹے سے حج ساقط نہیں کرتا	۱۰۰
موسم سرما میں احرام کے اوپر گرم کپڑا اوڑھنا	۱۰۱
حج اصغر اور حج اکبر	۱۰۱
قربانی کی قیمت خیرات کرنا یا سرزمین حرم سے باہر قربانی کرنا جائز نہیں	۱۰۲
حرام مال سے کیا ہوا حج مقبول نہیں	۱۰۳
طواف اور دیگر اعمال کا ثواب ہر موسم میں ہوتا ہے	۱۰۴
حج بدل اور اس کی شرائط	۱۰۴

عنوانات	صفحہ نمبر
دورانِ حج نماز کے مسائل	۱۰۶
حالتِ احرام میں ممنوعہ اُمور	۱۰۹
اَحکامِ جنایات	۱۱۰
فضائل و زیاراتِ مکہ مکرمہ	۱۱۷
فضائل مکہ مکرمہ	۱۱۷
زیاراتِ مکہ مکرمہ	۱۲۱
فضائل وزیارات مدینہ منورہ	۱۳۱
فضائل مدینہ منورہ	۱۳۳
بارگاہِ سرورکونین ﷺ میں حاضری کی فضیلت	۱۳۴
مدینہ منورہ میں داخل ہونے کی دعا	۱۴۰
زیاراتِ مدینہ منورہ	۱۴۱
الوداعی دعا	۱۷۷
گھر والوں کو واپسی کی اطلاع	۱۷۸

صفحہ نمبر	عنوانات
١٧٩	مختصر دعائیں
١٨٢	عربی زبان سے واقفیت

پیش لفظ

زیارتِ حرمین شریفین ہر بندۂ مومن کے دل کی آرزو ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں یہ سعادت نصیب ہوتی ہے۔ ہر مسلمان پر جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتا ہو عمر میں ایک مرتبہ حج کرنا لازم ہے۔ حج مالی و بدنی عبادت کا مجموعہ ہے جس میں مسلمان اپنے رب کے حضور نہ صرف اپنا مال خرچ کرتا ہے بلکہ جسمانی مشقتیں بھی برداشت کر کے حقیقی معنوں میں بندگی کا اظہار کرتا ہے۔ عمرہ و حج کی خواہش ہر سچے مسلمان کے دل میں موجزن ہوتی ہے کیونکہ اِس میں اُسے خالق حقیقی کے گھر کی زیارت اور محبوبِ کبریاء ﷺ کی بارگاہ کی حاضری کا شرف بھی نصیب ہوتا ہے۔ پس عمرہ اور حج ایسی مقبول عبادات ہیں کہ انہیں اِخلاصِ نیت سے سرانجام دیا جائے تو گناہوں کی بخشش کے ساتھ ساتھ آخرت میں کامیابی کی ضمانت بھی مل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان اِس عبادت کو اَحسن انداز سے سرانجام دینے کا متمنی ہوتا ہے۔

ہر عبادت کی طرح عمرہ و حج کی ادائیگی کے لیے بھی کچھ فرائض و واجبات اور خاص افعال ہیں جن کی رعایت کیے بغیر اِن عبادات کی تکمیل نہیں ہوتی یا اِن میں نقص رہ جاتا ہے۔ اَفعالِ عمرہ و حج سے متعلق جملہ اُمور کا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ ہم ساری عمر حج جیسی عظیم عبادت کے لیے سرمایہ اکٹھا کرنے پر تو صرف کر دیتے ہیں لیکن اِس کی اَحسن ادائیگی کے لیے جن فرائض و

واجبات اور ضروری مسائل کا جاننا لازمی ہے اُنہیں جاننے کی کوشش نہیں کرتے۔ لہٰذا جب ہم اِس فریضہ کی ادائیگی کے لیے دیارِ حرم پہنچتے ہیں تو ہمیں قدم قدم پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ضرورت اِس اَمر کی تھی کہ حجاج کرام کی رہنمائی کے لیے کوئی ایسی جامع اور عام فہم کتاب مرتب کی جائے جو اِس فریضہ کی ادائیگی میں ہر قدم پر اُن کی رہنمائی کرے تاکہ وہ یہ عبادت اَحسن انداز میں سرانجام دے سکیں۔ اِن شاء اللہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی یہ کتاب اِس ضرورت کو احسن انداز میں پورا کرے گی۔ یہ کتاب دراصل حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی کتاب ''فلسفہ حج'' کا ہی خلاصہ ہے جسے آسان پیرائے اور سادہ اُسلوب میں ترتیب نو کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

بارگاہِ اِلٰہی میں دعا ہے کہ وہ اِس سعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور حرمین شریفین میں حاضری کا شرف پانے والے تمام مسلمین و مسلمات کی حاضری قبول فرمائے۔ اور جو محبان و عاشقان دیارِ حرمین کی حاضری کی تڑپ اپنے سینوں میں چھپائے بیٹھے ہیں اُنہیں بھی حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(اَجمل علی مجددی)
رِیسرچ اسکالر
فرید ملت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

پیغام

حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنا ہر مسلمان کی دلی خواہش اور آرزو ہوتی ہے۔ اِس آرزو کے حصول کے لیے وہ دن رات تگ و دو کرتا ہے اور آخر اُس کی قسمت بارآور ہوتی ہے اور اُسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے شرفِ باریابی کی اجازت مل جاتی ہے۔ بیت اللہ شریف کی زیارت اور حضور ﷺ کی بارگاہ کی حاضری بلا شبہ ایک عظیم سعادت ہے۔

حج و عمرہ کی ادائیگی کو اَحسن طریقے سے سرانجام دینے کے لیے اِن کے مسائل اور طریقہ کا جاننا انتہائی ضروری ہے۔ اِن کے جانے بغیر اِس فریضہ سے کماحقہ سبکدوش نہیں ہوا جا سکتا۔ اِن مسائل کو جاننے کے لیے ایک جامع کتاب کی ضرورت انتہائی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کا نام قومی و بین الاقوامی سطح پر دینی و علمی حلقوں میں ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے بے شک اُن کی طرف سے حاجیوں کی رہنمائی کے لیے کتاب کا مرتب کیا جانا ایک اہم سنگ میل ہے۔ اِس کتاب میں سفرِ حج کی ابتداء سے لے کر اِس سفر کے اختتام تک کے تمام مراحل کو انتہائی سلیس اور آسان پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ مسائل حج و عمرہ بالتفصیل بیان کیے گئے ہیں اور ضروری مقامات پر تصاویر اور نقشوں کے ذریعے وضاحت بھی کی گئی ہے۔ میرے خیال میں اُن کی یہ کتاب یقیناً حج و عمرہ کے مسائل کو سمجھنے میں انتہائی ممد و معاون ثابت ہوگی۔

حجاج کرام سے التماس ہے وہ دورانِ حج اِس کتاب کو ضرور اپنے ساتھ رکھیں، اور جہاں آپ اپنے لیے اور اپنے خاندان کے لیے دعا گو ہوں وہاں ملکِ پاکستان، پاکستانی عوام اور وزارتِ مذہبی اُمور کے تمام عہدیداران اور کارکنان کے لیے بھی دعا کریں کہ جو دن رات آپ کی خدمت کے لیے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی یہ حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مجھے اور میرے تمام ساتھیوں کو آپ کی یہ خدمت اَحسن انداز میں سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(سید خورشید احمد شاہ)
وفاقی وزیر مذہبی اُمور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کے پانچ بنیادی اَرکان میں سے آخری رُکن حج ہے۔ فرضیتِ حج کے باب میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾

(آل عمران، ۳:۹۷)

’’اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔‘‘

حج کا لغوی معنی ’’قصد کرنا، کسی جگہ کا ارادہ کرنا‘‘ کے ہیں۔ اصطلاحِ شریعت میں مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کا طواف کرنے، عرفات، مزدلفہ اور منیٰ وغیرہ کا قصد کرنے، وہاں مخصوص دنوں میں قیام کرنے اور مخصوص افعال ادا کرنے اور مقررہ آداب بجا لانے کا نام حج ہے۔ جب کہ حج کے مقررہ دنوں کے علاوہ کسی وقت بھی مخصوص عبادات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرنے کو عمرہ کہتے ہیں۔ اصطلاحِ شریعت میں عمرہ سے مراد شرائطِ مخصوصہ اور افعالِ خاصہ کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا ہے۔

فریضۂ حج کی بنیاد اور تمام مناسکِ حج درحقیقت حضرت ابراہیم، حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی زندگی کے عظیم واقعات سے عبارت ہیں۔ انہوں نے صبر و استقامت، اطاعت اور قربانی کے جو نقوش چھوڑے رب کریم نے ان کی یاد منانے کو اُمتِ مسلمہ کے لیے فرض عبادت قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں نے جو لمحات اپنے معبودِ حقیقی کی محبت و اطاعت اور سوزِ عشق میں گزارے اللہ نے انہیں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا۔ وہ قدم جو اس کی یاد میں اٹھے، دوڑے اور تڑپے، اللہ نے انہیں اپنی نشانیاں قرار دے دیا۔ لہٰذا دنیا بھر سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ہر سال مکہ مکرمہ جا کر ان کی یاد مناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس فریضہ سے سرخرو ہوتے ہیں۔

اللہ کے گھر میں داخل ہوتے ہی آنکھیں برسات کا منظر پیش کرنے لگتی ہیں، آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے اور جذبۂ عشق ومستی کی تسکین کا سامان ہونے لگتا ہے۔ خانۂ خدا میں قدم رکھتے ہی بندگانِ خدا کعبۃ اللہ کا طواف شروع کر دیتے ہیں اور حجرِ اَسود کی طرف دیوانہ وار لپکتے ہیں اور دھکم پیل کے باوجود بڑی محنت و جاں فشانی سے اس کے قریب پہنچتے اور اسے بوسہ دیتے ہیں اور پھر صفا و مروہ کی سعی کرتے ہیں۔ نویں ذی الحج آتی ہے تو ہر حاجی بے اختیار میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتا ہے۔ مزدلفہ میں مغرب کے وقت وہ نماز نہیں پڑھتا بلکہ اسے عشاء کی نماز کے ساتھ ملا کر پڑھتا ہے پھر منٰی پہنچ کر رمی کرتا ہے اور قربانی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

ان تمام اُمور کی کوئی عقلی توجیہ ممکن نہیں۔ سارے معاملات عشق و جنوں کے آئینہ دار ہیں۔ عقل سے لاکھ پوچھا جائے کہ ان سب معمولات کی حقیقت کیا ہے مگر اسے کسی سوال کا تسلی بخش جواب نہیں ملتا۔ جب یہی سوال عشق سے پوچھا جاتا ہے تو جواب آتا ہے کہ حج کے ہر عمل کے پیچھے محبت و وارفتگی کی کوئی نہ کوئی ادا چھپی ہوئی ہے۔ اپنے محبوب بندوں کی اداؤں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اتنا پسند فرمایا کہ انہیں قیامت تک فرض عبادت کا درجہ دے دیا۔ لہٰذا اب جو بھی شخص اُن مخصوص مقامات پر جا کر وہی افعال دوہراتا ہے اللہ تعالیٰ نہ صرف اُسے اجر وثواب سے نوازتا ہے بلکہ اسے اپنی رضا بھی عطا کر دیتا ہے۔

علاوہ ازیں حج کا عظیم فریضہ دینِ اسلام کی مرکزیت اور تقویت کا اظہار ہے۔ اِس موقع پر مختلف اقوام و قبائل اور ممالک کے لاکھوں افراد ایک ہی مرکز پر جمع ہو کر ایک ہی رب کی بارگاہ میں، ایک ہی لباس پہنے، ایک ہی طرح کے افعال ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اُن کا مقصدِ وحید رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ یوں اِس موقع پر اسلامی اتحاد اور یک جہتی کا وہ عظیم منظر دیکھنے کو ملتا ہے جس کا اسلام اپنے پیروکاروں سے تقاضہ کرتا ہے اور جس کی ضرورت و اہمیت آج کے دور میں مزید بڑھ گئی ہے۔

حجاج کرام کی رہنمائی کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی

کتب ''فلسفہ حج، سفرِ عقیدت اور حج و عمرہ فضائل و مسائل'' سے یہ مضمون پیش خدمت ہے جو یقیناً اُن کے لیے نفع کا باعث ہوگا۔

اِصطلاحاتِ حج

اَیامِ حج سے صحیح فائدہ اٹھانے اور تعلیماتِ حج کو سمجھنے کے لیے حج کی اصطلاحات کا جاننا بہت ضروری ہے۔ عازمین حج کی سہولت کے لیے ہم انہیں یہاں بیان کر رہے ہیں:

حج: مقررہ دنوں میں مخصوص عبادات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرنے کو حج کہتے ہیں۔

عمرہ: مقررہ دنوں کے علاوہ مخصوص عبادات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرنے کو عمرہ کہتے ہے۔

مِیقات: وہ آخری حد جہاں سے حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والے کا احرام کے بغیر آگے بڑھنا جائز نہیں۔ پاکستانیوں کا مِیقات **یَلَمْلَمْ** ہے جو جدّہ سے پہلے آتا ہے۔

حِل: حدود حرم سے باہر اور پانچوں مواقیت کے درمیان کا علاقہ حِل کہلاتا ہے۔

حرمِ کعبہ: مکہ معظّمہ کے اردگرد کئی کوس تک زمین کو حرم کا درجہ دیدیا گیا ہے۔ ہر طرف حدیں بنی ہوئی ہیں ان حدود کے اندر وہاں کے جانوروں اور پرندوں کو تکلیف وایذا دینا بلکہ درخت اور سبز گھاس کاٹنا تک حرام ہے۔ تمام مکہ مکرمہ، منیٰ، مزدلفہ حدودِ حرم میں ہیں، البتہ عرفات داخل حرم نہیں۔

اھل حِل: وہ لوگ جو حدود میقات کے اندر اور حدود حرم سے باہر رہتے ہیں انہیں اہل حل کہتے ہیں۔ انہیں اپنے مقررہ مقام سے احرام باندھنا ہوگا۔

اھل حرم: مکہ اور حرم میں بسنے والے لوگوں کو اہل حرم کہتے ہیں۔ اہل حرم کے لیے حج کا احرام باندھنے کے لیے حرم کی ساری زمین میقات ہے۔

آفاقی: وہ مسلمان جو حج کی نیت سے حدود میقات سے باہر سے آئیں انہیں آفاقی

کہتے ہیں۔

یوم التَّرْوِیَۃ: ۸ ذی الحجہ کو حج کی عبادات کا آغاز ہوتا ہے اسے یوَمُ التّرویۃ کہتے ہیں۔

یوم عَرَفہ: ۹ ذی الحجہ کو میدان عرفات میں حج ہوتا ہے اسی نسبت سے اس دن کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔

یوم نحر: دس ذی الحجہ جس روز قربانی کی جاتی ہے اسے یوم نحر کہتے ہیں۔

ایامِ تشریق: ۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک کے پانچ ایام، ایامِ تشریق کہلاتے ہیں۔ ان دنوں میں ہر فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے۔ تکبیر تشریق یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اِحرام: وہ بغیر سلا لباس جس کے بغیر حاجی میقات سے نہیں گزر سکتا یعنی ایک چادر نئی یا دھلی ہوئی اوڑھنے کے لیے اور ایسا ہی ایک تہہ بند کمر پر لپیٹنے کے لیے۔ یہ کپڑے سفید اور نئے بہتر ہیں۔ یہ گویا رب العالمین جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضری کی ایک وردی ہے جو صاف وسادہ اور تکلف و زیبائش سے خالی ہے۔

تلبیہ: یعنی لبیک کہنا۔ تلبیہ یہ ہے:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ، لَا شَرِیْکَ لَکَ.

احرام کے لیے ایک مرتبہ زبان سے تلبیہ کہنا ضروری ہے اور نیت شرط۔

اِضْطِبَاع: طواف شروع کرنے سے پہلے چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر اس طرح ڈال دینا کہ دایاں شانہ کھلا رہے۔

اِسْتِلَام: دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر حجرا سود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینا۔

رَمَل: مردوں کے لیے طواف کے پہلے تین پھیروں میں چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے اکڑ کر چلنا اور شانے ہلانا جیسا کہ قوی اور بہادر لوگ چلتے ہیں۔

طواف: مسجد الحرام میں خانہ کعبہ کے اردگرد بطریق خاص چکر لگانے کا نام طواف ہے۔

طوافِ قَدُوم: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد جو پہلا طواف کیا جاتا ہے اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں۔ یہ طواف ہر اس آفاقی کے لیے مسنون ہے جو حج افراد یا قِران کی نیت سے مکہ معظّمہ میں داخل ہو۔

طوافِ زیارت: طوافِ زیارت حج کا رکن ہے یہ ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے تک ہوسکتا ہے البتہ ۱۰ ذی الحجہ کو کرنا احسن ہے۔

طوافِ وداع: بیت اللہ شریف سے واپسی کے وقت طواف کرنا، طواف وداع کہلاتا ہے یہ آفاقی پر واجب ہے۔

طوافِ عمرہ: یہ طواف عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

سعی: صفا سے مروہ اور پھر مروہ سے صفا کی طرف جانا اور مِیلَینِ اَخضَرینِ کے درمیان دوڑنا سعی کہلاتا ہے۔

وقوفِ عرفہ: نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنا، خشیت الٰہی اور خالص نیت سے ذکر، تلبیہ، دعا، استغفار اور کلمہ توحید میں مشغول رہنا اور نماز ظہر و عصر ادا کرنا اور نماز سے فراغت کے بعد بالخصوص غروب آفتاب تک دعا میں اپنا وقت گزارنا۔

رمی: منیٰ میں واقع تین جمروں (یعنی شیاطین) پر کنکریاں مارنے کو کہتے ہیں۔

هَدِی: وہ جانور جسے قربانی کے لیے وقف کیا جائے۔

حلق: احرام کھولنے سے پہلے سارا سر منڈوانا، یہ افضل ہے۔

تقصیر: بال چھوٹے کرانا، اس کی بھی اجازت ہے۔

مقاماتِ حج

کعبہ: کعبہ یا بیت اللہ شریف مقاماتِ حج میں سے سب سے عظیم مقام ہے اسی کا حج اور طواف کیا جاتا ہے اور وہ مسجد جس میں اللہ کا یہ گھر واقع ہے اسے مسجد حرام کہتے ہیں۔

رُکن: خانہ کعبہ کا گوشہ جہاں اس کی دو دیواریں ملتی ہیں جسے زاویہ کہتے ہیں۔ کعبہ معظّمہ کے چار رکن ہیں۔

رُکنِ اَسوَد: جنوب و مشرق کا گوشہ جہاں حجرا سود نصب ہے۔

رُکنِ عراقی: شمال و مشرق کا گوشہ جہاں دروازہ کعبہ ہے جو انہی دو رکنوں کے بیچ کی شرقی دیوار میں زمین سے بلند ہے۔

رُکن شامی: شمال و مغرب کے گوشہ میں سنگ اَسود کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو بیت المقدس سامنے ہوگا

رُکن یمانی: مغرب اور جنوب کے گوشہ میں واقع ہے۔

حجرِ اَسود: یہ کالے رنگ کا ایک پتھر ہے حدیث پاک میں ہے کہ حجر اَسود جب جنت سے نازل ہوا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا، بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا (جامع ترمذی)۔ خانہ کعبہ کے طواف کے شروع اور ختم کرنے کے لیے وہ ایک نشان کا کام دیتا ہے۔

مقامِ مُلْتَزَم: حجرِ اَسود دروازۂ کعبہ کی درمیان والی جگہ کو مقامِ ملتزم کہتے ہیں۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر نماز و دعا سے فارغ ہو کر حاجی یہاں آتے اور اس سے لپٹتے اور اپنا سینہ و پیٹ اور رخسار اس پر رکھتے اور ہاتھ اونچے کر کے دیوار پر پھیلاتے ہیں۔

میزاب رحمت: سونے کا پرنالہ جو رکن عراقی اور رکن شامی کی بیچ کی دیوار پر چھت پر نصب ہے۔

حطیم: بیت اللہ شریف کی شمالی دیوار کی طرف زمین کا ایک حصہ جس کے اردگرد ایک قوسی کمان کے انداز کی چھوٹی سی دیوار بنا دی گئی ہے اور دونوں طرف آمد و رفت کا دروازہ ہے۔ اس حصہ زمین کو طواف میں شامل کرنا واجب ہے۔

مستجار: رُکنِ یمانی و شامی کے بیچ میں غربی دیوار کا وہ ٹکڑا جو ملتزم کے مقابل ہے۔

مستجاب: رُکنِ یمانی اور رُکن اسود کے بیچ میں جنوبی دیوار یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں اس لیے اس کا نام مستجاب رکھا گیا ہے۔

مقامِ ابراہیم: دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کعبہ تعمیر فرمایا اور اس کی تکمیل کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی دعا مانگی تھی، ان کے قدم مبارک کا اس پر نشان پڑ گیا جو اب تک موجود ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آیاتِ بینات (خاص نشانیوں) میں شمار فرمایا ہے۔

قبہ زمزم شریف: یہ قبہ مقام ابراہیم سے جنوب کی طرف مسجد ہی میں واقع ہے اور قبہ کے اندر زمزم کا چشمہ ہے۔ اب یہ قبہ ختم کر دیا گیا ہے۔

باب الصفا: مسجدِ حرام کے جنوبی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

باب السَّلَام: مسجد حرام کا وہ دروازہ جس سے پہلی مرتبہ داخل ہونا افضل ہے۔

صفا: یہ کعبہ معظّمہ سے جنوب کی سمت ہے یہاں زمانہ قدیم میں ایک پہاڑی تھی جو زمین میں چھپ گئی ہے اور اب وہاں قبلہ رخ ایک دالان سا بنا ہے اور اوپر چڑھنے کے

لیے سیڑھیاں بھی ہیں۔

مروہ: دوسری پہاڑی صفا سے جانب شرق تھی یہاں بھی اب قبلہ رخ دالان اور سیڑھیاں ہیں۔ صفا سے مروہ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو مسجد حرام کا احاطہ ہے۔

مِیلَین اَخضرین: اس فاصلہ کے وسط میں جو صفا سے مروہ تک ہے دیوار حرم شریف میں دو سبز میل نصب ہیں جیسے میل کے شروع میں پتھر لگا ہوتا ہے اب تو وہاں سبز رنگ کی ٹیوب لائٹس لگا دی گئی ہیں جو شب و روز روشن رہتی ہیں۔

مسعٰی: وہ فاصلہ جو ان دونوں نشانوں کے درمیان ہے۔ اِس فاصلہ کو دوڑ کر طے کیا جاتا ہے مگر نہ حد سے زائد دوڑیں نہ کسی کو اِیذا دیں۔

تنعیم (مسجد عائشہ): یہ وہ مقام ہے جہاں سے مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران عمرے کے لیے احرام باندھا جاتا ہے۔

ذو الحلیفہ: یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف ۱۰ کلو میٹر دور ہے۔ یہ اہل مدینہ کا مِیقات ہے۔

ذاتِ عرق: یہ عراق سے آنے والوں کے لیے میقات ہے اور مکہ سے تقریباً تین دن کی مسافت پر عراق کی طرف ہے۔

جَحفہ: یہ اہلِ شام کا میقات ہے اور مکہ سے شام کی طرف تین منزل پر ہے۔

قَرنُ المَنَازِل: نجد کی طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

عرفات: یہ ایک بہت بڑا میدان ہے جو منیٰ سے تقریباً ۱۱ کلومیٹر دور ہے۔ یہاں پر حج کا خطبہ دیا جاتا ہے اور حج کا رُکن اعظم وقوفِ عرفات ادا کیا جاتا ہے۔

موقف: عرفات میں وہ جگہ جہاں نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک کھڑے ہو کر ذکر و دعا کا حکم ہے۔

بطنِ عرفہ: یہ عرفات میں حرم کے نالوں میں سے ایک نالہ ہے جو مسجد نمرہ کے مغرب کی طرف یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف واقع ہے یہاں وقوف جائز نہیں یہاں قیام یا وقو

ف کیا تو حج ادا نہ ہوگا۔

مسجد نِمرہ: میدان عرفات کے بالکل کنارے پر ایک عظیم مسجد ہے۔ اس کی مغربی دیوار اگر گرے تو بطن میں گرے گی۔

جبلِ رحمت: عرفات کا ایک پہاڑ ہے زمین سے تقریباً تین سو فٹ اونچا اور سطح سمندر سے تین ہزار فٹ بلند ہے۔ اسے موقفِ اعظم بھی کہتے ہیں اسی کے قریب حضور ﷺ کا موقف ہے جہاں سیاہ پتھروں کا فرش ہے۔ یہاں پر آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا تھا۔

مزدلفہ: عرفات سے تقریباً تین میل دور، عرفات اور منیٰ کے درمیان ایک کشادہ میدان ہے۔ یہاں سے منیٰ کا فاصلہ بھی تقریباً اتنا ہی ہے۔ کہتے ہیں کہ عرفات میں قبولِ توبہ کے بعد حضرت آدم اور اماں حوا علیہما السلام مزدلفہ ہی میں ملے تھے۔

مَازَنین: عرفات اور مزدلفہ کے پہاڑوں کے درمیان ایک تنگ راستہ ہے حضور نبی اکرم ﷺ عرفات سے مزدلفہ اسی راستے سے تشریف لائے تھے۔

مشعرِ الحرام: اُس خاص مقام کا نام ہے جو مزدلفہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہے اور سارے مزدلفہ کو بھی مشعر الحرام کہتے ہیں۔ مزدلفہ میں حضور ﷺ کے وقوف کی جگہ گنبد بنا دیا گیا تھا۔ آج کل یہاں ایک مسجد بھی ہے جسے مسجد مشعر الحرام کہا جاتا ہے۔ مشعر الحرام کو قزح بھی کہتے ہیں۔

وادی مُحَسِّر: یہ وہی مقام ہے جہاں اصحاب فیل کے ہاتھی تھک کر رُک گئے اور مکہ معظّمہ کی طرف آگے نہ بڑھ سکے اور سب ہلاک ہوگئے۔ مزدلفہ روانہ ہوتے وقت یہاں سے نہیں گزرنا چاہئے اگر مجبوراً گزرنا بھی پڑے تو تیزی سے دوڑ کر گزرنا چاہئے۔

منیٰ: ایک وسیع اور کشادہ میدان جو پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے۔ مزدلفہ سے یہاں آ کر رمی جمار اور قربانی جیسے افعال ادا کیے جاتے ہیں۔

مسجد خیف: منیٰ کی مشہور اور بڑی مسجد کا نام۔ خیف وادی کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس مسجد میں ستر نبی علیہم السلام آرام فرما رہے ہیں۔ مسجد خیف پر ہشت پہلو قبہ ہے۔ اس قبہ کی جگہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بہت سے پیغمبروں نے یہاں نمازیں ادا فرمائی ہیں۔ حضور ﷺ کا خیمہ بھی یہاں نصب کیا گیا تھا۔

جمرات: منیٰ کے میدان میں پتھر کے تین ستون کھڑے ہیں جنہیں کنکریاں ماری جاتی ہیں ان ہی کا نام جمرات ہے۔ ان میں سے منیٰ سے مکہ کی طرف جائیں تو پہلے کا نام جمرہ اولیٰ دوسرے کا نام جمرہ وسطیٰ اور تیسرے کا نام جمرہ عقبہ ہے۔

سفرِ عمرہ و حج کے آداب

ہر حاجی یا عمرہ کرنے والے کو چاہیے کہ روانگی سے پہلے درج ذیل آداب و ہدایات کا بطور خاص خیال رکھے۔

۱۔ سب سے پہلے نیت کو درست کرے کہ اس سفر سے مقصود صرف اللہ و رسول ﷺ کی رضا ہو، اس کے سوا ناموری یا شہرت یا سیر و تفریح یا تجارت وغیرہ کا ہرگز ہرگز دل میں خیال نہ لائے۔

۲۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ جتنی بھی عبادات اس کے ذمہ واجب ہوں، سب کو ادا کرے اور توبہ کرے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔ اِسی طرح اس پر جن لوگوں کا قرض ہو سب ادا کرے۔ جن لوگوں کی امانتیں ہوں ان کی امانتیں واپس کرے۔ جن لوگوں کے حقوق اس کے ذمے ہوں سب سے حقوق معاف کرائے یا ادا کرے۔ جن لوگوں پر کوئی زیادتی کی ہو ان سے معافی طلب کرے۔ جن لوگوں کی اجازت کے بغیر سفر مکروہ ہے جیسے ماں، باپ یا شوہر اُن کو راضی کر کے اجازت حاصل کرے۔ ان تمام چیزوں سے فارغ اور سبکدوش ہو کر سفرِ حج وزیارت کے لیے روانہ ہو۔

۳۔ حج یا عمرہ پر روانہ ہونے سے قبل اپنا مکمل طبی معائنہ کروائیں، حفاظتی ٹیکے جو سعودی

حکومت نے لازمی قرار دیئے ہیں وہ لگوائیں۔ اگر آپ کسی بیماری کی وجہ سے ادویات استعمال کرتے ہیں تو اپنے ڈاکٹر سے اُس کا نسخہ لکھوا لیں اور ضرورت کے مطابق ادویات ساتھ رکھ لیں۔ حج پر جاتے وقت اپنی شوگر، بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کی ادویہ کے ساتھ ساتھ حسب ذیل ادویہ بھی ضرور رکھ لیں لیکن یہ ادویہ اپنے ڈاکٹر سے مشورے کے بعد رکھیں۔ ان میں چکر، متلی، قے، سر درد، الرجی، پیٹ درد، نزلہ زکام اور کھانسی کی گولیاں شامل ہونی چاہئیں۔ یاد رکھئے! سفر حج پر آپ کوئی شربت یا کیپسول نہیں لے جا سکتے صرف گولیاں لے جا سکتے ہیں لہٰذا تمام ادویات بازار سے خرید کر مع نسخہ حاجی کیمپ میں موجود ڈاکٹر سے تصدیق کروا کر پیک کروا لیں۔

۳۔ سفرِ حج میں روحانی کیف و سرور تو ضرور محسوس ہوتا ہے لیکن جسمانی طور پر یہ مشقت طلب عبادت ہے لہٰذا خود کو مشقت کا عادی بنائیں اور دورانِ سفر پیش آنے والے مصائب پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں کہ یہ باعثِ اجر ہے۔

۴۔ حج کرنے والا رقم یا زادِ راہ فقط اپنے حلال مال سے ساتھ لے کر چلے ورنہ حج مقبول ہونے کی اُمید نہیں اگرچہ فرض ادا ہوجائے گا۔ اگر اپنے مال میں کچھ شبہ ہو تو کسی سے قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کر دے رقم اور ضروریاتِ سفر اپنی حاجت سے کچھ زیادہ ہی لے تاکہ رفیقوں کی مدد اور فقیروں کو صدقہ دیتا جائے کہ یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔

سفرِ عمرہ و حج کے لیے سامان کی تیاری

چونکہ سفر کرنے والے مختلف حیثیتوں کے لوگ ہوتے ہیں اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ضرورت اور حیثیت کے مطابق سفر کا سامان اپنے ساتھ لے جائے تاکہ سفر میں تکلیفوں کا سامنا نہ کرنا پڑے سب حاجیوں کے لیے سامان کی یکساں تعداد معین نہیں کی جا سکتی لیکن چند ضروری اشیاء جو ہر ایک حاجی کے لیے یا عمرہ کرنے والے کے لیے ساتھ لے جانا لازم ہیں اُن کی فہرست درج ذیل ہے:

☆ ایک ریکسین یا چمڑے کا سوٹ کیس اور ایک دستی بیگ۔ کوشش کریں کہ ہر فرد کا اپنا اپنا بیگ اور سوٹ کیس ہو کیونکہ ایک بیگ میں دو یا زیادہ افراد کا سامان رکھنے سے رہائش الگ ہونے کی صورت میں مشکل ہوسکتی ہے۔

☆ موسم کی مناسبت سے کم از کم ۵ جوڑے رکھیں (کیونکہ مصروفیت اور مشترکہ غسل خانوں کی وجہ سے بار بار دھونا مشکل ہوتا ہے)۔

☆ خواتین کاٹن، لان اور جارجیٹ کے جوڑے رکھ لیں (گرمیوں میں) یا تین لینن کے (سردیوں میں)۔ ۲/۳ گاؤن اور سکارف بھی رکھ لیں (احرام کے دوران بھی تبدیل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور ایسا کرنا جائز ہے)۔ سعودی قوانین کے مطابق عورت کا گاؤن یا عبایا پہننا لازم ہے لہٰذا دورانِ سفر عبایا پہنے رکھیں۔ بند جوتا، کھلی چپل، جرابیں (خواتین کے لیے احرام میں بند جوتا اور جرابیں پہننا منع نہیں ہے)۔

☆ بغیر آستین کا یا بازو والا سویٹر اور ہلکی گرم چادر (فجر کے وقت مکہ مکرمہ میں بھی ضرورت پڑتی ہے اور مدینہ منورہ میں بھی)۔

☆ مناسب تعداد میں بنیان اور جانگیہ (Under Garments) ساتھ رکھیں۔

☆ مردوں کے لیے احرام کے دو سیٹ یعنی چار عدد چادریں ایک کاٹن اور دوسرا تولیے کا، سرد موسم میں تولیے کا احرام بہتر رہے گا۔

☆ احرام کے تہبند پر باندھنے کے لیے جیب والا بیلٹ۔

☆ مردوں کے لیے احرام کی حالت میں پہننے کے لئے ایسا جوتا جس میں وسط قدم کی ہڈی کھلی رہے (چپل، سینڈل، ملکیشن کا کوئی سٹائل)۔

☆ مردوں کے لیے احرام کے علاوہ کے دنوں میں پہننے کے لیے بند جوتا اور جرابیں۔

☆ بستر کی چادریں ۲ عدد (بچھانے اور اوڑھنے کے لیے) ہر فرد کے لیے۔

☆ ناخن تراش، چھوٹی قینچی اور چھوٹا چاقو (یہ چیزیں دستی سامان میں ہرگز نہ رکھیں بلکہ جہاز میں بُک کروانے والے سامان luggage میں رکھیں)۔

☆ خواتین کے لیے سیفٹی پنز (safety pins)، بالوں کی پنز (hair pins) اور بالوں کے لیے بینڈز (hair bands)۔

☆ نظر کا چشمہ (دو عدد اگر ایک ٹوٹ جائے تو پریشانی اور فوری خرچہ نہ ہو)۔

☆ احرام کے علاوہ دیگر ایام میں مردوں کے لیے سر پر ڈالنے کا رومال (جو دھوپ سے بچا سکے خصوصاً حلق کروانے کے بعد)۔

☆ جوتوں کے لیے کپڑے کی تھیلی بنا لیں، جوتوں کی حفاظت کے ساتھ مخصوص رنگ یا پرنٹ نشانی کا کام بھی دے سکتا ہے (جوتا بغیر تھیلی یا لفافے کے ہاتھ میں پکڑنے اور اپنے یا کسی اور کے آگے خصوصاً نماز کے وقت رکھنے سے گریز کریں)۔

☆ پلاسٹک کی پلیٹ، چمچہ اور گلاس (فی فرد)۔

☆ پانی کی بوتل (حرم کے علاوہ جہاں بھی جانا ہو اپنے ساتھ ضرور رکھیں)۔

☆ چھتری (بعض ایئر لائن والے حاجیوں کو چھتریاں فراہم کرتے ہیں بعض نہیں لہٰذا ضرورت کے مطابق انتظام کر لیں)۔

☆ دستاویزات اور نقدی رکھنے کے لیے جسم سے باندھنے والی پیٹی مردوں کے لیے۔ بہتر ہے کہ جملہ دستاویزات رکھنے کے لیے اچھی کوالٹی کا بیگ لیں جس میں پاسپورٹ، شناختی کارڈ، ٹکٹ، ہیلتھ سرٹیفکیٹ، بینک کی رسید، بینک ڈرافٹ اور حمائل شریف آسانی سے آ سکیں۔ دورانِ سفر بیگ کو ہمیشہ گلے میں ڈالے رکھیں اور اس کی حفاظت کریں۔

☆ کاغذات، نقدی رکھنے کے لیے گلے یا کندھے پر لٹکانے والا بیگ خواتین کے لیے۔

☆ دانت صاف کرنے کا برش، مسواک (ٹوتھ پیسٹ ساتھ لے جانا منع ہے وہاں جا کر خریدیں)۔

☆ ٹوپی و تسبیح اور جائے نماز یا پلاسٹک کی چٹائی (حاجی کیمپ یا سعودیہ جا کر بھی خریدی جا سکتی ہے)۔

☆ ٹائلٹ پیپر اور ٹشو پیپر۔ سادہ صابن (بغیر خوشبو والا)۔

☆ نوٹ بُک، قلم اور خط و کتابت کے لیے سادہ لفافے (اگر ضرورت ہو)۔

☆ حج کی معلومات سے متعلق کتب اور دعاؤں کی کتب یا کارڈز (حج و عمرہ سے متعلق دعائیں، مسنون اور قرآنی دعائیں، صبح و شام کے مسنون اذکار)۔

☆ یہ بات ذہن نشین رہے کہ آپ اپنے سامان میں کسی قسم کی ممنوعہ اشیاء، نشہ آور چیز یا کوئی ایسی چیز جو سعودی قوانین کے مطابق ساتھ لے جانا منع ہو ہرگز ساتھ نہ لے جائیں کیونکہ یہ آپ کے لیے وہاں پریشانی کا سبب بن سکتا ہے اور سعودی قوانین کے مطابق آپ کو سزائے موت بھی ہو سکتی ہے لہٰذا اَدویات بھی صرف وہی لے کر جائیں جو کسی ڈاکٹر سے تصدیق شدہ ہوں۔ علاوہ ازیں کسی انجان آدمی کا سامان سعودی عرب میں اُس کے عزیز یا رشتہ دار تک پہنچانے کے لیے ہرگز مت لیں۔

یاد رہے کہ ٹوتھ پیسٹ، کسی قسم کا پاؤڈر، پان، چھالیہ، نسوار اور کسی بھی قسم کا سفوف ساتھ لے جانا منع ہے۔

اپنے ہر بیگ پر حاجی کیمپ سے سٹیکر لے کر چپکا لیں اور اس پر اپنا نام و مکمل پتہ، گروپ نمبر، مکتب نمبر اور پرواز نمبر لکھ لیں۔ سٹیکر کو چپکانے کے لئے گوند کی ضرورت نہیں، پیچھے لگا ہوا کاغذ اتار کر چپکا لیں لیکن اگر کینوس کا بیگ ہے تو اس پر سے سٹیکر اُتر جائے گا ایسے بیگ پر مارکر سے اپنے کوائف سٹیکر کے مطابق لکھ لیں۔

دورانِ سفر ضروری ہدایات

حاجی کیمپ سے حاجیوں کو سپیشل بسوں کے ذریعے ائیر پورٹ پہنچایا جاتا ہے اور اُن کا سامان وہیں پر ہی بک کر کے بسوں میں رکھ لیا جاتا ہے اور وہیں سے ہی پھر جہاز پر بھیج دیا جاتا ہے۔ لہٰذا تسلی کر لیں کہ آپ کا تمام سامان بس میں رکھ لیا گیا ہے اور اُس پر آپ کے نام کا سٹیکر لگا دیا گیا ہے۔ عمرہ پر جانے والے احباب بھی ائیر پورٹ پر بورڈنگ کے دوران اپنے سامان کو اپنی نگرانی میں بُک کروائیں۔ جہاز میں شائستہ رویہ اختیار کریں، جدہ یا مدینہ منورہ ائیر پورٹ پر پہنچنے کے بعد آپ کو کچھ دیر آرام اور نماز وغیرہ کے لیے دیا جائے گا اور اُس کے بعد سپیشل بسوں کے ذریعے آپ کو مکہ مکرمہ پہنچا دیا جائے گا یا اگر آپ مدینہ ائیر پورٹ پر اُترے ہیں تو مدینہ شہر پہنچا دیا جائے گا، بس میں سوار ہونے سے پہلے تسلی کر لیں کہ آپ کا تمام سامان بس میں رکھوا دیا گیا ہے اِس کے ساتھ ساتھ بس کا نمبر بھی نوٹ کر لیں تاکہ راستے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

بس میں سوار ہونے کے بعد آپ کا پاسپورٹ آپ سے لے لیا جائے گا جو مکہ مکرمہ میں آپ کے معلم کے پاس یا مدینہ منورہ میں مکتب پاکستان میں جمع ہو جائے گا اِس کے بدلہ میں آپ کو شناختی بریسلٹ اور شناختی لاکٹ ملے گا جس پر آپ کے معلم کا نام اور فون نمبر ہو گا بریسلٹ اپنی کلائی پر اور لاکٹ اپنے گلے میں پہن لیجیے۔

دورانِ سفر آپ کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ کسی اور شہر میں جانے کی اجازت نہیں ہو گی لہٰذا کوشش کیجیے کہ اپنے گروپ سے علیحدہ نہ ہوں اور اُن کے ساتھ ہی رہیں اگر کہیں اپنے ساتھیوں سے جدا ہو جائیں تو مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے چاروں طرف موجود ٹیلی فون بوتھوں میں سے کسی سے اپنے معلم کے نمبر پر فون کر کے اُنہیں اپنی خیریت کی اطلاع دیں اور اپنی رہائش گاہ پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

عمرہ کے فرائض و واجبات

عمرہ کے فرائض دو ہیں:

۱۔ حدود حرم کے باہر سے احرام باندھنا۔

۲۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

عمرہ کے واجبات دو ہیں

۱۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا (یعنی سات چکر لگانا)۔

۲۔ سعی کے بعد سر کے بال منڈوانا یا قصر یعنی بال کم کرانا۔ (خواتین کے لیے صرف قصر ضروری ہے)

مِیقات: میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے احرام باندھے بغیر حدود حرم میں داخل ہونا اور مکہ مکرمہ کو جانا حرام ہے۔ پاکستان، ہندوستان، چین، جاوا اور یمن کے باشندوں کا میقات ''یَلَمْلَمْ'' ہے۔ اگر میقات سے احرام باندھے بغیر آگے چلے گئے تو پھر دم دینا لازم ہو گا لیکن اگر میقات پر واپس جا کر اِحرام باندھ لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

اِحرام کا طریقہ: اِحرام باندھنے سے قبل جسم کی ظاہری صفائی کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہیے لہٰذا اِحرام سے قبل ناخن تراشیں، زیرِ ناف اور بغل کے بال صاف کریں، مونچھیں درست کریں اس کے بعد جسم کو اچھی طرح مل کر نہائیں۔ سر اور جسم پر خوشبو لگائیں پھر مرد سلا ہوا کپڑا اُتار کر احرام کی نیت کرتے ہوئے بغیر سلی ہوئی ایک چادر کا تہہ بند باندھیں اور ایک چادر کندھوں پر اُوڑھ لیں۔

اِحرام اگر میلا یا ناپاک ہو جائے تو اُسے ضرورت کے مطابق تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

عورت کا اِحرام اُس کا چہرے کے علاوہ تمام جسم کو چھپانا ہے لہٰذا عورت جب

حج یا عمرہ کا اِحرام باندھنے کی نیت کرے تو وہ بھی غسل یا وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر صاف ستھرے سلے ہوئے کپڑے پہن لے اور ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم اچھی طرح ڈھانپ لے۔

نابالغ بچہ اور بچی مرد اور عورت کے حکم میں ہی ہیں بچہ مردوں والا احرام باندھے گا اور بچی عورتوں والا۔ اگر بچہ سمجھ دار ہے تو وہ خود احرام باندھے اور اپنے مناسک ادا کرے ورنہ اُس کا ولی اُس کی طرف سے اِحرام باندھے اور اُس کے مناسک ادا کرے۔

اِحصار: اِحصار کے معنی روکنے اور منع کے ہیں۔ اِحرام باندھنے کے بعد محرم کو کوئی ایسا سبب لاحق ہو جائے جو حج یا عمرہ کی ادائیگی سے مانع ہو تو اُس سبب کو اِحصار کہتے ہیں۔ جو شخص احرام باندھنے کے بعد حج اور عمرہ سے عاجز ہو جائے اُسے شخص کو محصر کہتے ہیں۔

حج یا عمرہ سے روکنے والے اسباب یہ ہو سکتے ہیں مثلاً بیماری ہے یا کسی نے قید کر لیا یا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ گیا یا عورت کے محرم یا شوہر کا انتقال ہو گیا، یا دشمن کا ڈر یا کسی درندے کا ڈر، یا نفل حج سے شوہر نے بیوی کو منع کر دیا یا عدت لازم آ گئی مثلاً عورت نے احرام باندھا اس کے بعد شوہر نے طلاق دے دی تو وہ عورت محصرہ ہے اگرچہ محرم بھی موجود ہو۔ محصر کا حکم یہ ہے کہ وہ حلال ہونے کے لیے قربانی کا جانور سر زمین حرم میں بھیجے کہ وہاں ذبح ہو یا قیمت بھیج دے کہ اس قیمت سے قربانی کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کر دیا جائے۔ ذبح کے بعد یہ حلال ہو جائے گا۔ حلق اس میں شرط نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ حلق کے ساتھ حلال ہو۔ جس کے ذریعے حرم میں قربانی کرائی جائے لازم ہے کہ اس سے تاریخ اور وقت ذبح کا معین کرا لے۔ اس تاریخ اور وقت کے گزرنے کے بعد یہ احرام سے نکل جائے گا۔

اِحرام کی نیت: اِحرام باندھنے کے بعد دو رکعت نماز اِحرام کی نیت سے ادا

کریں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ الْکَافِرُوْنَ اور دوسری میں سورۃ الإخلاص پڑھیں۔ سلام پھیر کر احرام کی نیت کرتے ہوئے اپنی زبان سے کہیں:

اَللّٰهُمَّ نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ.

’’الٰہی میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے اور احرام باندھ لیا ہے تُو اِسے میری طرف سے قبول فرما۔‘‘

نیت اِحرام کے بعد ایک بار تلبیہ کہنا فرض ہے اور تین بار کہنا سنت یا مستحب ہے۔ تلبیہ اونچی آواز سے کہیں لیکن چیخ چیخ کر نہ کہیں۔

عمرہ کی نیت: اِحرام باندھنے کے فوراً بعد حج یا عمرہ دونوں یا جس کا ارادہ ہو اُس کی نیت کریں۔ عمرہ کی نیت کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاَعِنِّيْ عَلَيْهَا وَبَارِكْ لِيْ فِيْهَا نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی.

’’اے اللہ! میں نے عمرہ کا ارادہ کیا اس کو میرے لیے آسان کر دے اور مجھ سے قبول کر لے اور اس کے (ادا کرنے میں) میری مدد فرما۔ میں نے عمرہ کی نیت کی اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے احرام باندھا۔‘‘

نوٹ: حج قران کی نیت کرتے وقت لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ اور تمتع میں لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةَ اور افراد میں لَبَّيْك وَالْحَجَّ کہیں۔

تلبیہ: تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ.

’’میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں

میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔‘‘

حرم کی حدود میں جب داخل ہوں تو اس دوران تلبیہ کثرت سے پڑھیں اپنے گناہوں کو یاد کریں۔ خشوع و خضوع کے ساتھ سر جھکائیں اور ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے قدم آگے بڑھائیں۔

مکہ معظّمہ میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ، فَحَرِّمْ لَحْمِي وَدَمِي وَعَظْمِي عَلَى النَّارِ، اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، وَاجْعَلْنِي مِنْ أُوْلِيَآئِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

’’اے اللہ! یہ تیرا اور تیرے رسول پاک ﷺ کا حرم ہے پس میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کر دے۔ اے اللہ! جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزاروں میں شامل کردے اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تُو توبہ قبول فرمانے والا (اور) بڑا رحم فرمانے والا ہے۔‘‘

شہر مکہ میں داخل ہونے کے بعد جب آپ مسجد حرام کی طرف جائیں تو کوشش کریں اپنے بابُ السَّلام سے داخل ہوں کیونکہ یہ افضل اور سلف صالحین کا طریقہ رہا ہے۔

بابُ السَّلام سے داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ، وَأَدْخِلْنِي فِيْهَا، بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ،

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

بیت اللہ پر پہلی نظر

جب بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑے تو تین دفعہ تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) اور تین دفعہ تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے پاک گھر پر نظر جمائے ہوئے بڑی عجز و انکساری کے ساتھ یہ دعا کریں۔

لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، أَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَضِيْقِ الصَّدْرِ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ، اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيْفاً وَتَكْرِيْماً وَتَعْظِيْماً وَمَهَابَةً وَرِفْعَةً وَبِرًّا وَزِدْ يَا رَبِّ، مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ وَعَظَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفاً وَتَعْظِيْمًا وَمَهَابَةً وَرِفْعَةً وَّبِرًّا.

اس دعا کے بعد آپ لبیک کہتے ہوئے کعبۃ اللہ کی طرف قدم بڑھائیں اور حجرِ اسود کے بالکل سامنے آ کر طواف کی نیت کریں۔

﴿طواف﴾

اِضْطِبَاع

طواف شروع کرنے سے پہلے آپ کعبۃ اللہ کے اس کونے کی طرف آئیں جہاں حجرِ اسود نصب ہے وہاں پہنچ کر آپ آخری مرتبہ لبیک کہہ کر خاموش ہو جائیں اور اضطباع کریں یعنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں کنارے بائیں کندھے پر اس طرح ڈال دیں کہ شانہ کھلا رہے۔ پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے اپنی دائیں جانب حجرِ

اسود کی طرف چلیں یہاں تک کہ حجرِ اسود بالکل سامنے آ جائے اس کے بعد طواف کی نیت کریں۔

طواف کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عزوجل.

''اے اللہ میں تیرے مقدس گھر کا طواف کرنے کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو اسے مجھ پر آسان فرما دے اور میری طرف سے سات چکروں کے (طواف) کو قبول فرما۔ جو محض تجھ یکتا عزوجل کی خوشنودی کے لیے (اختیار کرتا ہوں)۔''

استلام

طواف کی نیت کے بعد کعبہ کو منہ کیے ہوئے اپنی دائیں جانب ذرا بڑھ کر حجرِ اسود کے مقابل ہو کر کانوں تک ہاتھ اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور کہیں:

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ اگر میّسر ہو تو حجرِ اسود کو بوسہ دیں اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے اُنہیں بوسہ دے لیں اور اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہوئے کعبہ کی طرف بڑھیں۔

جب حجرِ اسود گزر جائے تو خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر طواف کی دعا پڑھنے کے بعد مرد رمل کرتا ہوا آگے بڑھے۔ عورت رمل سے مستثنٰی ہے۔

نوٹ: اگر طواف کی دعا یاد نہ ہو تو پھر **سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ أکبر،** استغفار یا کلمہ شہادت کا ورد جاری رکھیں اور پھر طواف میں جوں جوں آگے بڑھتے جائیں تو کوشش کریں کہ اگر یاد ہو تو ہر رکن کی دعا اس کے سامنے جا کر پڑھیں۔

طواف میں ہر رکن کی الگ الگ دعائیں

خانہ کعبہ کے چار ارکان ہیں۔ ان چاروں رکنوں کی الگ الگ دعائیں ذکر کی جاتی ہیں۔ اگر ہو سکے تو انہیں ذہن نشین کر لیں اور طواف کے دوران جب بھی کسی رکن کے سامنے جائیں تو اس کی دعا پڑھیں۔

طواف میں رُکن عراقی کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالشَّكِّ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ.

’’الٰہی! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شرک، اور شک، اور نفاق، اور مسلمانوں میں پراگندگی ڈالنے سے، اور بری عادتوں سے، اور برے انجام سے مال میں اور اہل وعیال میں۔‘‘

طواف میں رُکن شامی کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا، وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا، وَّذَنْباً مَّغْفُوْرًا، وَّتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ يَا عَزِيْزُ، يَا غَفُوْرُ.

’’الٰہی! اس حج کو ہر ایک گناہ سے پاک وصاف رکھنا اور میری کوشش کو کامیاب فرمانا، میرے گناہ کو بخش دے، اور ایسی تجارت نصیب فرما جس میں کسی طرح کا نقصان نہ ہو، (بے شک) تو ہی غالب اور مغفرت فرمانے والا ہے۔‘‘

طواف میں رُکن یمانی کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

’’الٰہی! میں تیری پناہ میں آیا کفر سے اور میں تیری پناہ میں آیا محتاجی اور عذاب قبر سے اور زندگانی و موت کے فتنہ سے، میں تیری پناہ میں آیا دنیا اور آخرت کی رسوائی سے۔‘‘

رُکن یمانی سے حجرِ اَسود تک کی دعا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ، يَا غَفَّارُ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

’’اے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی، اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، اے تمام جہانوں کے پالنے والے۔‘‘

اِس دعا کو پڑھنے کے بعد حجرِ اَسود کے قریب آئیں اگر ہو سکے تو بوسہ دیں ورنہ دور سے ہی استلام کریں اور بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھتے ہوئے آگے نکل جائیں اور طواف کے چکر کی دعا شروع کر دیں۔

نوٹ: اب ذیل میں طواف کے سات چکروں کی الگ الگ دعائیں دی جا رہی ہیں۔ ہر چکر کی دعا کو رکن یمانی سے قبل ختم کر لیں اور پھر رکن یمانی سے حجرِ اَسود تک مذکورہ دعا پڑھتے رہیں۔

طواف کے سات چکروں کی الگ الگ دعائیں

حجرِ اَسود سے ہی ہر چکر کا آغاز کریں اور اسی پر آ کر ختم کریں اس طرح سات چکر مکمل کریں مگر رَمل صرف پہلے تین چکروں میں ہے اور باقی چار میں معمول کے مطابق چلیں۔

پہلے چکر کی دعا

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وتَصْدِيْقاً بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعاً لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ.

’’اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور (گناہوں کے بچنے کی) طاقت اور (عبادت کی طرف راغب ہونے کی) قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بزرگی اور عظمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام (نازل ہو) اللہ کے رسول ﷺ پر، اے اللہ! تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکام کو مانتے ہوئے اور تجھ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے حبیب ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے (میں طواف شروع کرتا ہوں) اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں (گناہوں سے) معافی کا اور (ہر بلا سے) سلامتی کا اور (ہر تکلیف سے) دائمی حفاظت کا، دین، دنیا اور آخرت میں مکمل کامیابی کا اور جنت سے متمتع ہونے اور دوزخ سے نجات پانے کا۔‘‘

دوسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ، وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ، وَالْأَمْنَ أَمْنُكَ، وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ، وَأَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، وَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ

النَّارِ، فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

’’یا اللہ! بے شک یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور (یہاں کا) امن وامان تیرا ہی دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے کا بیٹا ہوں اور یہ دوزخ کی آگ سے تیری پناہ چاہنے والوں کی جگہ ہے۔ سو تو ہمارے گوشت اور کھال کو دوزخ پر حرام کردے، اے اللہ! ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دے اور ہمارے دلوں میں اس کو آراستہ کردے اور ہمارے لیے کفر، بدکاری اور نافرمانی کو ناپسند بنا دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کر لے، اے اللہ! جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اُٹھائے، مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔ اے اللہ! مجھے بغیر حساب کے جنت عطا فرما۔‘‘

تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

’’یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں (تیرے احکام میں) شک سے اور (تیری ذات وصفات میں) شرک سے اور اختلاف ونفاق سے اور برے اخلاق سے اور برے حال اور برے انجام سے مال میں اور اہل وعیال میں۔ اے اللہ!

میں تجھ سے تیری رضا مندی کی بھیک مانگتا ہوں اور جنت کی۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے غضب سے اور دوزخ سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کی آزمائش سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے۔‘‘

چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا، وَسَعْياً مَشْكُوْرًا، وَّذَنْباً مَّغْفُوْرًا، وَّعَمَلًا صَالِحًا مَقْبُوْلًا، وَّتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ، أَخْرِجْنِي يَا اللهُ، مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، رَبِّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَنِي، وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَآئِبَةٍ لِّي مِنْكَ بِخَيْرٍ.

’’یا اللہ! میرے اس حج کو حج مقبول اور کامیاب کوشش بنا دے اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ اورمقبول نیک عمل اور بے نقصان تجارت بنا دے۔ اے دلوں کے حال کو جاننے والے، اے اللہ! مجھے (گناہوں کے) اندھیروں سے (ایمان وعمل صالح کی) روشنی کی طرف نکال۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت (کے حاصل ہونے) کے لازمی ذریعوں کا اور ان اسباب کا جو تیری مغفرت کو (میرے لیے) لازمی بنا دیں اور ہر گناہ سے سلامتی کا اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا، اور جنت سے بہرہ ورہونے کا، اور دوزخ سے نجات پانے کا۔ اور اے میرے پروردگار! تو نے جو کچھ مجھے رزق دیا ہے اس پر قناعت بھی عطا کر اور جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی ہیں ان میں برکت بھی دے اور میری ہر غائب چیز پر تو میرا محافظ بن جا۔‘‘

پانچویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهَكَ وَاسْقِنِي مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ.

’’یا اللہ! جس روز سوائے تیرے عرش کے سایہ کے کہیں سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات پاک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا مجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دینا اور اپنے نبی سیدنا محمد ﷺ کے حوض (کوثر) سے مجھے ایسا خوشگوار اور خوش ذائقہ گھونٹ پلانا کہ اس کے بعد کبھی مجھے پیاس نہ لگے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جن کو تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے تجھ سے طلب کیا اور ان چیزوں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل یا عمل (کی توفیق) کا جو مجھے جنت سے قریب کردے اور میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل یا عمل سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو مجھے دوزخ سے قریب کردے۔‘‘

چھٹے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ، وَحُقُوْقًا

كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِي وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّي، وَأَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ، وَبِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ، يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ، وَّوَجْهَكَ كَرِيْمٌ، وَأَنْتَ يَا اللهُ، حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

''یا اللہ! مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے حقوق ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں۔ اے اللہ! ان میں سے جن کا تعلق صرف تیری ذات سے ہو ان (کی کوتاہی) کی مجھے معافی دے اور جن کا تعلق مخلوق سے (بھی) ہو ان (کی فروگزاشت کی معافی) کا بھی تو ذمہ دار بن جا۔ اے اللہ! مجھے (رزق) حلال عطا فرما کر حرام سے اور فرمانبرداری کی توفیق عطا فرما کر نافرمانی سے بچا اور اپنے فضل سے بہرہ مند فرما کر اپنے سوا دوسروں سے مجھے مستغنی کر دے، اے وسیع مغفرت والے، اے اللہ! بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات بڑی عزت والی ہے اور تو اے اللہ! بڑا باوقار ہے بڑا کرم والا ہے اور بڑی عظمت والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے، سو میری خطاؤں کو بھی معاف فرما دے۔''

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا كَامِلًا، وَّيَقِيْنًا صَادِقًا، وَّرِزْقًا وَّاسِعًا، وَّقَلْبًا خَاشِعًا، وَّلِسَانًا ذَاكِرًا، وَّرِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا، وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا، وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ، وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ، وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدُ، وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ، يَا غَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

وَّ أَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِيْنَ.

’’یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، کامل ایمان، سچا یقین، کشادہ رزق، عاجزی کرنے والا دل اور (تیرا) ذکر کرنے والی زبان اور حلال اور پاک روزی اور سچے دل کی توبہ اور موت سے پہلے کی توبہ اور موت کے وقت کا آرام اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت اور حساب کے وقت معافی اور جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات (یہ سب کچھ میں مانگتا ہوں) تیری رحمت کے وسیلے سے، اے بڑی عزت والے، اے بڑی مغفرت والے، اے پروردگار! میرے علم میں اضافہ کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما دے۔‘‘

طواف کے تمام چکر مکمل کرنے کے بعد حجرِ اسود کو بوسہ دیں اور استلام کریں اس کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز جو واجب ہے پڑھیں اور دعا مانگیں۔

مقامِ ابراہیم کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سُؤَالِي، وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِي وَيَقِيناً صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرِضًا مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِي، أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّ أَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِي مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْباً إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا، فَيَسِّرْ أُمُورَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ أَعْمَالَنَا، اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ، وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ، اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

’’اے اللہ! تو میری سب چھپی اور کھلی باتیں جانتا ہے لہٰذا میری معذرت قبول

فرما، تو میری حاجت کو جانتا ہے لہٰذا میری خواہش کو پورا کر، اور تو میرے دل میں چھپی باتوں کو جانتا ہے لہٰذا (اے اللہ!) میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں سما جائے اور ایسا سچا یقین کہ میں جان لوں کہ جو کچھ تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی مجھے ملے گا، اور تیری طرف سے اپنی قسمت پر رضا مندی، دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا مددگار ہے، مجھے اسلام کی حالت میں وفات دے اور نیک لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما۔ اے اللہ! اس مقدس مقام (کی حاضری کے موقع پر) ہمارا کوئی گناہ بغیر معاف کیے نہ چھوڑنا اور کوئی پریشانی دور کیے بغیر نہ چھوڑنا۔ اور کوئی ضرورت پوری کیے بغیر اور سہل کیے بغیر نہ چھوڑنا۔ سو تو ہمارے تمام کام آسان کردے اور ہمارے سینوں کو کھول دے اور ہمارے دلوں کو روشن کردے اور ہمارے اعمال کو نیکیوں کے ساتھ ختم فرما۔ اے اللہ! ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے اور ہمیں نیک لوگوں میں شامل فرما۔ نہ ہم رسوا ہوں اور نہ آزمائش میں پڑیں۔ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔‘‘

پھر مقامِ ملتزم کے پاس آ جائیں، حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کی درمیان والی جگہ کو مقامِ ملتزم کہتے ہیں۔ اب آپ تصور کریں کہ اپنے رب کے گھر کی چوکھٹ پر پہنچ چکے ہیں۔ یہاں کھڑے ہو کر رو رو کر اپنے رب کو منائیں جو دل میں آئے دعا کریں اور پھر من کی دنیا میں ڈوب کر یہ تصور کرتے ہوئے کہ میرا رب میرے سامنے ہے یہ دعا کریں:

مقامِ ملتزم کی دعا

اَللّٰهُمَّ، يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ، أَعْتِقْ رِقَابَ اٰبَآئِنَا وَأَخْوَانِنَا وَأَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَآءِ وَالْإِحْسَانِ، اَللّٰهُمَّ،

أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِأَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ، أَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَأَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ، يَا قَدِيْمَ الْإِحْسَانِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ.

’’اے اللہ! اس قدیم گھر کے مالک، ہمارے باپ داداوں، ہمارے بھائیوں اور ہماری اولاد کی گردنوں کو دوزخ سے آزاد کردے۔ اے بخشش والے، کرم وفضل والے، احسان وعطا والے، اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارا انجام بخیر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور بندہ زاد ہوں، تیرے (مقدس گھر کے) دروازے کے نیچے کھڑا ہوں اور تیرے دروازہ کی چوکھٹوں سے لپٹا ہوا ہوں، تیرے سامنے عاجزی کا اظہار کر رہا ہوں اور تیری رحمت کا طلبگار ہوں اور تیرے دوزخ کے عذاب سے ڈر رہا ہوں، اے ہمیشہ کے محسن! (اب بھی احسان فرما)۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے ذکر کو بلندی عطا فرما اور میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر اور میرے کاموں کو درست فرما اور میرے گناہ معاف فرما اور میں تجھ سے جنت میں اونچے درجے کی بھیک مانگتا ہوں۔ آمین‘‘

آبِ زم زم پینے کی دعا

مقام ملتزم سے فارغ ہونے کے بعد زم زم پر آئیں، کعبہ کو منہ کر کے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں جتنا پانی پی سکیں پئیں اور بدن پر بھی ڈالیں پھر الحمد للہ کہیں اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا وَّاسِعًا، وَّعِلْمًا نَافِعًا، وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ.

’’اے اللہ! میں تجھ سے وسیع رزق اور نفع رساں علم اور ہر ایک بیماری سے شفا کا طلب گار ہوں۔‘‘

طواف کے چند ضروری مسائل

☆ دورانِ طواف کھانا پینا مکروہ ہے۔

☆ جس طواف کے بعد سعی کرنا (صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا) ہو اس میں رمل اور اضطباع ضروری ہے۔ رمل سے مراد پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح خوب اکڑ اکڑ کر تیزی سے چلنا ہے جس سے طواف کرنے والا طاقت ور معلوم ہو۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو رمل کا حکم دیا تھا اور اضطباع سے مراد چادر کا داہنا حصہ اپنی داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالنا ہے۔ خواتین رمل اور اضطباع دونوں سے مستثنیٰ ہیں۔

☆ طواف کرتے وقت جماعت کھڑی ہوجائے تو طواف چھوڑ کر فرض نماز میں شریک ہوجائیں۔ نماز پڑھنے کے بعد بقیہ طواف مکمل کرلیں۔

☆ بیت اللہ شریف کے جتنا قریب ہو سکے طواف کرنا افضل ہے۔

☆ جن اوقات میں نماز مکروہ ہے ان میں طواف کرنا مکروہ نہیں ہے۔

☆ اگر کسی نے سات چکر پورے کرنے کے بعد قصداً آٹھواں چکر بھی لگا لیا تو اب اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ چھ مزید چکر لگائے کیونکہ نفلی عبادت کا شروع کرنے کے بعد پورا کرنا واجب ہیں۔ لیکن اگر بھول کر اور مغالطے میں آٹھواں چکر لگا لیا کہ معلوم نہ تھا کہ یہ چھٹا چکر ہے یا ساتواں تو پھر وہ چکر پورا کر کے طواف ختم کر دے۔

☆ طواف کے بعد سعی کرنا مسنون ہے۔ سعی میں صفا اور مروہ کے درمیان سات

پھیرے واجب ہیں۔

سعی

آبِ زم زم پینے کے فوراً بعد یا پھر تھوڑا سا آرام کرنے کے بعد صفا و مروہ میں سعی کے لیے حجر اسود پر آئیں اور حسب سابق بوسہ وغیرہ دے کر باب صفا کی جانب روانہ ہوں۔

باب صفا کی طرف جاتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنَّ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ﴾.

”میں ابتدا کرتا ہوں ساتھ اس کے جس کے ساتھ ابتدا کی ہے، اللہ تعالیٰ نے (اپنے فرمان میں) بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبر دار ہے۔“

سعی کی نیت

جب صفا کی طرف جائیں تو دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ لِّوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي.

”اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان محض تیری خوشنودی کے لیے سات

چکروں سے سعی کرنا چاہتا ہوں پس اِسے میرے لیے آسان فرما دے اور مجھ سے وہ قبول فرما۔‘‘

کوہِ صفا کی دعا

صفا پر قبلہ رُخ ہوکر یہ دعا کریں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَوْلَانَا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، وَصَدَقَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَأَعَزَّ جُنْدَهٗ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ، لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّي حَتّٰى تَوَفَّانِي وَأَنَا مُسْلِمٌ، سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَشَائِخِي وَلِلْمُسْلِمِيْنَ أَجْمَعِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

’’اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے

ہے کہ اس نے ہمیں راستہ بتایا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے کہ اس نے ہمیں نعمت دی۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو اس نے ہمیں الہام کی، سب تعریف اس اللہ کی جس نے ہمیں راہ بتائی اگر وہ ہم کو راستہ نہ بتاتا تو ہمیں راستہ نہ ملتا، اللہ کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے لیے (سب) بادشاہی ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے جو ہمیشہ رہے گا بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو ایک ہے اور اس کا وعدہ سچا ہے۔ مدد کی اس نے اپنے بندے کی اور اس کے لشکر کو غالب کیا اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور ہم خالصتاً اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کا دین اختیار کرتے ہیں، اگر چہ کافر برا منائیں، اے اللہ! تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمانا حق ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسا تو نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی ہے، نہ چھین لے مجھ سے وہ ہدایت یہاں تک کہ تو مجھے وفات دے ایسے حال میں کہ میں مسلمان ہوں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے طاقت نیکی کی اور نہ گناہ سے بچنے کی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند شان اور عظمت والا ہے، اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر رحمت اور سلامتی بھیج اور ان کی آل اور صحابہ اور پیرؤوں پر قیامت کے روز تک۔ اے اللہ! مجھے اور میرے والدین اور میرے بزرگوں اور سب مسلمانوں کو بخش دے اور سلام ہو رسولوں پر اور سب تعریف ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا۔‘‘

ہر چکر (سعی) شروع کرنے کی دعا

جب نیت اور دعا سے فارغ ہو جائیں تو پھر خانہ کعبہ کی طرف منہ کریں اور دونوں ہاتھ اٹھا کر ہر چکر کے شروع میں اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کریں:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔''

صفا و مروہ سے اُترنے کی دعا

جب آپ صفا یا مروہ سے اُتریں تو اُترتے وقت یہ دعا کرتے رہیں:

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِي بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ وَتَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهِ وَأَعِذْنِي مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَآ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

''اے اللہ! مجھے اپنے نبی کی سنت کا تابع بنا دے اور مجھے آپ کے دین پر موت عطا کر اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔''

مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کریں

صفا کی سیڑھیوں سے اُترتے ہی آپ کے سفر کا آغاز مروہ کی طرف شروع ہو جاتا ہے لہٰذا مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کرتے رہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

''اللہ پاک ہے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔ نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں، مگر اللہ کی مدد سے، جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔''

اگر مذکورہ دعا آپ کو زبانی یاد نہ ہو تو پھر دیگر اَذکار مثلاً سُبحَانَ اللّٰہ، اَلحَمدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکبَرُ، اِستِغفَار یا درود شریف کا ورد جاری رکھیں۔

مِیلَین اَخضَرَین

جب آپ صفا سے مروہ کی طرف جا رہے ہوں گے تو تھوڑی ہی دور آپ کی نظر دو سبز ٹیوبوں پر پڑے گی۔ ان دو ٹیوبوں کے درمیان کی جگہ وہ تاریخی مقام ہے جہاں نشیب اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام سے اُوٹ ہونے کی وجہ سے حضرت حاجرہ علیہا السلام دوڑ کر گزرتی تھیں۔ اللہ رب العزت کو ان کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ آج بھی حجاج جب اس مقام سے گزرتے ہیں تو مرد حاجیوں کو ذرا دوڑ کر چلنے کا حکم ہے لیکن جب دوسرے میل سے نکل جائیں تو پھر آہستہ ہو جائیں۔ میلین اخضرین کے درمیان یہ دعا پڑھنی چاہیے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَمْ نَعْلَمْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ، وَاهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُورًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

’’اے میرے پروردگار! بخش دے اور رحم فرما اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے، بے شک تو جانتا ہے وہ جو ہم نہیں جانتے بیشک تو زبردست بزرگی والا ہے اور دکھا مجھے وہ راہ جو بہت سیدھی ہے۔ اے اللہ اس کو مقبول حج گردان اور میری کوشش کو منظور فرما اور میرے گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ! مجھے اور میرے ماں باپ اور سب مومن مردوں اور عورتوں اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے، اے دعاؤں کو قبول کرنے والے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی دے اور دوزخ کی آگ سے بچا۔‘‘

صفا و مروہ کے چکروں کا تعین

صفا و مروہ کے چکروں کی گنتی کیسے مکمل کرنی ہے اس بارے میں ذہن نشین کر لیں کہ:

صفا سے مروہ تک جانے کو ایک چکر کہتے ہیں، مروہ سے صفا تک واپس آنے کو دوسرا چکر کہتے ہیں، پھر صفا سے مروہ تک دوبارہ جانے کو تیسرا اور مروہ سے صفا تک واپس آنے کو چوتھا چکر کہتے ہیں۔ اسی طرح ساتواں چکر مروہ پر آ کر ختم ہو گا۔

حلق یا تقصیر اور تکمیل عمرہ

جب ساتویں سعی مروہ پر جا کر ختم ہوتی ہے تو عمرہ کے تمام افعال مکمل ہو جاتے ہیں۔ اب چاہیے کہ مسجد حرام سے باہر آئیں۔ مرد حضرات حلق (سارے بال منڈوانا) یا تقصیر (نشانی کے طور پر کچھ بال کتروانا) کرائیں اور خواتین سر کے پچھلے حصہ سے صرف انگلی کی ایک پور کے برابر بال کاٹیں۔

اِحرام اُتارنا

حلق یا تقصیر کے بعد اپنی رہائش پر جا کر احرام اتارا جا سکتا ہے لیکن قارن اور مُفْرِدْ جس نے حج قران یا حج اِفراد کی نیت کی تھی لبیک کہتے ہوئے احرام کے ساتھ مکہ میں ٹھہریں گے، مگر جس نے تمتع کیا تھا وہ اور صرف عمرہ کرنے والا شروع طواف سے حجر اسود کا بوسہ لیتے ہی لبیک چھوڑ دیں اور طواف و سعی کے بعد حلق یا تقصیر کرائیں اور احرام سے باہر آ جائیں اور منیٰ جانے کے لیے سب مکہ معظّمہ میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کریں۔

اہم بات:

عمرہ الگ کیا جائے یا حج کے ساتھ کیا جائے۔ ان کے اکثر اُصول وضوابط ایک ہی ہیں۔ اسی طرح حج میں طواف و سعی کے اُصول بھی وہی ہیں جو عمرہ کے ہیں لہٰذا مناسک حج کی ادائیگی کے وقت جہاں طواف و سعی کے مرحلوں کا ذکر آئے۔ مناسک عمرہ میں ان تفاصیل کو از سرِنو دھرا لیں۔

حج کا بیان

حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی طرح حج بھی اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ اس کا فرض ہونا قطعی اور یقینی ہے۔ جو اِس کی فرضیت کا انکار کرے اور استطاعت کے باوجود اس کی ادائیگی میں تاخیر کرے وہ گناہ گار ہے اور اس کو ترک کرنے والا فاسق اور عذاب جہنم کا سزا وار ہے۔ ساری زندگی میں ایک مرتبہ حج کر لینا کافی ہے لہٰذا علماء و صلحاء نے تاکید فرمائی ہے کہ حج کرنے والوں کو حتی الامکان مستحبات اور سنتوں وغیرہ کی ادائیگی کا بھی فرائض و واجبات کی طرح اہتمام کرنا چاہیئے۔ نیز بعض مقامات پر مخصوص دعاؤں اور ماثورہ و مسنونہ (حضور ﷺ سے منقول) اذکار و اوراد کی کثرت اور عجز و نیاز، خشوع و خضوع کا اہتمام بھی بطور خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اسی مناسبت سے یہاں مسائل حج مختصراً بیان کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرہ، ۲:۱۹۶)

''اور حج وعمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔''

احادیث میں حج کے فضائل اور اجر وثواب کے بارے میں بڑی بڑی بشارتیں آئی ہیں مگر حج زندگی میں صرف ایک ہی بار فرض ہے۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا پس وہ (اس دوران) نہ عورت کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو وہ (تمام گناہوں سے پاک ہوکر) اس طرح واپس لوٹا جیسے اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔''

(صحیح بخاری، ابواب العمرة، باب قول اللّٰه تعالیٰ فلا رفث، ٢:٦٤٥، رقم: ١٧٢٣)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

”ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ اپنے درمیان گناہوں کا کفارہ ہیں اور حج مبرور (مقبول) کا ثواب جنت ہی ہے۔“

(صحیح بخاری، ابواب العمرۃ، باب وجوب العمرۃ و فضیلتہٗ، ۲:۶۲۹، رقم: ۱۶۸۳)

اقسام حج

ادائیگی کے طریقہ کے لحاظ سے حج کی تین اقسام ہیں:

۱- افراد: اس طریقے کو کہتے ہیں جس میں صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔ عازم حج اس میں عمرہ نہیں کرتا بلکہ وہ صرف حج ہی کر سکتا ہے۔ احرام باندھنے سے حج کے اختتام تک عازم حج کو مسلسل احرام کی شرائط کی پابندی کرنا پڑتی ہے۔

۲- قران: حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھ کر دونوں کے ارکان کو ادا کرنے کا نام قران ہے۔ عازم حج مکہ پہنچ کر پہلے عمرہ کرتا ہے پھر اسی احرام میں اسے حج ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس دوران احرام میلا یا ناپاک ہونے کی صورت میں تبدیل تو ہو سکتا ہے مگر جملہ پابندیاں برقرار رہیں گی۔

۳-تمتع: وہ طریقہ حج جس میں حج اور عمرہ کو ساتھ ساتھ ادا کیا جاتا ہے اور اس صورت میں مکہ مکرمہ میں عمرہ ادا کرنے کے بعد عازمِ حج احرام کی حالت سے باہر آ سکتا ہے۔ اس طرح اس پر آٹھ ذی الحجہ یعنی حج کے ارادے سے احرام باندھنے تک احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا تینوں طریقوں میں تمتع نسبتاً آسان حج ہے تاہم اہمیت اور فضیلت کے اعتبار سے حج قران افضل ترین ہے۔

حج واجب ہونے کی شرائط

حج کے واجب ہونے کی آٹھ شرائط ہیں۔ جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج

کی ادائیگی لازم نہیں۔

۱۔ مسلمان ہونا۔

۲۔ دار الحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ حج اسلام کے فرائض میں سے ہے۔

۳۔ بالغ ہونا۔ یعنی نابالغ پر حج فرض نہیں۔

۴۔ عاقل ہونا۔ لہٰذا مجنون پر حج فرض نہیں۔

۵۔ آزاد ہونا۔ یعنی لونڈی اور غلام پر حج فرض نہیں۔

۶۔ تندرست ہونا۔ یعنی حج پر جا سکے اور اس کے اعضاء سلامت ہوں۔ بینا ہو لہٰذا اپاہج اور فالج والا اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور اس بوڑھے پر جو خود سواری پر نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں۔ یوں ہی اندھے پر بھی حج فرض نہیں اگرچہ ہاتھ پکڑ کر چلنے والا اسے ملے۔ ان سب پر یہ بھی ضروری نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج ادا کروائیں۔

۷۔ سفر کے خرچ کا مالک اور سواری کی قدرت رکھتا ہو یعنی سواری کا مالک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ سواری کرایہ پر لے سکے۔

۸۔ حج کا وقت یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائی جائیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، ۱: ۲۰۲، ۲۰۴)

وجوب ادا کی شرائط

یہاں تک تو حج کے واجب ہونے کی شرائط کا بیان تھا اب شرائط ادا کا بیان ہوتا ہے کہ اگر یہ سب شرطیں نہ پائی جائیں تو خود حج کو جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج ادا کرا سکتا ہے۔ یا وصیت کر جائے مگر اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود قادر نہ ہو (یعنی خود استطاعت نہ رکھے) ورنہ خود بھی حج کرنا ضروری ہو گا۔

شرائط حسب ذیل ہیں:

۱۔ راستہ میں امن وامان ہو۔ یعنی اگر غالب گمان سلامتی کا ہو تو حج کے لیے جانا ضروری ہے اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکہ یا لڑائی کی وجہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو حج کے لیے جانا ضروری نہیں۔

۲۔ عورت کے حج پر جانے کے لیے محرم کا اس کے ساتھ ہونا شرط ہے اگر محرم موجود نہ ہو تو عورت پر حج فرض نہیں۔ محرم سے مراد وہ مرد ہے کہ جس سے ہمیشہ کے لیے اس عورت کا نکاح حرام ہو، چاہے نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو جیسے بیٹا، باپ، بھائی وغیرہ، چاہے دودھ کے رشتہ سے نکاح حرام ہو جیسے رضاعی بھائی (دودھ شریک)، رضاعی باپ، رضاعی بیٹا وغیرہ یا سسرال کے رشتہ سے نکاح حرام ہو جیسے خسر یا شوہر کا بیٹا۔ عورت شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا عاقل بالغ غیر فاسق (پرہیز گار) ہونا شرط ہے۔

۳۔ حج کے لیے جاتے وقت عورت عدت میں نہ ہو، چاہے وفات کی عدت ہو یا طلاق کی۔

۴۔ قید میں نہ ہو بلکہ آزاد ہو۔

(فتاویٰ عالمگیری، ۱:۲۰۴، ۲۰۵)

صحت ادا کی شرائط

صحت ادا کی نو شرائط ہیں اگر یہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہیں ہوگا۔

۱۔ مسلمان ہو۔

۲۔ اِحرام باندھنا۔ بغیر احرام کے حج نہیں ہو سکتا۔

۳۔ حج کا وقت یعنی حج کے لیے جو وقت شریعت کی طرف سے معین ہے اس سے پہلے حج کے افعال ادا نہیں ہو سکتے۔

۴۔ افعالِ حج کی جگہوں پر افعالِ حج ادا کرنا مثلاً طواف کی جگہ مسجد حرام ہے۔

وقوف کی جگہ میدان عرفات و مزدلفہ ہے، کنکریاں مارنے کی جگہ منیٰ ہے۔ اگر یہ کام دوسری جگہ کرے گا تو یہ افعال ادا نہیں ہوں گے۔

۵۔ تمیز کرنا، اتنا چھوٹا بچہ جو کسی چیز کی تمیز نہ کر سکتا ہو اس کا حج صحیح نہیں۔

۶۔ صاحب عقل ہو اس لیے کہ مجنوں اور دیوانے کا حج صحیح نہیں۔

۷۔ حج کے فرائض کو ادا کرنا، جس نے حج کا کوئی فرض چھوڑ دیا اس کا حج صحیح نہیں ہوگا۔

۸۔ اِحرام کے بعد اور عرفات میں وقوف سے پہلے جماع نہ کرنا اگر کیا تو حج باطل ہو جائے گا۔

۹۔ جس سال احرام باندھا اسی سال حج لازم ہوگا اگر اس سال اِحرام باندھ کر اُسی احرام سے آئندہ سال حج کرنے کا ارادہ کرے تو یہ حج صحیح نہیں ہوگا۔

حج کے فرائض

حج میں یہ چیزیں فرض ہیں:

۱۔ احرام باندھنا کہ یہ شرط ہے۔

۲۔ وقوف عرفہ یعنی نویں ذوالحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پہلے تک کسی وقت ''عرفات'' میں ٹھہرنا۔

۳۔ طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے' یہ دونوں چیزیں یعنی عرفہ کا وقوف (ٹھہرنا) اور طواف زیارت حج کے رکن ہیں۔

۴۔ نیت

۵۔ ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر عرفہ میں ٹھہرنا پھر طواف زیارت۔ ہر فرض کا اپنے وقت پر ادا کرنا۔

۶۔ مکان یعنی وقوف عرفہ میدان عرفات کی زمین میں ہونا سوائے 'بطن عرفہ' (میدان

عرفات میں ایک نالے کا نام) کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار)

حج کے واجبات

حج کے واجبات یہ ہیں:

۱۔ میقات (احرام باندھنے کی جگہ) سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام باندھے آگے نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے تو جائز ہے۔ گر میقات سے احرام باندھے بغیر آگے چلے گئے تو پھر دم دینا لازم ہو گا لیکن اگر میقات پر واپس جا کر اِحرام باندھ لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

۲۔ صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اس کو ''سعی'' کہتے ہیں اور سعی کو ''صفا'' سے شروع کرنا۔

۳۔ اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔

۴۔ دن کو میدان عرفات کے اندر وقوف (قیام) کیا ہے تو اتنی دیر تک ٹھہرا رہے کہ آفتاب غروب ہو جائے خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا تھا یا بعد میں۔ غرض غروب آفتاب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات کو میدان عرفات کے اندر وقوف کیا ہے تو اس کے لیے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروب آفتاب تک وقوف ضروری تھا۔

۵۔ عرفات سے واپسی میں امام نے تاخیر کی تو امام سے پہلے میدان عرفات سے نہ نکلے ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اسے امام سے پہلے میدان عرفات سے روانہ ہو جانا جائز ہے اور اگر زبردست بھیڑ کی وجہ سے یا کسی دوسری ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد میدان عرفات میں ٹھہرا رہا اور امام کے ساتھ نہ گیا تب بھی جائز ہے۔

۶۔ مزدلفہ (عرفات اور منیٰ کے درمیان میدان) میں ٹھہرنا۔

۷۔ مغرب وعشاء کی نماز ملا کر عشاء کے وقت میں مزدلفہ پہنچ کر پڑھنا۔

۸۔ جمرۃ العقبہ (بڑا شیطان) کی رمی کے پہلے دن سر منڈوانا یا بال کتروانا۔

۹۔ سر منڈوانا یا بال کتروانا، منیٰ یا حرم کی حدود کے اندر ہو۔

۱۰۔ حج قران یا حج تمتع کرنے والے کو قربانی کرنا۔

۱۱۔ اور اس قربانی کی حدود (حرم اور ایام نحر) میں ہونا۔

۱۲۔ طوافِ زیارت کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہونا۔ عرفات سے واپسی میں جو طواف کیا جاتا ہے اس کا نام ''طواف زیارت'' ہے اور اس طواف کو ''طواف افاضہ'' بھی کہتے ہیں۔

۱۳۔ طواف ''حطیم (شمالی دیوار سے متصل بیرونی طرف خانہ کعبہ کا حصہ)'' کے باہر ہونا۔

۱۴۔ داہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظّمہ طواف کرنے والے کے بائیں جانب ہو۔

۱۵۔ عذر نہ ہو تو پیدل، ورنہ سواری پر بھی طواف کرنا جائز ہے۔

۱۶۔ طواف کرنے میں باوضو اور باغسل ہونا اگر بے وضو یا جنابت (ناپاکی) کی حالت میں طواف کر لیا تو اس طواف کو دہرائے۔

۱۷۔ طواف کرتے وقت ستر (جسم کے وہ حصے جس کا چھپانا ضروری ہے) کا چھپانا۔

۱۸۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ''تحیۃ الطّواف'' پڑھنا۔ یہ واجب ہے۔

۱۹۔ کنکریاں مارنے، قربانی کرنے اور طواف زیارت میں ترتیب (یعنی پہلے کنکریاں مارے پھر غیر مفرد قربانی کرے پھر سر منڈوائے پھر طواف زیارت کرے۔

۲۰۔ طواف صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لیے مکہ سے رخصت ہوتے وقت کعبہ شریف کا طواف کرنا۔

۲۱۔ وقوف عرفہ کے بعد سر منڈوانے تک بیوی سے قربت نہ کرے۔

۲۲۔ احرام کے ممنوعات مثلاً سلا ہوا کپڑا پہننے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔

حج کی سنتیں

حج کی سنتیں یہ ہیں:

۱۔ طواف قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا مکہ معظّمہ پہنچ کر سب سے پہلا جو طواف کرتا ہے اس کو ’’طواف قدوم‘‘ کہتے ہیں طواف قدوم مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے متمتع کے لیے نہیں۔

۲۔ طواف کا حجرا سود سے شروع کرنا۔

۳۔ طواف قدوم یا طواف زیارت میں رمل کرنا یعنی شانہ ہلا ہلا کر اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے اکڑ کر چلنا۔

۴۔ صفا اور مروہ کے درمیان دو سبز رنگ کے نشانوں ’’میلین اخضرین‘‘ کے درمیان دوڑنا۔

۵۔ امام کا مکہ میں ساتویں ذوالحجہ کو خطبہ پڑھنا۔

۶۔ اِسی طرح میدان عرفات میں نویں ذوالحجہ کو خطبہ پڑھنا اور منیٰ میں گیارہویں تاریخ کو خطبہ پڑھنا۔

۷۔ آٹھویں ذوالحجہ کو فجر کے بعد مکہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہونا تاکہ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔

۸۔ ذوالحجہ کی نویں رات منیٰ میں گزارنا۔

۹۔ سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو چلے جانا۔

۱۰۔ عرفات میں ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا اور غروبِ آفتاب کے بعد مزدلفہ کے لیے روانہ ہونا۔

۱۱۔ دس اور گیارہ کے بعد دونوں راتیں منیٰ میں گزارنا۔

۱۲۔ ''**ابطح**'' یعنی وادی محصب میں اُترنا اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہو۔

ضروری تنبیہ:

حج کے فرائض میں اگر ایک فرض بھی چھوٹ گیا تو حج ادا نہیں ہوگا اور حج کے واجبات میں سے اگر کسی واجب کو چھوڑ دیا خواہ قصداً چھوڑا یا سہواً تو اس پر ایک قربانی لازم ہے اور اس کا حج باطل نہیں ہوگا البتہ بعض واجب ایسے بھی ہیں کہ ان کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں ہوتی مثلاً طواف کے بعد کی دو رکعتیں تحیۃ الطّواف واجب ہیں لیکن اگر کوئی چھوڑ دے تو اُس پر کوئی کفارہ نہیں۔ حج کی سنتوں میں سے اگر کوئی سنت چھوڑ دے تو اس سے نہ تو حج باطل ہوگا نہ قربانی لازم ہوگی البتہ حج کے ثواب میں کچھ کمی آجائے گی۔

﴿مناسکِ حج﴾

آٹھ ذی الحجہ کی مبارک اور سہانی صبح سے حج کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اب اگلے پانچ دن (ایامِ حج) سارے سفر کا حاصل ہیں لہٰذا ان مقدس ایام کی تمام تفصیلات اور احکام آپ کے ذہن میں ہونے چاہئیں۔ ذیل میں ہم آئندہ پانچ روز کی مصروفیات ترتیب سے ذکر کر دیتے ہیں تاکہ حجاج کرام ان ایام سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔

﴿حج کے پانچ روزہ پروگرام کی ترتیب﴾

یوم الترویہ (حج کا پہلا دن....۸-ذی الحجہ)

غسل اور اِحرام:

اس روز آپ صبح سویرے اٹھنے کی کوشش کریں۔ اٹھتے ہی سب سے پہلے سنت کے مطابق غسل کریں اور اگر غسل نہ ہو سکے تو پھر وضو ہی کر لیں۔ اسی غسل یا وضو میں احرام کی نیت بھی کر لیں۔ اس کے بعد مسنون طریقے سے احرام باندھ کر دو رکعت نفل ادا کریں۔ جب نماز فجر کا وقت ہو جائے تو کوشش کریں کہ نماز مسجد حرام میں ادا ہو جائے اور وہیں بیٹھ کر حج کی نیت بھی کریں۔

حج کی نیت:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْحَجَّ، فَيَسِّرْهُ لِي، وَتَقَبَّلْهُ مِنِّی، وَأَعِنِّي عَلَيْهِ، وَبَارِكْ لِي فِيْهِ، نَوَيْتُ الْحَجَّ، وَأَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی.

’’اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں، پس اس کو میرے لیے آسان کر دے اور مجھ سے قبول کرلے اور اس میں میری مدد فرما اور اس میں میرے لیے برکت ڈال میں نے حج کی نیت کی اور اس کے ساتھ اللہ تعالٰی کے لیے احرام

باندھا۔‘‘

تلبیہ:

حج کی نیت کرنے کے فوراً بعد ذرا بلند آواز سے تلبیہ کہیں اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں آہستہ آواز میں درود وسلام پیش کریں۔

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ.

’’میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور بادشاہی بھی (تیری ہی ہے)، تیرا کوئی شریک نہیں۔‘‘

طوافِ قدوم:

منیٰ کو روانہ ہونے سے قبل طوافِ قدوم (آنے کا طواف) کریں اور یاد رہے کہ طواف وسعی کی دعائیں اور اُصول وہی ہیں جو عمرہ کے ہیں لہٰذا مناسک عمرہ کے باب میں سے دعاؤں کو یاد کرلیں۔

منیٰ کو روانگی:

طواف قدوم کے بعد منیٰ کو روانہ ہوجائیں۔ منیٰ کا مقام وادی مکہ سے تقریباً ۳ کلو میٹر دور ہے۔ منیٰ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں تلبیہ و اذکار اور استغفار کثرت سے پڑھتے رہیں اور ساتھ ساتھ حضور ﷺ پر درود بھی بھیجتے رہیں۔ منیٰ میں آپ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹-ذی الحجہ کی نماز فجر ادا کریں گے۔ منیٰ میں رات کا قیام سنت ہے اور بہتر ہے کہ رات کو بھی تلبیہ، استغفار اور دیگر دعائیں پڑھتے رہیں۔

وادی منیٰ کی دعا: عرفہ کی شب وادی منیٰ میں یہ دعا کرنی چاہیئے:

سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَآءِ عَرْشُهٗ، سَبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ

مُوْطِؤُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهٗ، سُبْحَانَ الَّذِي فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهٗ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ، سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَآءَ، سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ إِلَّا إِلَيْهِ.

’’پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان میں ہے، پاک ہے وہ ذات جس کا ٹھکانہ زمین میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا راستہ سمندر ہیں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی حکمرانی آگ پر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی رحمت جنت میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا حکم قبر میں ظاہر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا حکم ہوا پر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے آسمان کو بلند کیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کو بچھایا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے سوا نہ کوئی سہارا ہے اور نہ کوئی جائے پناہ ہے۔‘‘

یوم عرفہ (حج کا دوسرا دن ....۹-ذی الحجہ)

حج کا دوسرا دن دیگر ایام کی نسبت بہت اہم ہوتا ہے۔ یہ مغفرت کا دن ہے اسے یوم عرفہ بھی کہتے ہیں۔ اسی دن حج کا رکنِ اعظم (وقوفِ عرفات) ادا کیا جائے گا۔

عرفات کی طرف روانگی

صبح مستحب وقت میں نمازِ فجر پڑھ کر سورج چمکنے پر عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں، راستے میں ذکر و درود اور لبیک کی کثرت کریں اور عرفات کی طرف روانگی کے وقت یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ وَجْهَكَ أَرَدْتُّ، فَاجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُوْرًا وَّحَجِّي مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِي وَلَا تُخَيِّبْنِي وَبَارِكْ لِي فِي

سَفَرِي وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِي إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ.

’’الٰہی میں نے تیری طرف رخ پھیرا، اور تجھی پر بھروسہ کیا، اور تیری توجہ کا خواستگار ہوا۔ میرے گناہوں کی مغفرت کرنا اور میرے حج کو حج مقبول بنا۔ مجھ پر رحم فرما اور مجھے محروم و بے نصیب واپس نہ کر۔ میرے سفر میں برکت عطا کر اور عرفات میں میری حاجت پوری کر تو ہر چیز پر قدرت والا ہے۔‘‘

عرفات میں داخل ہونے کی دعا

میدان عرفات میں داخل ہوتے وقت رب ذوالجلال کی تسبیح و تحمید کریں اور زبان سے یہ الفاظ ادا کریں:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ.

’’پاک ہے اللہ اور سب تعریف اسی کے لیے ہے اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔‘‘

جب آپ عرفات میں داخل ہو جائیں تو جبل رحمت کے پاس یا جہاں جگہ ملے راستے سے بچ کر اُتریں اور دوپہر تک زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری صدقہ و خیرات اور ذکر و لبیک میں مشغول رہیں۔

وقوفِ عرفات کی دعا

دوپہر ڈھلتے ہی کوشش کریں کہ مسجد نمرہ جائیں اور نماز (ظہر اور عصر اکٹھی) مسجد نمرہ میں جا کر پڑھیں۔ نمازِ ظہر اور عصر کو جمع کرنے کا یہ حکم اُس صورت میں ہے جب آپ نے یہ نمازیں مسجد نمرہ میں جا کر وہاں موجود امام کے پیچھے ادا کیں۔ اگر آپ مسجد نمرہ میں نہیں جا سکے اور آپ نے نماز اپنے خیمے میں ادا کی تو اِس صورت میں آپ دونوں نمازیں علیحدہ علیحدہ اُن کے وقت پر ادا کریں گے۔ لہٰذا اِس صورت میں پہلے نماز ظہر اُس کے وقت میں اور پھر نمازِ عصر اُس کے وقت میں ادا کریں۔ نماز پڑھتے ہی موقف کو روانہ

ہو جائیں۔ وہ خاص نزولِ رحمت کی جگہ ہے۔ یہاں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر جیسے ہو سکے دعا کریں۔ اپنے رب کریم کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے ہوئے تکبیر وتہلیل، حمد و ذکر، دعا اور توبہ میں ڈوب جائیں کیوں کہ یہ وقوف ہی حج کی جان اور اس کا بڑا رکن ہے۔

یہاں پر تاجدارِ کائنات ﷺ کو مت بھولیے کیونکہ آپ ﷺ بھی ہم کو اس میدان میں نہیں بھولے تھے۔ لہٰذا آپ ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کیجیے اس کے علاوہ اپنے والدین، عزیز و اقارب، اپنے وطن، عظمت اسلام اور دوست احباب کے لیے بھی دعا کیجیے اور اگر ہو سکے تو اس دعا کو ضرور پڑھیں:

اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ. اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدٰى وَنَقِّنِي وَاعْتَصِمْنِي بِالتَّقْوٰى، وَاغْفِرْ لِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا، اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَالِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْأُوْلٰى، اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْأَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا مُّبَارَكاً، اَللّٰهُمَّ أَمَرْتَنِي بِالدُّعَاءِ وَلَكَ الْإِجَابَةُ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ وَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا أَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَأَحِبَّهٗ إِلَيْنَا وَيَسِّرْهُ لَنَا، وَمَا كَرِهْتَ مِنْ شَرٍّ فَكَرِّهْهٗ إِلَيْنَا وَجَنِّبْنَا عَنْهُ، وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْإِسْلَامَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي صَدْرِي نُوْرًا، وَّفِى سَمْعِي نُوْرًا، وَّفِي بَصَرِي نُوْرًا، وَفِي قَلْبِي نُوْرًا. اَللّٰهُمَّ

اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشَتُّتِ الْأَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبرْ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تُهِبُّ الرِّيَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِمَا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ وَأُعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ ﷺ، ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾. ﴿رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآئِى رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾. ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِىْ صَغِيْرًا﴾. ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاَخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُفٌ الرَّحِيْمُ﴾. ﴿رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم. اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ وَيَرٰى مَكَانِي وَتَسْمَعُ كَلَامِي وتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَّتِي وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي وَأَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ، أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَأَبْهَلُ إِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ، وَأَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهٗ. اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَكُنْ لِي رَؤُوْفًا رَّحِيْمًا، يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعَالَمِيْنَ اٰمِيْنَ. يَا مَنْ لَّا يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ فِي الدُّعَاءِ، وَلَا تَضْجِرُهُ مَسْأَلَةُ السَّائِلِيْنَ، أَذِقْنَا بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ مَغْفِرَتِكَ وَلَذَّةَ مُنَاجَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ. إِلٰهِي مَنْ مَّدَحَ إِلَيْكَ نَفْسَهُ فَإِنِّي لَائِمُ نَفْسِي أَخْرَسَتِ الْمَعَاصِي لِسَانِي فَمَا لِي وَسِيْلَةٌ مِنْ عَمَلٍ وَلَا شَفِيْعٌ سِوَى الْأَمَلِ.

’’اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اور اللہ کے لئے ہیں سب تعریفیں، اور اللہ کے لئے ہیں سب تعریفیں، اور اللہ کے لئے ہیں سب تعریفیں، اور اللہ کے لئے ہیں سب تعریفیں۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت ساری کی ساری اور تمام تعریفیں اسی کی ہیں۔ اے اللہ! مجھے ہدایت یافتہ بنا اور مجھے (گناہوں سے) پاک فرما، اور مجھے تقوی کے ذریعہ محفوظ بنا، اور مجھے دنیا اور آخرت میں بخش دے۔ اے اللہ! میرے اس حج کو مقبول فرما اور گناہ کو بخشا ہوا فرما دے۔ اے اللہ! میری نماز اور عبادت اور میری زندگی اور موت تیرے ہی لئے ہے، اور آخرکار میرا (رجوع بھی) تیری طرف ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب اور دل کے وسوسوں اور معاملات کی پریشانی سے۔ اے اللہ! ہدایت کے ساتھ ہماری رہنمائی کر اور ہمیں پرہیزگاری کے ساتھ آراستہ کر اور ہمیں دنیا و آخرت میں بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے حلال، پاک اور بابرکت روزی کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو نے مجھے دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے، اور قبول کرنا تیرے اختیار میں ہے، اور تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اے اللہ! تو جس بھلائی کو اچھا سمجھتا ہے پس اس کو ہمارے لئے محبوب بنا، اور اس کو ہمارے لئے آسان کر دے، اور جس برائی کو تو مکروہ سمجھتا ہے پس اس کو ہمارے لئے مکروہ بنا دے، اور ہم کو اس سے دور رکھ، اور ہم سے اسلام نہ چھین بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ نہیں کوئی معبود سوائے اس ایک

اللہ کے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ ساری بادشاہت اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میرے سینے اور کانوں اور آنکھوں اور دل میں نور بھر دے۔ اے اللہ! میرا سینہ کھول دے اور میرے معاملات کو آسان کر دے، اور میں سینے کے وسوسوں اور کاموں کی ابتری اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس چیز کے شر سے جو داخل ہوتی ہے رات میں، اور اس چیز کے شر سے جو داخل ہوتی ہے دن میں، اور اس چیز کے شر سے جس کو اڑاتی ہیں ہوائیں، اور زمانہ کے حوادث کے شر سے۔ اے اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور آگ کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی چاہتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی مکرم ﷺ نے مانگی، اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی مکرم ﷺ نے پناہ مانگی۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا، اور ہم پر رحم نہیں کرے گا، تو ہم خسارہ اُٹھانے والے ہوں گے۔ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہو گا۔ اے ہمارے پروردگار! بخش دے ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر گئے ہیں، اور ایمان والوں کے متعلق ہمارے دل میں کینہ نہ ٹھہرا۔ اے ہمارے رب! بے شک تو مہربان اور رحیم ہے۔ اے ہمارے رب! تحقیق تو سننے والا اور جاننے والا ہے، اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے، نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی مدد سے ممکن ہے۔ جو بلند شان اور باعظمت ہے۔ اے اللہ! بے شک تو جانتا ہے اور میری قیام گاہ کو دیکھتا ہے، اور میرے کلام کو سنتا ہے اور

میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے اور میرے کاموں میں سے کوئی چیز بھی تجھ پر پوشیدہ نہیں ہے، اور میں نہایت مفلس فریاد کرنے والا ایک فقیر ہوں (نیز میں) پناہ چاہنے والا ڈرنے والا اپنے گناہوں کا اعتراف، اور اقرار کرنے والا ہوں۔ میں تجھ سے مسکین فقیر کی طرح سوال کرتا ہوں، اور ایک ذلیل گناہگار کی طرح تیرے سامنے آہ و زاری کرتا ہوں، اور ایک خوف کرنے والے اندھے کی طرح تجھ سے دعا مانگتا ہوں، جس کی گردن تیرے لئے جھکی ہو، اور آنکھیں آنسو بہاتی ہوں، اور جس کا جسم (تیری یاد میں) لاغر ہو گیا ہو، اور اس کی ناک تیرے لئے خاک آلود ہو گئی ہو۔ اے اللہ! مجھے اپنے سامنے دعا مانگنے سے محروم نہ کرنا، اور تو میرے حق میں مہربان رحم کرنے والا بن جا۔ اے سب سے زیادہ مانگنے والوں کو نوازنے والے، اے سب سے زیادہ عطا فرمانے والے، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ قبول فرما، اے وہ ذات کہ نہیں بیزار کرتا اس کو، دعا میں اصرار کرنے والوں کا اصرار اور نہ ہی تنگ کرتا ہے اس کو، سوال کرنے والوں کا سوال۔ (اے اللہ!) ہمیں اپنے عفو کی ٹھنڈک اور اپنی بخشش کی لذت اور اپنے حضور میں عاجزانہ دعا اور اپنی رحمت کا مزا چکھا۔ الٰہی! جو تیری بارگاہ میں اپنے نفس کی تعریف کرتا ہے (وہ کرتا رہے) میں تو یقیناً اپنے نفس کی ملامت کرنے والا ہوں۔ حالانکہ گناہوں نے میری زبان کو گونگا کر دیا ہے، پس میرے پاس اعمال کا کوئی وسیلہ نہیں اور نہ ہی کوئی شفاعت کرنے والا ہے، سوائے تیری رحمت کی اُمید کے۔“

مزدلفہ کو روانگی اور قیامِ شب

جب غروب آفتاب کا یقین ہوجائے تو فوراً مزدلفہ (عرفات اور منٰی کے درمیان ایک جگہ کا نام) کی طرف روانہ ہوں مگر امام سے قبل میدان عرفات سے نہ نکلیں۔ راستے

میں ذکر و اذکار درود اور دعا و لبیک میں مصروف رہیں مزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ أَشْفَقْتُ وَإِلَيْكَ رَغِبْتُ وَمِنْ سَخَطِكَ رَهِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِي وَأَعْظِمْ أَجْرِي وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَارْحَمْ تَضَرُّعِي وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَأَعْطِنِي سُؤَالِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

’’اے اللہ! میں تیری طرف حاضر ہوا، میں تیرے عذاب سے خوف زدہ ہوں، اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں، اور تیرے غضب سے ڈرتا ہوں، پس قبول کر اے اللہ! میرے حج کو، اور اس کے بعد ثواب عظیم عنایت فرما، اور میری توبہ قبول کر۔ اے اللہ! میرے حج کو قبول فرما اور اس کا ثواب عظیم عنایت فرما، اور میری توبہ قبول کر اور رحم کر، تو میری گریہ و زاری پر، اور قبول کر تو میری دعا کو، اور میرا مانگا ہوا مجھے عطا کر، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔‘‘

جب آپ میدان مزدلفہ میں پہنچیں گے تو اس میدان کی آخری حد پر آپ کو ایک پہاڑ نظر آئے گا جسے مشعرِ حرام کہتے ہیں۔ کوشش کریں کہ مشعرِ حرام کے آس پاس ٹھہریں وگرنہ مزدلفہ کی حدود میں جہاں جگہ مل جائے ٹھہر جائیں۔ یہاں پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں اکٹھی حتی الامکان امام کے ساتھ پڑھیں۔ لیکن یہ نمازیں امام کے ساتھ ادا کرنا لازم نہیں اگر آپ اکیلے بھی یہ نمازیں ادا کریں تو اِن کا طریقہ یہی ہو گا کہ ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ہی پہلے مغرب کے فرض ادا کریں، سلام کے بعد ساتھ ہی عشاء کے فرض پڑھیں اِس کے بعد مغرب و عشاء کی سنتیں اور وتر ادا کریں۔

مزدلفہ میں رات بھر جاگنا، نماز، تلاوت، دعائیں اور ذکر اَذکار کرتے رہنا باعثِ اجر وثواب اور انتہائی فضلیت کا باعث ہے۔ اس موقع پر یہ دعا بھی کریں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْزُقَنِي فِي هٰذَا الْمَكَانِ جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ،

وَأَنْ تَصْرِفَ عَنِّي السُّوْءَ كُلَّهُ، لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ غَيْرُكَ وَلَا يَجُوْدُ بِهِ إِلَّا أَنْتَ.

’’اے اللہ! میں تجھ سے اس امر کا سوال کرتا ہوں کہ عطا کر مجھے اس (مقدس) جگہ میں مجموعہ تمام نیکیوں کا اور دور کر دے مجھ سے برائیاں۔ پس بے شک یہ کام تیرے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ہی تیرے سوا کوئی بخشش فرما سکتا ہے۔‘‘

یومِ نحر (حج کا تیسرا دن.....۱۰- ذی الحجہ)

حج کے تیسرے روز عید الاضحیٰ ہوتی ہے مگر حاجیوں کی مصروفیت اور اس روز کے مناسک حج کی اہمیت کی وجہ سے حاجی نماز عید سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ اس روز کے معمولات کچھ یوں ہیں:

وقوفِ مزدلفہ

۱۰- ذی الحجہ کو نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے تھوڑا پہلے تک مزدلفہ میں وقوف واجب ہے۔ طلوعِ آفتاب کے وقت سے تھوڑا پہلے تک ٹھہرنا سنت ہے لیکن اگر کوئی شخص نماز فجر ادا کرنے کے تھوڑی دیر وہاں قیام کرے اور پھر روانہ ہو جائے تو واجب ادا ہو جائے گا۔ لیکن وقوفِ مزدلفہ واجب ہے اگر اِسے چھوڑ دیا تو دَم دینا لازم ہو گا۔ قیام مزدلفہ میں صبح کی نماز کے بعد یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

’’اے اللہ! ہماری طرف سے روحِ محمد ﷺ کو ہمارے درود و سلام پہنچا۔ اے صاحب جلال و اکرام ہمیں امن کے گھر داخل فرما۔‘‘

منیٰ کی طرف روانگی

جب طلوعِ آفتاب میں دو رکعت پڑھنے کا وقت رہ جائے تو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہونا چاہیے۔ منیٰ میں رمی کے لیے کنکریاں مزدلفہ ہی سے اُٹھا لینی چاہئیں۔ کوشش کریں کہ تقریباً ستر (۷۰) کنکریاں تینوں دنوں کے لیے پاک جگہ سے اٹھا کر تین بار دھو کر اپنے پاس محفوظ کر لیں تاکہ وہاں کوئی پریشانی نہ ہو۔

مزدلفہ سے روانہ ہوتے وقت وادی محسر سے نہ گزریں یہ مزدلفہ سے خارج ہے اگر مجبوراً اس وادی سے گزرنا ہی پڑ جائے تو دوڑ کر گزر جائیں کیونکہ اس وادی میں اصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔

جمرہ کبریٰ (بڑے شیطان) پر پہلی رمی (کنکریاں مارنا)

منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ کبریٰ کی طرف روانہ ہوں۔ یہ آخری ستون ہے۔ اس پر سات کنکریوں کی رمی کی جاتی ہے اور اس روز صرف اسی پر رمی کی جاتی ہے۔ جمرہ عقبہ پر پہنچنے کے بعد تلبیہ پکارنا بند کر دیں اور یہ دعا پڑھنے کے بعد سات کنکریاں ماریں۔

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ.

”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے تاکہ شیطان ذلیل ہو اور ربِ رحمان راضی ہو۔“

جمرہ کبری پر رمی کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہے، زوال سے غروبِ آفتاب تک کا وقت میں بھی رمی کرنا جائز ہے۔ لیکن غروبِ آفتاب کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے مگر کمزرو، معذور، بیمار، بچوں اور عورتوں کے لیے غروبِ آفتاب کے بعد بھی رمی کرنا جائز ہے اور اِس میں کوئی کراہت نہیں۔ لہٰذا اِنہیں چاہیے کہ یہ غروبِ آفتاب کے بعد ہی رمی کریں تاکہ رش سے بچ سکیں اور اگر نیچے والے حصے میں رش ہو تو دوسری منزل سے رمی کر لیں۔

اگر کسی شخص نے اگلے دن کے طلوعِ آفتاب تک رمی نہیں کی تو رمی قضاء ہو گئی

لہٰذا اب اُس پر دَم دینا اور رمی کی قضاء کرنا دونوں واجب ہوں گے۔

کنکریاں مارتے وقت اگر کوئی چیز گر جائے تو اُسے اُٹھانے کے لیے یا کسی بھی دوسری وجہ سے ہرگز نیچے نہ جھکیں ورنہ کچلے جانے کا خطرہ ہوگا۔سکون اور صبر سے کنکریاں ماریں اور بھگدڑ سے بچیں۔

جو لوگ خود رمی کر سکتے ہیں اور اُنہیں کوئی عذر مانع نہیں اُنہیں خود ہی رمی کرنا ہوگی اگر رمی چھوڑیں گے تو گناہ گار ہوں گے اور دم دینا لازم ہوگا۔لیکن جو لوگ معذور ہیں یا زیادہ ضعیف ہیں اور رمی نہیں کر سکتے وہ اپنا نائب مقرر کر سکتے ہیں جو اُن کی طرف سے رمی کرے۔

قربانی

رمی سے فارغ ہوکر قربانی میں مشغول ہوں یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یاد میں حج کے شکرانے کے طور پر کی جاتی ہے۔ یہ قربانی حج قران اور حج متمتع کرنے والے پر واجب، جب کہ حج افراد کرنے والے پر مستحب ہے۔

قربانی بھیڑ، بکری، گائے یا اُونٹ کسی کی بھی دی جا سکتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ بھیڑ، بکری میں شرکت نہیں ہوتی اور گائے اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ قربانی کے جانوروں کی عمر اور اعضاء میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں ہیں۔ اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو دس روزے رکھیں۔ تین ایام حج میں اور سات حج سے واپسی پر۔

قربانی دسویں، گیارہویں یا بارہویں ذی الحجہ میں سے کسی بھی دن کی جا سکتی ہے۔

قربانی دینے والے کا اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان کر سکتا ہے۔ مگر اجازت ضروری ہے اور سنت یہ ہے کہ اپنے سامنے قربانی کروائے۔ لیکن آج کل سعودی حکومت نے یہ قانون بنایا ہے کہ قربانی کی رقم

حج کی رقم کے ساتھ ہی جمع ہو جاتی ہے یا مکہ مکرمہ میں حاجیوں سے لے لی جاتی ہے اور قربانی والے دن حاجیوں کی طرف سے قربانی کر دی جاتی ہے۔ اِس کے لیے حجاج کو ٹوکن دیئے جاتے ہیں جس پر اُس حاجی کی طرف سے کی جانے قربانی کا دن اور وقت درج ہوتا ہے لہٰذا حاجیوں کو چاہیے کہ اُس وقت کے گزر جانے کے بعد حلق یا تقصیر کروا لیں۔

حلق یا تقصیر

قربانی کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر مرد حلق (سر منڈوانا) یا تقصیر (بال کتروانا) کروائیں لیکن حلق، تقصیر کی نسبت زیادہ افضل ہے کیوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ.

’’اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔‘‘

سر منڈواتے وقت مسنون یہ ہے کہ دائیں جانب سے پہلے منڈوائیں اور اگر بال کتروانے ہوں تو انگلی کی پور کے برابر کتروائیں۔

عورتیں انگلی کی ایک پور کے برابر بال کتروائیں، لیکن خواتین کے لیے ضروری ہے وہ اپنے بال یا خود کتریں یا اپنے محرم یا کسی خاتون سے کتروایں۔ حلق یا تقصیر سے قبل نہ ناخن کتروائیں اور نہ ہی خط بنوائیں۔

اِحرام اُتارنا

حلق یا تقصیر کے بعد اِحرام کھول دیں اور عام لباس پہن لیں۔ حلق یا تقصیر سے قبل احرام اُتارا منع ہے۔ اب عورت سے متعلق چند اُمور کے علاوہ احرام نے جو کچھ حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا۔

طوافِ زیارت

قربانی، حلق و تقصیر اور احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت کے لیے مکہ معظّمہ کی طرف روانہ ہوں۔ اس طواف میں اضطباع نہیں کیونکہ یہ عام لباس میں کیا جاتا ہے۔

طوافِ زیارت حج کا دوسرا اہم رکن ہے اور یہ عمرہ کے طواف کی ہی طرح ادا کیا جاتا ہے۔ طوافِ زیارت کا وقت عید کی صبح سے لے کر ایامِ نحر کے اختتام تک ہے۔ اگر بارہ ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کر لیا تو جائز ہے اگر تاریخ گزر گئی اور طواف زیارت نہیں کیا تو دَم دینا (جانور ذبح کرنا) واجب ہو گا اور طواف بھی ادا کرنا پڑے گا۔

بہرحال جب طوافِ زیارت کر لیا تو اب احرام کی تمام پابندیاں حتیٰ کہ بیوی سے متعلق جو پابندیاں تھیں وہ بھی ختم ہوگئیں۔

عورت کے لیے حالت حیض و نفاس میں طواف کرنا جائز نہیں۔ طواف سے پہلے یا طواف کے دوران اگر عورت حائضہ ہو جائے تو وہیں سے طواف چھوڑ دے اگر عمرہ یا حج کا طواف تھا تو پاک ہونے کے بعد مکمل کرے اور اگر نفلی طواف شروع کر دیا تھا تو بھی بعد میں اسے ادا کرے کیونکہ اگر کوئی نفلی کام شروع کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے تو اسے مکمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

حج کی سعی

طوافِ زیارت کے بعد آپ روز مرہ کے لباس میں صفا و مروہ کی سعی کریں گے۔ حج کی سعی کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ اِن اُمور کی انجام دہی کے بعد آپ الحمد للہ طواف وداع اور رمی کے علاوہ تمام واجبات سے فارغ ہو چکے ہیں۔ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ شکر بجا لائیں جس نے آپ کو زندگی میں حج جیسی سعادت عظمیٰ سے نوازا ہے۔

ایام رمی (حج کا چوتھا، پانچواں اور چھٹا دن...۱۱، ۱۲، ۱۳- ذی الحجہ)

طواف زیارت سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ واپس آ جائیں اور دو رات اور دو دن یہیں قیام کریں۔ گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کو ایامِ رمی کہا جاتا ہے

گیارہویں تاریخ بعد نماز ظہر پھر رمی کے لیے روانہ ہوں اور رمی جمرہ صغریٰ سے شروع کریں۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر جائیں رمی کے بعد کچھ آگے بڑھ کر حضور قلب سے دعا و استغفار کریں۔ پھر جمرہ کبریٰ پر جائیں مگر یہاں رمی کر کے ٹھہریں نہیں بلکہ فوراً پلٹ آئیں

اور پلٹتے وقت دعا نہ کریں۔

اسی طرح بارہ تاریخ کو زوال کے بعد رمی کریں اور بارھویں کی رمی مکمل کر کے غروب آفتاب سے پہلے مکہ معظّمہ کو روانہ ہوجائیں۔

اِن تین دنوں میں رمی کا وقت ظہر کی نماز کے وقت سے غروبِ آفتاب تک ہے۔ غروبِ آفتاب کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے۔ لیکن بوڑھے، بیمار، معذور، عورتیں اور بچے غروبِ آفتاب کے بعد رمی کر سکتے ہیں، لیکن اِس صورت میں اگلے دن بھی منی میں قیام کرنا ہوگا اور اِسی طرح زوال کے بعد تینوں جمرات پر رمی کرنے کے بعد مکہ مکرمہ آنا ہو گا۔ اگر رمی کیے بغیر گئے تو دَم دینا واجب ہوگا۔

طوافِ وداع

جب واپسی کا ارادہ ہوتو طوافِ وداع بجا لائیں مگر اس میں نہ رمل ہے نہ سعی اور نہ اضطباع۔ پھر دو رکعت مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر پڑھ کر زمزم پر آئیں اپنے ہاتھ سے پانی لیں اور قبلہ رو ہوکر پیئیں۔ ہر سانس میں نظریں اٹھا کر اللہ کے پیارے گھر کو بھی تکتے رہیں۔ اپنے جسم، سر اور منہ پر بھی پانی لگائیں اور پانی پیتے وقت یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَّرِزْقاً وَّاسِعاً وَّشِفَاءً مِن كُلِّ دَاءٍ.

”اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفاء کا طالب ہوں۔“

زمزم سے فارغ ہونے کے بعد مقام ملتزم پر آئیں۔ بابِ کعبہ پر کھڑے ہو کر بوسہ دیں خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر پیکرِ عجز و انکسار بن کر یہ دعا مانگیں:

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ.

''تیرے در کا سائل تجھ سے تیرے فضل اور مہربانیوں کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کی اُمید کرتا ہے۔''

خانہ کعبہ سے جدا ہوتے وقت دعا

جب آپ طواف وداع، زمزم اور مقام ملتزم سے فارغ ہو جائیں تو پھر حجر اسود کو بوسہ دے کر خانہ کعبہ کی جدائی پر افسوس کرتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف منہ کیے اُلٹے پاؤں مسجد حرام سے باہر آ جائیں اور باہر آتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ، وَإِنْ جَعَلْتَ فَعَوِّضْ مِنْهُ الْجَنَّةَ، اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ لِلرَّحْمَةِ قَاصِدُوْنَ. صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

''اے اللہ! نہ بنا میرے اس حج کو آخری زیارت گاہ اپنے گھر کی جو حرمت والا ہے اور اگر تو اس کو آخری زیارت بنائے تو اس کا بدلہ جنت عنایت کر۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے اس کی رحمت کا قصد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اُس نے اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور انھوں نے اکیلے ہی (اسلام دشمن) لشکروں کو شکست دی، نیکی کرنے کی طاقت اور گناہوں سے بچنے کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ کی ہی مدد سے ہے جو بہت ہی بلند عظمت والا ہے۔''

حج و عمرہ کے متفرق مسائل

اِحرام میں جوڑ لگانا

حالت احرام میں سلی ہوئی چیز پہننے سے بچنا چاہیے لیکن اگر آپ کا احرام کسی ایسی جگہ سے پھٹ گیا ہے کہ سیئے بغیر کوئی چارہ نہیں تو یہ حالت استثناء ہے لہٰذا آپ ضرورت کے مطابق احرام سی سکتے ہیں۔

عورت کا حج

حج کی فرضیت میں عورت اور مرد کا ایک ہی حکم ہے جو راہ کی طاقت اور استطاعت رکھتا ہو اس پر حج کرنا فرض ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، جو ادا نہیں کرے گا، عذاب جہنم کا مستحق ہو گا۔ عورت میں اتنی بات ہے کہ اسے بغیر شوہر یا محرم کے حج یا عمرہ کے لیے جانا حرام ہے۔

والدین کا مقروض ہونا بیٹے سے حج ساقط نہیں کرتا

اگر کوئی شخص اپنے ذاتی روپے سے استطاعت رکھتا ہے تو حج اس پر فرض ہے اور حج فرض میں والدین کی اجازت درکار نہیں بلکہ والدین کو ممانعت کا اختیار نہیں اس پر لازم ہے کہ حج کو چلا جائے اگرچہ والدین منع کریں اور والدین پر قرضہ ہونا اس شخص پر فرضیت حج میں خلل انداز نہیں صاحب استطاعت ہے تو حج اس پر فرض ہے۔

موسم سرما میں احرام کے اوپر گرم کپڑا اوڑھنا

موسم سرما میں احرام کے اوپر کمبل یا اونی چادر وغیرہ بغیر سلائی کے اگرچہ دو چار ہوں اوڑھنے کی اجازت ہے بلکہ سوتے وقت اوپر سے روئی کا لبادہ چہرہ چھوڑ کر بدن پر ڈال لینا یا نیچے بچھا لینا بھی ممنوع نہیں۔

حج اصغر اور حج اکبر

حج اصغر عمرہ کو کہتے ہیں اس لیے کہ اس میں بھی طواف وسعی وغیرہ افعال حج ادا

کیے جاتے ہیں اور اس کے مقابل حج اکبر وہ ہے جس میں ان افعال کے علاوہ وقوفِ عرفات و وقوفِ مزدلفہ اور منیٰ کے افعال داخل ہیں۔

وقوف عرفات بروز جمعۃ المبارک

وقوفِ عرفات خواہ کسی دن ہو یہ حج، حج اکبر ہی کہلائے گا عمرہ نہیں جسے حج اصغر کہتے ہیں۔ البتہ اگر حسن اتفاق سے اس تاریخ کو جمعہ میسّر آ جائے تو یہ حج زیادہ برکات کا باعث ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ کا حجۃ الوداع جمعہ ہی کے روز واقع ہوا تھا لہٰذا حضور ﷺ کے طفیل یہ موافقت و مشابہت اور بھی زیادہ برکات کا موجب ہے۔ پھر جمعہ کا دن مسلمانوں کے حق میں یومِ عید ہے۔ اور عرفہ تو ہے ہی عید تو ایک دن میں دو عیدیں میسر آ جائیں یہ کرم بالائے کرم ہے اور نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٌ.

> حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے کہا کہ آیہ کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اگر ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ یہ آیت جس دن اور جس جگہ حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ ﷺ جمعہ کے دن عرفات کے میدان میں کھڑے تھے (جب یہ آیت نازل ہوئی۔‘‘

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب زیادۃ الایمان و نقصانہ، ۱:۲۵، رقم: ۴۵)

یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن یہ آیت اتاری اسی دن دوہری عید تھی جمعہ وعرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کے لیے عید ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے ایک جمعہ کا دن اور دوسرا نویں ذی الحجہ۔

قربانی کی قیمت خیرات کرنا یا سرزمین حرم سے باہر قربانی کرنا جائز نہیں

جس پر قربانی واجب ہے خواہ شکرانے کی خواہ کسی جنایت وقصور کی وہ اس کے

عوض نہ تو قیمت خیرات کر سکتا ہے اور نہ ہی سر زمین حرم کے علاوہ کہیں اور قربانی دے سکتا ہے اس لیے کہ یہاں خود ذبح کرنا اور اللہ ربّ العزت کے لیے قربانی دینا مقصود ہے اس کے بدلے خیرات کرنا کافی نہیں جیسا کہ عید قربان پر وجوب کی صورت میں بغیر قربانی کیے یہاں عہدہ برآ نہیں ہو سکتا اسی طرح وطن واپس آ کر ایک جانور کی جگہ ہزار جانور بھی قربان کریں تو وہ واجب ادا نہیں ہو گا کہ اس کے لیے حرم کی سرزمین شرط ہے۔

(الدر المختار، فتاوی رضویه)

حرام مال سے کیا ہوا حج مقبول نہیں

اگر کسی کے پاس مال حلال کبھی اتنا نہیں ہوا جس سے حج کر سکے اگرچہ رشوت کے لاکھوں روپے اس کے پاس موجود ہوں تو بھی اس مال سے حج قبول نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ مال رشوت، مال مغضوب (چھینا ہوا) ہے۔ وہ اس کا مالک ہی نہیں اور اگر مال حلال اس قدر اس کے پاس ہے یا کسی موسم میں ہوا تھا تو اس پر حج فرض ہے مگر رشوت وغیرہ حرام مال کا اس میں صرف کرنا حرام ہے اور وہ حج قبول نہ ہوگا اگرچہ فرض ساقط ہو جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے جو شخص مالِ حرام لے کر حج کو جاتا ہے جب وہ لبیک کہتا ہے تو فرشتہ جواب دیتا ہے:

”نہ تیری حاضری قبول نہ تیری خدمت قبول۔ تیرا زادِ راہ بھی حرام ہے اور تیرا خرچ کیا ہوا روپیہ بھی مالِ حرام ہے لہٰذا تیرا حج قبول نہیں۔“

(المعجم الأوسط للطبرانی، ۵:۲۵۱، رقم: ۵۲۲۸)

اس کے لیے چارہ کار یہ ہے کہ قرض لے کر فرض ادا کرے اور ذرائع حلال سے مال پیدا کر کے قرض ادا کر دے اگر ادا ہو گیا تو بہتر ورنہ حدیث پاک میں ہے کہ جو حج یا جہاد یا نکاح کے لیے قرض لے وہ قرض اللہ ﷻ کے ذمہ کرم پر ہے۔ اور اگر وہ مال حلال کی طرف توجہ نہ دے اور اسی حرام سے قرض ادا کیا اور اپنے مصارف میں صرف کرتا رہا تو یہ ایک گناہ ہے اور حج فرض ادا نہ کرتا تو دو گناہ تھے۔ اس طرح ایسا انسان ایک گناہ سے بچ جاتا ہے۔

طواف اور دیگر اعمال کا ثواب ہر موسم میں ہوتا ہے

حرم کے اعمال کا ثواب اس زمین کے اعتبار سے ہے نہ کہ زمانہ حج کی خصوصت سے۔ ایک نیکی پر لاکھ کا ثواب جیسے زمانہ حج میں ملے گا ویسے ہی دوسرے اوقات میں اور طواف کعبہ معظّمہ جو حج میں کیا جائے گا اگر وہ طواف فرض ہے جب تو ظاہر ہے کہ فرض کے ثواب کو دوسری چیز نہیں پہنچ سکتی اور اگر وہ طواف عمرہ ہے تو اس کے ثواب میں بفضلہٖ تعالیٰ کمی نہ ہوگی اور خصوصا رمضان المبارک میں اس کا ثواب ذی الحجہ سے بہت زیادہ ہے حدیث میں ہے حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

’’رمضان المبارک میں ایک عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔‘‘

(صحیح بخاری، أبواب العمرة، باب حج النساء، ۲:۶۵۹، رقم: ۱۷۶۴)

حج بدل اور اس کی شرائط

حج بدل یعنی نائب بن کر دوسرے کی طرف سے حج فرض ادا کرنا کہ اس پر سے فرض ساقط ہو جائے اس کے لیے متعدد شرائط ہیں۔ زندگی میں جو کوئی حج بدل اپنی طرف سے بوجہ عجز و مجبوری کرائے اس حج کی صحت کے لیے شرط ہے کہ وہ مجبوری آخر عمر تک دائم و باقی رہے۔ اگر حج بدل کرانے کے بعد مجبوری جاتی رہی اور بذات خود حج کرنے پر قدرت حاصل ہوگئی تو اس سے پہلے ایک یا جتنے حج بدل اپنی طرف سے کرائے ہوں سب ساقط ہو جائیں گے اور نفلی حج کا ثواب رہ جائے گا، فرض ادا نہیں ہوا اب اس پر فرض ہے کہ خود حج کرے باقی شرائط کی تفصیل بڑی کتب میں موجود ہے۔

میت کی طرف سے حج بدل

اس قسم کے جو حج بدل کرائے جاتے ہیں ان سے فرض ساقط نہیں ہوتا حج بدنی اور مالی دونوں عبادتوں سے مرکب ہے۔ جس پر حج فرض تھا اور معاذ اللہ بغیر حج کئے مرگیا

تو ظاہر ہے کہ وہ بدنی حصے سے تو عاجز ہوگیا مگر یہ اللہ ربّ العزت کی رحمت ہے کہ صرف مالی حصہ سے اس کی طرف سے حج بدل قبول فرماتا ہے۔ جب کہ وہ وصیت کر جائے اور رحمت پر رحمت یہ کہ وارث کا حج کرانا بھی قبول فرمایا جاتا ہے، اگرچہ میت نے وصیت نہ کی ہو۔ حج بدل کرنے والے کو اسی شہر سے جانا چاہیے جو شہر میت کا تھا صرف مکہ معظّمہ سے حج کرا دینا اس میں داخل نہیں۔ حج بدل کرنے والا اس پر اجرت لیتا ہے اور جب اجرت لے لی تو ثواب کہاں؟ اور جب انہیں کو ثواب نہیں ملا تو انسان میت کو کیا پہنچائیں گے، خصوصاً جب کہ بعض پیشہ ور یہ ظلم کرتے ہیں کہ چار چار شخصیتوں سے حج بدل کے روپے لے لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرمائے۔ آمین۔

دورانِ حج نماز کے مسائل

☆ یہ بات ذہن نشین کر لیں کے مسائل فقہیہ صرف مقام کے بدلنے سے نہیں بدلتے لہٰذا نماز کی ادائیگی کے لیے، سوائے قصر نماز کے مسائل کے، جو مسائل آپ کے وطن میں ہیں وہی مسائل حرم شریف اور حج کے دوران بھی آپ پر لاگو ہیں۔ لہٰذا جن اوقات میں نماز پڑھنا ممنوع اور مکروہ ہے دورانِ حج بھی اُن اوقات میں نماز پڑھنا ممنوع یا مکروہ ہوگا۔ مثلاً عین طلوعِ آفتاب، عین غروبِ آفتاب اور حالتِ استواء کے وقت کوئی بھی نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ اِسی طرح نمازِ فجر کے بعد سے سورج کے مکمل طلوع ہو جانے تک اور عصر کی نماز کے بعد نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا اِن اوقات میں اگر طواف کر رہے ہوں تو طواف کے بعد دو رکعت نفل نہ پڑھیں بلکہ اُنہیں اِن اُوقات سے موخر کریں۔

☆ مقامِ ابراہیم پر نوافل ادا کرنا یا حطیم کعبہ میں نماز ادا کرنا بلاشبہ انتہائی فضیلت کا باعث ہے لیکن یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نماز کے لیے سکون و اطمینان اور بارگاہِ الٰہی کی طرف مکمل توجہ بھی ضروری ہے ایسی نماز کا کیا فائدہ جس میں بے سکونی ہو لہٰذا جب مقامِ ابراہیم پر رش ہو تو ضروری نہیں کہ اُس کے پاس ہی نوافل ادا کریں بلکہ اُس سے ہٹ کر جہاں جگہ ملے وہیں نوافل ادا کر لیں، اِسی طرح خواتین کا مقامِ ابراہیم پر نوافل کی

ادائیگی کے لیے مردوں کے اندر گھسنا اور اُن کے دھکے کھانا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ اِسی طرح کسی غیر محرم مرد کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا بھی عورت کے لیے حرام ہے بلکہ اگر وہ مردوں کے درمیان متصل کھڑی ہو گئی اور درمیان میں کوئی چیز بھی حائل نہ تھی تو اُس کے دائیں بائیں اور پیچھے کھڑے آدمی کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لہٰذا حرم میں باجماعت نماز کی ادائیگی کے دوران خواتین کو اِس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

☆ دورانِ حج نماز کے مسائل میں سے پیش آنے والا ایک اور اہم مسئلہ نمازِ قصر کا ہے۔ مسافر کے لیے شریعت میں یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ وہ اُن نمازوں میں جن میں چار رکعت فرض ہیں قصر کرے گا یعنی دو رکعت فرض پڑھے گا۔ اِس مسئلہ کو سمجھنے سے پہلے مسافر کی تعریف سمجھنا ضروری ہے۔ شریعت کی رو سے ہر وہ شخص مسافر ہے جو اپنے گھر سے کسی ایسے مقام کی طرف سفر کی نیت سے جائے جہاں وہ پیدل تین دن میں یا اُس سے زائد مدت میں پہنچ پائے گا اور اُس مقام پر اُس نے پندرہ دن سے کم قیام کرنے کی نیت کی ہو لہٰذا اگر اُس مقام پر پندرہ دن سے زائد ٹھہرا تو وہ مقیم شمار ہو گا اُسے پوری نماز ادا کرنا ہو گی۔ آج کے دور میں جب کہ گاڑیوں اور جہازوں پر سفر ہوتا ہے تو فقہا نے اٹھہتر کلومیٹر یا اُس سے زائد کی مسافت کو مسافر کے لیے شرط قرار دیا ہے۔ لہٰذا جو حاجی مکہ مکرمہ میں ۷ ذی الحجہ سے پہلے پندرہ دن سے کم ٹھہرتے ہیں وہ مسافر شمار ہوں گے اور قصر نماز ادا کریں گے لیکن جب وہ مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو پھر اُنہیں امام کی اقتداء کرنا ہو گی اور پوری چار رکعتیں ادا کرنا ہوں گی۔ حرمین شریفین میں چونکہ مقیم امام نماز پڑھاتے ہیں اِس لیے اُن کے پیچھے مسافر حاجی بھی پوری نماز پڑھے گا۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حج کے مختلف مقامات مثلاً حرم مکہ، عرفات، منیٰ اور مزدلفہ علیحدہ علیحدہ مقامات ہیں کیونکہ مسافرت کی تعریف کی رو سے اگر کوئی شخص دو یا دو سے زائد مقامات پر پندرہ دن یا اُس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کرے اور اُن مقامات کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ لاوڈ سپیکر کے بغیر ایک مقام کی اذان دوسرے مقام پر نہ پہنچ سکے تو وہ شخص مسافر شمار ہو گا، لہٰذا حاجی اگر اِن تینوں مقامات میں اگر پندرہ دن یا اُس

سے زائد رُکتا ہے تو وہ مسافر شمار ہو گا اور اُسے اِن مقامات پر قصر نماز پڑھنا ہو گی۔

☆ میدانِ عرفات میں خطبہ حج کے بعد ظہر اور عصر کی نمازوں کو اکٹھا اور قصر کر کے پڑھا جاتا ہے ایسا کرنا سنت ہے۔ لہٰذا عرفات میں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ یہ نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں پہلے ظہر کے دو فرض اور اُس کے ساتھ ہی عصر کے دو فرض۔ اِسی طرح مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت اکٹھی پڑھنا سنت ہے۔ عشاء کے وقت یہ نمازیں ایک اذان اور ایک تکبیر کے ساتھ اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔ مزدلفہ میں یہ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنا لازم نہیں اکیلے بھی پڑھ سکتا ہے لیکن جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے۔ اِن نمازوں کا حکم صرف میدانِ عرفات اور مزدلفہ کے لیے خاص ہے عام زندگی میں یہ حکم لاگو نہیں ہوتا۔

حالتِ احرام میں ممنوعہ اُمور

حالت احرام میں عازمین حج و عمرہ پر بعض ایسے اُمور ممنوع ہو جاتے ہیں جو عام حالات میں جائز ہوتے ہیں۔ فقہ کی اصطلاح میں اُنہیں جنایات کہتے ہیں۔ جنایات جنایہ کی جمع ہے۔ جنایت جرم، غلطی، کوتاہی، خطا اور قصور کو کہا جاتا ہے اور حج و عمرہ کے بیان میں جنایت ہر اس فعل کو کہتے ہیں جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے منع ہے۔

۱۔ شکار کرنا، شکاری کی مدد کرنا، شکار کی طرف اشارہ کرنا۔

۲۔ حدود حرم میں درخت، گھاس، پودے وغیرہ کاٹنا یا مکھی، مچھر، جوں وغیرہ مارنا۔

۳۔ جسم سے کوئی بال توڑنا یا کاٹنا یا ناخن وغیرہ ترشوانا۔

۴۔ سلے ہوئے کپڑے پہننا مثلاً قمیض، شلوار، انڈرویئر یا ٹوپی وغیرہ۔

۵۔ خوشبو کا استعمال کرنا خواہ کسی طریقے سے بھی ہو۔ مثلاً خوشبودار صابن سے نہانا یا خوشبو دار سرمہ لگانا یا کھانے پینے کی اشیاء میں خوشبو کا استعمال مثلاً کسٹرڈ، اچار، چٹنی اور شربت وغیرہ اسی طرح خوشبو دار تمباکو اور پانی بھی اسی حکم میں آتے ہیں۔

۶۔ مرد کے لیے سر اور چہرے کا چھپانا اور عورت کے لیے چہرے پر کپڑے کا مس ہونا۔ (البتہ عورت کے لیے سر ڈھانپنا ضروری ہے)

۷۔ میاں بیوی کا ازدواجی تعلقات قائم کرنا، جنسی گفتگو کرنا چاہے وہ گفتگو اپنی بیوی سے کیوں نہ ہو۔ علاوہ ازیں ایسے اقوال وافعال جس سے طبیعت میں ہیجان پیدا ہو۔

۸۔ ایام حج میں وقوف عرفات سے قبل نویں تاریخ تک عورت سے صحبت کرنا حج کو توڑ دیتا ہے۔ دوسرے سال دونوں کے لیے اس کی قضا لازم ہو گی۔ نیز عدم احتیاط کے جرم میں دونوں کے لیے قربانی لازم ہوگی۔

(قدوری، عالمگیری)

۹۔ علاوہ ازیں محرم کے لیے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا، صغیرہ یا کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنا اور گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑا کرنا عام حالات کی نسبت زیادہ قابل گرفت اور باعث نفرت ہے۔ ان سے بچنا بہرحال ضروری ہے۔

اَحکامِ جنایات

مذکورہ بالا ممنوعات میں سے کسی ایک کے ارتکاب، حج کے کسی واجب کو چھوڑنے یا غلطی سرزد ہو جانے پر جنایت کے احکام لازم آتے ہیں جو تین قسم کے ہیں:

۱- دَم ۲- بدنہ ۳- صدقہ

۱۔ دَم

دم سے مراد پوری بکری، بھیڑ، یا (اونٹ، گائے وغیرہ کے ساتویں حصے) کی قربانی ہے۔ جن باتوں کی جزا میں دم لازم آتا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ حالت احرام میں پورے عضو یا اس سے زیادہ کو خوشبو لگانا۔

۲۔ خوشبو دار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو کا ہے لہٰذا سرسوں کا تیل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہیں اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو البتہ ان کے کھانے،

ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگانے سے صدقہ واجب نہیں۔

۳۔ خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران، لونگ، الائچی، دار چینی اتنی کھائی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی۔

۴۔ کھانے میں خوشبو ڈالی گئی اور پھر پکائی نہ گئی اور اس کے اجزاء کھانے میں غالب ہوں اسی طرح پینے کی اشیاء میں خوشبو اگر غالب ہو تو ان کا استعمال۔

۵۔ سر پر مہندی کا پتلا خضاب کیا کہ بال نہ چھپے تو ایک دم اور اگر گاڑھا خضاب کیا اور پورا دن یا پوری رات لگائے رکھی تو مرد پر دو دم اور عورت پر بہرصورت ایک دم دینا واجب ہے۔

۶۔ داڑھی میں مہندی لگانا۔

۷۔ پوری ہتھیلی یا تلوے میں مہندی لگانا۔

۸۔ حالت احرام میں سلا کپڑا پورا دن یا پوری رات پہنا تو دم واجب ہے لگاتار کئی دن رہا تو بھی ایک دم ہی واجب ہے اسی طرح پورے چار پہر موزے پہننا۔

۹۔ سر یا داڑھی کے چوتھائی بال یا زیادہ کسی بھی طریقے سے دور کیے تو دم واجب ہے۔

۱۰۔ پوری گردن اور پوری ایک بغل کے بال صاف کرنا یہی حکم زیر ناف بالوں کا ہے۔

۱۱۔ ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پانچوں ناخن تراشنا یا بیس ایک ساتھ تراشنا۔

۱۲۔ طواف زیارت سے پہلے کسی مرد یا عورت سے شہوت کے ساتھ بوس وکنار کرنے اور بدن مس کرنے میں دم واجب ہوتا ہے۔

۱۳۔ وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا اسے حج کی طرح پورا کر کے دم دے اور آئندہ سال اس کی قضا کرے۔

۱۴۔ وقوفِ عرفہ اور حلق کے بعد جماع کرنا۔

۱۵۔ عمرہ میں چار پھیروں سے قبل جماع کیا، عمرہ جاتا رہا، دم دے اور عمرہ کی قضا

کرے اور چار پھیروں کے بعد کیا تو دم دے عمرہ صحیح ہے۔

۱۶۔ عمرہ کرنے والے نے طواف وسعی کے بعد حلق سے پہلے جماع کیا تو دم واجب ہے۔

۱۷۔ حج قران کرنے والے نے عمرہ کے طواف سے پہلے جماع کیا تو حج و عمرہ دونوں فاسد ہو گئے مگر دونوں کے تمام افعال بجا لائے اور دو دم دے اور آئندہ سال حج و عمرہ کرے۔ اگر عمرہ کا طواف کر چکا ہے اور وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ فاسد نہ ہوا۔ حج فاسد ہو گیا، دو دم دے اور آئندہ حج کی قضا دے اگر وقوف عرفہ کے بعد کیا تو نہ حج فاسد ہوا نہ عمرہ ایک بدنہ اور ایک دم دے اور ان کے علاوہ قران کی قربانی دے۔

۱۸۔ حدودِ حرم میں احرام کے بغیر داخل ہونا لیکن میقات واپس جا کر احرام باندھ لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

۱۹۔ پورا یا زیادہ تر طواف زیارت بے وضو کیا تو دم واجب ہو گا طواف دہرا لینے سے دم ساقط ہو جائے گا۔

۲۰۔ پورا یا زیادہ تر طوافِ عمرہ حیض و نفاس کی حالت میں یا بے وضو کرنا۔

۲۱۔ طوافِ قدوم یا وداع کا اکثر حصہ چھوڑ دیا یا طواف وداع بالکل چھوڑ دیا تو دم واجب ہو گا۔ البتہ حائض سے یہ طواف ساقط ہو جاتا ہے اور طوافِ قدوم بالکل چھوڑ دینا مکروہ ہے مگر دم واجب نہیں۔

۲۲۔ پوری سعی یا اکثر پھیرے بلا عذر چھوڑنے یا سواری پر کرنے سے دم واجب ہو گا۔ پیدل اعادہ کرنے سے دم ساقط ہو گیا۔

۲۳۔ غروبِ آفتاب سے پہلے عرفات سے نکل جانا لیکن غروب سے پہلے واپس آ کر غروب کے بعد نکلا تو دم ساقط ہو گیا۔

۲۴۔ دسویں کی صبح مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کرنا۔

۲۵۔ کسی دن بھی کنکریاں نہ مارنا یا ایک دن کی پوری یا اکثر کنکریاں چھوڑ دینا۔

۲۶۔ حدودِ حرم سے باہر حلق کرنا یا رمی سے پہلے کرنا یا قارن و متمتع نے قربانی سے پہلے حلق کیا یا ان دونوں نے رمی سے پہلے قربانی کی۔

۲۷۔ سر منڈوانے میں اس قدر تاخیر کرنا کہ قربانی کے دن گزر گئے۔

۲۸۔ طوافِ زیارت میں تاخیر کرنا۔

۲۔ بُدنہ

بدنہ سے مراد پوری گائے یا اُونٹ ذبح کر کے صدقہ کر دینا ہے اس کے وجوب کا باعث درج ذیل اُمور ہیں۔

۱۔ حیض و نفاس یا جنابت کی حالت میں طوافِ زیارت کرنا۔

۲۔ وقوفِ عرفہ کے بعد حلق سے پہلے جماع کر لینا (مگر اس سے قضا ساقط نہیں ہو گی آئندہ سال حج دوبارہ کرنا پڑے گا)۔

۳۔ صدقہ

صدقہ سے مراد کچھ گندم یا اناج وغیرہ کسی فقیر کو دینا ہے یہ صدقہ ''صدقہ فطر'' کے برابر گندم کا نصف صاع (پونے دو سیر) یا اس کی قیمت اور بعض صورتوں میں اس سے کم ہے۔

وہ باتیں جن سے صدقہ واجب ہوتا ہے:

۱۔ ایک عضو سے کم کو خوشبو لگانا۔

۲۔ ایک دن سے کم وقت سلا کپڑا پہننا۔

۳۔ ایک دن سے کم وقت سر کو ڈھانپے رکھنا۔

۴۔ سر کے یا داڑھی کے چوتھائی سے کم بال اُتارنا۔

۵۔ سر، داڑھی، گردن، بغل اور زیر ناف کے سوا باقی اعضاء کے بال اُتارنا۔

۶۔ مونچھ پوری یا کم اُتارنا یا کتروانا۔

۷۔ حالتِ احرام میں کسی ایسے شخص کا سر مونڈنا جو حالت احرام میں ہو۔

۸۔ پانچ انگلیوں سے کم کے ناخن تراشنا ہر ناخن کے بدلے گندم کا نصف صاع (سوا دو سیر) دے گا۔

۹۔ طوافِ قدوم یا طوافِ صدر بے وضو کرنا۔

۱۰۔ تین جمروں میں سے ایک جمرے کی کوئی کنکری چھوڑ دینا ہر کنکری کے بدلے نصف صاع ہو گا ایک دن کی رمی پوری ہونے سے پہلے پہلے۔

۱۱۔ جوں یا ٹڈی وغیرہ کو مارنے سے نصف صاع سے کم صدقہ واجب ہوتا ہے لہٰذا اس میں جو چاہے صدقہ کرے۔

۱۲۔ اگر کسی نے حالتِ احرام میں خود شکار کیا یا شکاری کو شکار کے متعلق بتایا تو اس پر جزا واجب ہے۔ جزا یہ ہے کہ جہاں اس کو شکار کیا ہے وہیں اس کی قیمت ٹھہرائی جائے قیمت اگر قربانی کے جانور کو پہنچ جائے تو اسے اختیار ہے چاہے جانور خرید کر ذبح کرے یا غلہ خرید کر صدقہ کرے۔

۱۳۔ حرم کے گھاس یا خود رو بوٹیوں کو اُکھاڑنے سے بھی قیمت واجب ہوگی۔

دو اہم باتیں

۱۔ جہاں دم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کے ایذا کے باعث ہو تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہو گا کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دیں یا تین روزے رکھ لے اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور مجبوراً کیا تو اختیار ہو گا کہ

صدقے کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔

۲۔ بھول چوک سے یا نیند کی حالت میں مجبوری سے جرم صادر ہو گیا تو کفارہ ادا کر کے پاک ہو جائیں۔ جان بوجھ کر بلا عذر جرم کرنا اور یہ کہنا کہ کفارہ ادا کر دوں گا، اس طرح قصداً حکم الٰہی کی مخالفت کرنا سخت گناہ ہے اگرچہ اس صورت میں بھی کفارہ ہی لازم آئے گا۔ **العیاذ باللہ تعالٰی**

فضائل و زیاراتِ مکہ مکرمہ

فضائل مکہ مکرمہ

مکہ معظّمہ انسانی ترقی کے تمام مدارج اور مراتب کی ایک مرتب تاریخ ہے۔ یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے عہد میں ایک خاص خاندان کا تبلیغی مرکز بنا۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے زمانہ میں چند خیموں اور جھونپڑوں کی مختصر سی آبادی میں ظاہر ہوا پھر رفتہ رفتہ اس نے عرب کے مذہبی شہر کا مقام حاصل کر لیا اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد اسلامی دنیا کا مرکز قرار پایا۔ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا

(البقرة، ۲:۱۲۵)

”اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لیے رجوع (اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا۔“

یعنی مکہ معظّمہ کے ارد گرد میلوں تک پھیلا ہوا رقبہ روئے زمین پر موجود تمام مسلمانوں کے لیے مرجع اور امن کا گہوارہ بنا دیا گیا ہے۔ صرف حجاز یا عرب ہی کے ہر حصے سے نہیں بلکہ روئے زمین کے ہر خطے ہر علاقے اور ہر ملک سے لوگ دیوانہ وار اس کی طرف آتے اور اپنی مغفرت کا سامان کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ دس بیس سال سے نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ یعنی تقریباً چار ہزار سال سے قائم ہے اور حرم کعبہ کا

مامن (امن کی جگہ) اور اس کا ہر فتنہ و شر سے محفوظ ہونا اس سے ظاہر ہے کہ صرف عمارت کعبہ یا مسجد حرام ہی نہیں بلکہ ارد گرد کی ساری زمین داخل حرم ہے، جہاں انسان کی جان لینا تو درکنار جانور تک کا شکار جائز نہیں اور یہ حکم تو خیر شریعت اسلامی کا ہے لیکن سر زمین حرم کا مرکز امن و امان ہونا زمانہ جاہلیت یعنی ظہورِ اسلام سے پہلے بھی تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ بڑے بڑے مجرم مشرکوں کے دورِ حکومت میں بھی جرم کر کے خانہ کعبہ کی دیواروں کے درمیان آ کر پناہ حاصل کر لیتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی دیوار یں اُٹھاتے ہوتے ہوئے جو دعائیں مانگی تھیں۔ ان میں ایک یہ دعا تھی : ''اے اللہ! اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دے۔'' یہ خود ایک معجزہ ہے۔ امن و امان کے لحاظ سے حرم کعبہ، مکہ اور اس کے مضافات کی سر زمین اپنی مثال آپ ہے، نہ وہاں ڈاکے پڑتے ہیں، نہ قافلے لٹتے ہیں اور نہ لاشے تڑپتے دکھائی دیتے ہیں بلکہ قاتل بھی اگر آ کر خانہ کعبہ میں پناہ گزین ہو جائے تو اسے وہاں قتل نہیں کیا جا سکتا۔ مکہ کی مقدس سر زمین اور کعبۃ اللہ کا اتنا احترام مشرکین عرب نے بھی ہمیشہ ملحوظ رکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری دعا یہ تھی کہ مکہ والوں کو قسم قسم کے پھل کھانے کو ملتے رہیں اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مکہ واقع ہی ایسی جگہ ہے کہ ساری زمین یا تو سخت ریتلی ہے یا سخت پتھریلی۔ بارش بھی بہت قلیل مقدار میں ہوتی ہے اور کاشتکاری و باغبانی سے تو کوئی واقف ہی نہیں لیکن ان سب کے باوجود ہر قسم کا تازہ پھل، میوے اور سبزیاں یہاں بآسانی دستیاب ہیں۔ الغرض مکہ معظّمہ میں بیت اللہ شریف اہل عرب کے درمیان مقدس مقام اور ایک عبادت گاہ کی حیثیت سے بہت ہی قدیم زمانہ سے چلا آ رہا ہے۔ اس کی اولین تعمیر حضرت آدم علیہ السلام نے کی تھی اور اس کے منہدم ہو جانے کے بعد نئے سرے سے تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کی۔ قرآن کریم نے خانہ کعبہ کو سب سے پہلا معبد یعنی عبادت گاہ بتایا ہے۔ اس سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی ہے کہ کعبہ، بیت المقدس سے بھی قدیم تر ہے اور یہی وہ مقام ہے جس میں مادی، روحانی، دنیوی اور دینی برکتیں جمع کر دی گئیں ہیں۔ اس پاک شہر اور پاک گھر کی دائمی

عظمت و تقدس اور برتری کا اعلان قرآن کریم میں اور احادیث شریفہ میں جگہ جگہ اور مختلف عنوانات سے کیا گیا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

’’یہ اُمت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک اس (حرم مکہ) کی پوری تعظیم کرتی رہے گی اور جب لوگ اسے ضائع کر دیں گے ہلاک ہو جائیں گے۔‘‘

(سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب فضل مكة، ۲:۱۰۳۸، رقم: ۳۱۱۰)

یہی وہ شہر ہے جسے رحمۃ للعالمین ﷺ کا وطن اور آپ ﷺ کی ولادت گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہیں سے اسلام کی آواز بلند ہوئی اور یہی اسلامی تعلیمات کا پہلا مرکز ہے۔ یہیں سے پھوٹنے والی روشنی اہل اسلام کے سینوں کو منور کرتی رہی۔ یہی وہ مبارک شہر ہے جہاں ابرہہ جو یمن کا حاکم تھا بیت اللہ شریف پر حملہ کرنے کی کوشش میں اپنے لشکر سمیت تباہ و برباد ہو گیا اور اس کا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔ وہ اپنی طاقت اور بادشاہت کے زعم میں خانہ کعبہ کو معاذ اللہ تباہ کرنے کے لیے اپنے لاؤلشکر کے ساتھ مکہ کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اچانک سمندر کی طرف سے ابابیلوں کا ایک لشکر آیا جن کے پنجوں اور چونچوں میں کنکریاں تھیں۔ جن سپاہیوں پر وہ کنکریاں پڑتیں ان کا بدن پھاڑ کر باہر نکل آتیں اور فوراً ہی اعضاء گلنے اور سڑنے لگتے تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تھوڑی دیر میں سارا لشکر زِیر و زَبر ہو گیا۔ ابرہہ یہ ماجرا دیکھ کر پریشان ہو کر بھاگا اور یمن پہنچتے ہی ہلاک ہو گیا۔

اس واقعہ سے خانہ کعبہ اور مکہ معظّمہ کی عظمت وجلالت کی اہمیت اور بھی نمایاں ہوگئی۔

زیاراتِ مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ کی سر زمین متعدد تاریخی مقامات سے آراستہ ہے عربی میں ان مقامات کو زیارات کہا جاتا ہے۔ زیارات تاریخ اسلام کے متعدد اہم پہلوؤں کی جیتی جاگتی

تصویریں ہیں۔ اب اگرچہ یہ اپنی اصلی شکل وصورت میں باقی نہیں تاہم ان کی زیارت اور وہاں پہنچ کر اُمت مسلمہ کے لیے دعا کرنا حصولِ برکت اور خیر کا باعث ہے۔ ان مقامات کا ذکر درج ذیل ہے۔

ا۔ جبل اَبُو قُبَیس

یہ پہاڑ مکہ مکرمہ کے مشہور پہاڑوں میں سے ایک ہے حرم شریف کے مشرق میں کوہ صفا کے قریب واقع ہے سطح سمندر سے قریباً ۳۷۵ میٹر بلند ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق جبل ابوقبیس پہلا پہاڑ ہے جو دنیا کی سطح پر نظر آیا۔ دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ طوفان نوح کے بعد حجر اسود بطور امانت اسی پہاڑ میں محفوظ رہا۔ اسی پہاڑ پر شق القمر کا مشہور معجزہ ظاہر ہوا۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے چاند کو پھٹتے دیکھا اس کا ایک حصہ جبل ابی قبیس پر تھا دوسرا کدیٰ پر''اس پہاڑ پر مسجد بلال کے نام سے ایک چھوٹی سی مسجد ہے بعض مورخین کے نزدیک یہ مسجد ہلال (چاند) ہے کیونکہ اس جگہ سے چاند دیکھا جاتا ہے اور چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ بھی یہیں رونما ہوا تھا۔ اس پہاڑ پر دعا قبول ہوتی ہے۔ اہل مکہ قحط سالی کے موقع پر یہاں دعا مانگا کرتے تھے۔

۲۔ مولد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جبل ابوقبیس کے دامن میں محلّہ قشاشیہ میں سوق اللیل نامی گلی میں وہ مبارک مکان واقع ہے جہاں ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ مکان اپنے والد گرامی حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی طرف سے ورثے میں ملا تھا۔ بوقت ہجرت عقیل بن ابی طالب نے یہ مکان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر اپنے گھر میں شامل کر لیا اور بعد ازاں محمد بن یوسف الثقفی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ ۱۷۱ھ میں ہارون الرشید کی والدہ الخیزران نے محمد بن یوسف سے خرید کر اسے مسجد میں بدل دیا اور یہاں نماز پڑھی جانے لگی اب اس مقام پر ایک لائبریری قائم کر دی گئی ہے یہ مکان شعب ابی طالب میں ہے۔

۳۔ محلّہ بنی ہاشم

یہ محلّہ جبل ابوقبیس کے دامن میں مولدالرسول ﷺ کے جنوب میں اندر گلی میں واقع ہے۔ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے اس محلے کا ایک ایک گوشہ بابرکت ہے یہاں پرانے زمانے کے کئی منزلہ مکانات اور گلیاں نظر آتی ہیں۔ اسی محلّہ میں قبیلہء قریش آباد تھا حضور نبی اکرم ﷺ کے دادا اور بنو ہاشم کے سردار جناب عبد المطلب بھی یہیں آباد تھے۔ انہی گلیوں میں آپ ﷺ، آپ ﷺ کے بزرگوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا زمانہ گزارا۔ یہیں وہ گھاٹی ہے جسے شعب ابی طالب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جہاں آپ ﷺ نے اور آپ کے قبیلے کے دیگر افراد نے معاشی مقاطعہ کے تین سال نہایت صبر و رضا کے عالم میں گزارے۔

۴۔ مکان خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

یہ حضور ﷺ کی وفا شعار رفیقۂ حیات اُم المؤمنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا گھر ہے۔ جہاں ہجرت کے زمانہ تک آپ ﷺ کا قیام رہا۔ یہیں خاتونِ جنت سیدہ فاطمتہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔ حرم شریف کے بعد مکہ مکرمہ میں یہ مقام سب سے افضل ہے۔ اس مکان کے اندر آپ ﷺ کے لیے ایک کمرہ مخصوص تھا جہاں آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور وحی بھی اسی کمرے میں نازل ہوتی تھی۔ اب یہاں دار الحفاظ قائم کر دیا گیا ہے۔

۵۔ جنت المُعَلّٰی

یہ مکہ مکرمہ کا تاریخی قبرستان ہے جہاں چھ ہزار جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبریں ہیں۔ یہ منیٰ کے راستہ میں مسجد الحرام سے تقریباً ایک میل دور شمال مشرق میں واقع ہے۔ یہ قبرستان مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کے علاوہ دنیا کے تمام قبرستانوں سے افضل ہے۔ قبرستان کو اب دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ درمیان میں سڑک ہے پرانے حصے میں اُم المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک ہے۔ پہلے کبھی قبر مبارک پر گنبد تھا جو اب گرا دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ تابعین اور بہت سے اولیائے کاملین و صالحین یہاں آرام فرما ہیں۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما، حضرت عبد الرحمٰن بن ابی

بکر الصدیق رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب، چچا حضرت ابو طالب، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہم اور حضور نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادگان قاسم، طاہر اور طیب رضی اللہ عنہم کے مزارات بھی یہیں ہیں۔

۶۔ مکان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

یہ مکان محلّہ مسفلہ میں حرم کی جانب سے داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ گلی میں واقع ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس میں بہت مرتبہ تشریف لے گئے۔ ہجرت کے لیے غار ثور تک روانگی اسی مکان سے عمل میں آئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت جن میں حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم شامل ہیں اسی مکان میں مشرف بہ اسلام ہوئی۔ اب یہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام پر مسجد ابو بکر قائم ہے۔

۷۔ دارِ اَرقم

یہ مکان مشہور صحابی حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کا گھر اور حضور ﷺ کا پہلا تبلیغی مرکز تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ یہیں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ مقام کوہ صفا کی سمت بنے ہوئے مسجد حرام کے دروازوں میں سے پہلے دروازے کے سامنے ہے۔ اس دروازے کی محراب پر دارِ ارقم لکھا ہوا ہے۔ حرم شریف کی توسیع کے پروگرام میں یہ جگہ شامل کر لی گئی ہے اب دارِ ارقم کا نشان نہیں ملتا۔

۸۔ غارِ حراء

یہ غار مکہ مکرمہ کے شمال میں تین میل کے فاصلے پر جبل نور (جس کا پرانا نام جبل حراء ہے) پر ۲۰۰ میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ یہ غار تقریباً ۱۵ فٹ لمبا اور ۱۰ فٹ چوڑا ہے۔ اعلانِ نبوت سے قبل پیغمبرِ اسلام نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس غار میں آ کر عبادت کرتے رہے۔ آپ ﷺ پر پہلی وحی بھی اِسی غار میں نازل ہوئی یہ غار قبلہ رخ ہے۔

۹۔ غار ثور

یہ غار مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف تقریباً سات میل دور جبل ثور میں واقع ہے۔ تقریباً ڈیڑھ میل کی چڑھائی کے بعد یہ غار آتا ہے۔ حضور ﷺ نے مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے دوران حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسی غار میں تین راتیں قیام فرمایا تھا۔ غار تک پہنچنے میں تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ ضعیف، کمزور اور بیمار افراد کا اس پہاڑ پر چڑھنا انتہائی خطرناک ہے۔

۱۰۔ غار مرسلات

یہ غار مسجد خیف کے قریب عرفات کو جاتے ہوئے دائیں طرف ہے یہاں سورۂ مرسلات نازل ہوئی۔ اسی غار کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں حضور ﷺ کے سرِ انور کا نشان ہے۔

۱۱۔ جبلِ رحمت

جبلِ رحمت میدان عرفات کے پہلو میں واقع ہے۔ اس پہاڑ کی فضیلت یہ ہے کہ یہاں پیغمبر انقلاب ﷺ نے آخری خطبہ جسے خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ نوعِ انسانی کا بہترین منشور سمجھا جاتا ہے۔

۱۲۔ مسجد نمرہ

یہ مسجد شہر مکہ سے مشرق کی طرف میدان عرفات کے مغربی کنارے پر واقع ہے اسے مسجد عرفہ اور مسجد ابراہیم بھی کہا جاتا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس میں ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر ادا کیں اور خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا آپ ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے آج بھی حجاج کرام حج کے دوسرے روز یعنی ۹-ذی الحجہ کو یہاں ظہر اور عصر ملا کر ادا کرتے ہیں۔ اس مسجد میں ایک وقت میں تین لاکھ افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

۱۳۔ مسجد مزدلفہ

یہ مسجد مزدلفہ میں جبل قزع کے پاس واقع ہے۔ اسے مسجد مشعر الحرام بھی کہتے ہیں۔ حضور ﷺ آخری حج کے موقع پر اس جگہ جہاں اب یہ مسجد ہے مزدلفہ کی پوری رات ذکر وفکر اور عبادت میں مصروف رہے۔

۱۴۔ مسجد خیف

مسجد خیف منیٰ میں جمرۂ صغریٰ کے قریب واقع ہے۔ خیف پہاڑ کے دامن کو کہتے ہیں۔ یہ مسجد چونکہ پہاڑ کے نیچے ہے اس لیے اس کا نام مسجد خیف ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس مسجد میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام آرام فرما ہیں۔ مسجد کے درمیان میں ایک گنبد ہے اس گنبد کی جگہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بہت سے پیغمبروں نے یہاں نمازیں ادا فرمائی ہیں۔ آخری حج کے موقع پر حضور ﷺ کا خیمہ بھی یہاں نصب کیا گیا تھا۔ یہ منیٰ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس میں ایک وقت میں تین لاکھ پچاس ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

۱۵۔ مسجد عائشہ

یہ مسجد وادی تنعیم میں مسجد حرام سے چھ کلومیٹر دور مدینہ روڈ پر واقع ہے۔ یہ مسجد حرم کی حدود سے باہر ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے ۱۰ھ میں حضور ﷺ کی اجازت سے عمرہ کے لیے احرام باندھا تھا۔ جو حضرات مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران عمرہ کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی قیام گاہ سے یہاں آئیں اور احرام باندھ کر عمرہ ادا کریں۔

۱۶۔ مسجد الرایۃ

رایہ عربی زبان میں جھنڈے کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس جگہ رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔ اِس جگہ پر ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ ازرقی نے بیان کیا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر سب سے پہلے عبد اللہ بن عبید اللہ ابن عباس نے کی۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے اس مسجد کو نئے سرے سے خوبصورت اور شاندار طریقے سے تعمیر کروایا۔

۱۷۔ مسجد جن

مسجد جن کو مسجد بیعت اور مسجد حرس بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد جنت المعلیٰ کے قریب واقع ہے اس جگہ جنات نے حضور ﷺ سے بیعت کی تھی۔ قرآن کریم نے اس بیعت کا ذکر سورۃ الجن میں کیا ہے۔ اس زمانے میں یہاں کھلا میدان تھا۔ دیگر مقامات مقدسہ کی طرح اس مقام کو بھی بڑی فضیلت حاصل ہے۔

دیگر قابلِ زیارت مقامات یہ ہیں:

مسجد حمزہ، مسجد شجرہ، مسجد سوق اللیل، مسجد اجابت، مسجد جبل ابوقبیس، مسجد کوثر، مسجد بلال، مسجد عقبہ، مسجد جعرانہ، مسجد النحر، مسجد الکبش یا منحر ابراہیم، مسجد شق القمر، مسجد خالد بن ولید، مقبرہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، قلعہ اجیاد، بیت السقاف وغیرہ۔ ان میں سے بعض مقامات مسجد حرام کی حالیہ توسیع میں شامل کر دیے گئے ہیں۔

فضائل و زیارات مدینہ منورہ

مدینہ منورہ، شہرِ بے مثال پورے عالم کا مرکزِ نگاہ ہے۔ اس کی خلد آگیں فضاؤں میں سرورِ کائنات نبیٔ رحمت ﷺ کے انفاسِ پاک کی خوشبو رچی ہوئی ہے جس سے یہ خطۂ جنت نظیر ابد تک مرجع خلائق بن گیا ہے۔ زائرینِ مدینہ دنیا کے ہر گوشے سے اِس شہرِ طیبہ کی طرف کھچے کھچے چلے آتے ہیں اور اِس خلدِ زمین کے ذرّے ذرّے میں عشاقِ مصطفیٰ ﷺ کے دل دھڑکتے ہیں۔ در و بام مدینہ سے محبت ان کے دلوں کے آبگینے سے قطرہ قطرہ ٹپکتی ہے۔ اس ادب گاہ زیرِ آسماں میں جہاں جنید و بایزید بھی دم بخود رہے ہیں، محبوبِ خدا ﷺ کے دیوانے آج بھی سرتاپا پیکرِ ادب و احترام بنے رہتے ہیں۔

اللہ رے خاکِ مدینہ کی آبرو
خورشید بھی گیا تو وہاں سر کے بل گیا

مدینہ منورہ شہرِ محبت، قریۂ کرم و عطا اور خطۂ بخشش و وسیلۂ مغفرت ہے۔ یہیں گنبد خضراء ہے جسے کائنات کی افضل ترین ہستی حضور نبیٔ اکرم ﷺ کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ نسبتِ رسول ﷺ نے اسے عظمت اور رفعت عطا کی، اسے بلندیوں سے ہمکنار کیا، حضور ﷺ کی اِس نسبت کا اعزاز پا کر شہرِ مدینہ کائنات کے ذرے ذرے کی نگاہوں کا مرکز بن گیا۔ جاں نثارانِ مصطفیٰ ﷺ شہرِ حبیب ﷺ کی زیارت کا حد درجہ اشتیاق رکھتے ہیں اور خاکِ طیبہ کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے ہیں۔

خاکِ طیبہ اَز ہر دو عالم خوشتر اَست

آں خنک شہرے کہ آں جا دلبر اَست

وہ خوش نصیب جن کا حضور ﷺ کی ذات سے غیر معمولی روحانی تعلق ہے انہیں آپ ﷺ حالت خواب میں شرفِ زیارت بخشتے ہیں۔ بعض عشاقانِ مصطفیٰ کو دنیا و ما فیہا سے بہتر یہ بے مثال نعمت حالتِ بیداری میں بھی ملتی ہے یعنی وہ نبی رحمت ﷺ کا دیدار کھلی آنکھ سے کرتے ہیں۔

روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کی مشروعیت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے زیارتِ النبی ﷺ کی غرض سے شہرِ مدینہ کی طرف سفر کرنا نہایت مستحسن اور مبارک عمل ہے۔ صحابہ و تابعین اور ائمہ و محدثین رضی اللہ عنہم، روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کو مستحب اور بعض واجب جانتے ہیں۔ فقہاء کرام نے اپنی کتب میں زیارۃ النبی ﷺ کے عنوان سے ابواب قائم کیے اور قرآن و حدیث سے اس کا جواز ثابت کیا ہے۔

زیارت مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی صورت میں بھی ہو مشتاقانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ کے دلوں میں ہر وقت اس کی تمنا مچلتی رہتی ہے کہ کب اِذنِ حضوری ہو اور وہ اپنے محبوب ﷺ کی زیارت کر سکیں۔

سلطانِ مدینہ ﷺ کی زیارت کی دعا کر

جنت کی طلب چیز ہے کیا اور بھی کچھ مانگ

فضائل مدینہ منورہ

مدینہ طیبہ وہ پاک ومطہر شہر ہے:

۱۔ جہاں آقائے دو جہاں ﷺ کی قبر مبارک اور روضہ انور ہے جس پر کروڑوں مسلمانوں کی جانیں قربان ہیں۔

۲۔ جس کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں اس میں نہ دجال آئے گا اور نہ ہی طاعون۔ (بخاری ومسلم)

۳۔ جو تمام بستیوں پر باعتبار فضائل وبرکات غالب ہے۔ (بخاری ومسلم)

۴۔ جو لوگوں کو اس طرح پاک وصاف کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

۵۔ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۶۔ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ اسے خوف میں ڈالے گا۔ (بخاری ومسلم)

۷۔ جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے وہ خوف میں مبتلا ہو گا اور اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت کی گئی اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل۔ (نسائی، طبرانی)

۸۔ جسے خود اللہ رب العزت نے اپنے حبیب ﷺ کی ہجرت گاہ کے لیے منتخب فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

۹۔ جو مدینہ کی تکلیف ومشقت پر ثابت قدم رہے گا حضور ﷺ قیامت کے دن اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ (بخاری ومسلم)

۱۰۔ جو شخص مدینہ میں مرے گا حضور ﷺ کی شفاعت پائے گا اور بخشا جائے گا۔ (جامع ترمذی)

۱۱۔ جس کے لیے حضور ﷺ نے دعائیں فرمائیں کہ:

(الف) الٰہی! تو ہمارے لیے ہماری کھجوروں میں برکت دے۔

(ب) ہمارے صاع و مد (ماپنے کے پیمانے) میں برکت دے۔

(ج) ہمارے مدینہ میں برکتیں نازل فرما۔

(د) یا اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے دعا کرتا ہوں اسی کی مثل جس کی دعا مکہ کے لیے انہوں نے کی اور اتنی ہی (یعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دوگنا ہوں) (صحیح مسلم)

(ر) یا اللہ! تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے لیے دوست بنا دے اور اس کے صاع و مد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ (جگہ کا نام) میں بھیج دے۔

آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا اس وقت فرمائی تھی جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے اور یہاں آب و ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ناموافق محسوس ہوئی اس لیے کہ اس سے پہلے یہاں وبائی بیماریاں کثرت سے تھیں اسی لیے اس کا نام یثرب تھا یعنی ناموافق آب و ہوا والی بستی، اس سرزمین کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کی برکت سے مدینہ منورہ اور طیبہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اب یہ یثرب نہیں بلکہ طیبہ ہے۔

بارگاہِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کی فضیلت

بیت اللہ شریف کی زیارت اور حج کے مقدس فریضہ سے سبکدوش ہونے کے بعد عشاق اپنے اگلے سفر یعنی مدینہ طیبہ کی زیارت کے لیے روانہ ہو جائیں اور اس دربار کی حاضری کے لیے مچلتے جذبات، دھڑکتے دلوں اور برستی آنکھوں کے ساتھ کشاں کشاں اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بصد ادب و احترام حاضر ہوں جہاں عشاق کے دلوں کا حج ہوتا ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

دربار رسالت مآب ﷺ کی فضیلت و برکت اپنی جگہ تسلیم شدہ ہے۔ یہاں اس کے ذکر کی قطعاً گنجائش نہیں تاہم حضور ﷺ کے چند مشہور ارشادات ملاحظہ ہوں:

۱۔ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.
(سنن دارقطنی، ۲:۲۷۸، رقم:۱۹۴)

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

۲۔ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.
(سنن دارقطنی، ۲:۲۷۸، رقم:۱۹۲)

جس نے حج کیا پس میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد گویا اس نے میری زندگانی میں زیارت کی۔

۳. مَنْ حَجَّ إِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِي فِي مَسْجِدِي كُتِبَتْ لَهُ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ
(کنز العمال، ۵:۵۲، رقم:۱۲۳۷۰)

جس نے مکہ شریف کا حج کیا پھر میری زیارت کا قصد کیا میری مسجد میں اس کے لیے دو حج مبرور لکھے جاتے ہیں۔

ایسی عظیم بشارتوں کو سن کر بھی جس کا دل نہ پسیجے اور دربار رسالت ﷺ پر حاضری نہ دے اس سے بڑا بدنصیب اور کون ہوگا۔ ایسوں ہی کے بارے میں فرمایا:

مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي.
(تلخیص الحبیر، ۲:۲۶۷)

جس کسی نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی بے شک اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔

مَنْ وَجَدَ سِعَتَهُ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي.

جو مدینہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو اور وہ میری زیارت کو نہ آئے (یعنی صرف حج کر کے چلا جائے) اس نے میرے ساتھ بڑی بے وفائی کی۔

خود قرآن کریم قیامت تک مسلمانوں کو اس زیارت کی طرف بلاتا ہے اور انہیں ترغیب دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. (النساء، ٤:٦٤)

''اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔''

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضور اکرم ﷺ کے حالِ حیات اور حالِ وفات دونوں کو شامل ہے اور مزارِ پر انوار پر حاضری واجب کے قریب ہے۔ قاضی عیاضؒ الشفاء میں فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ کی قبر اقدس کی طرف سفر کر کے جانا واجب ہے۔ زیارتِ قبر شریف میں نبی ﷺ کی تعظیم ہے اور نبی ﷺ کی تعظیم واجب ہے۔

علماء لکھتے ہیں کہ وہ مقام جو حضور ﷺ کے جسد اطہر سے متصل ہے عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ اس لیے ہر حاجی کے لیے ضروری ہے کہ حج سے فارغ ہو کر روضۂ اقدس کی زیارت کے لیے جائے۔ یہ زیارت دین و دنیا میں سرخروئی کا موجب ہے۔

مدینہ منورہ کا سفر

مناسک حج و عمرہ ادا کرنے کے بعد درِ رسول ﷺ پر حاضری کی عظیم سعادت حاصل کرنے کے لیے مدینہ منورہ کا سفر شروع ہوتا ہے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ ۲۷۷ میل ہے۔ کار یا بس اس مسافت کو تقریباً سات یا آٹھ گھنٹے میں طے کرتی ہے۔ سوئے مدینہ سفر پر روانہ ہوتے وقت زائرین کو چاہیے کہ وہ اپنا دھیان مکینِ گنبد خضراء ﷺ کی طرف رکھیں اور دورانِ سفر درود و سلام کا ورد جاری رکھیں۔ دورانِ سفر ہم چشم تصور سے دیکھتے ہیں کہ آفتاب نبوت ﷺ فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوا اور پھر مدینہ طیبہ کے اُفق سے اس طرح چمکا کہ اس کی ضیاء پاشیوں سے پورا عالم بقعہ نور بن گیا۔ تاجدارِ کائنات ﷺ نے جہاں والوں کو حق کا پیغام سنایا، مکہ معظّمہ میں اس وقت دعوتِ حق کو پھیلانے کا فریضہ سرانجام دیا جبکہ ہر طرف سے اس کے جواب میں اینٹ پتھر اور تلواروں کے وار آ رہے تھے اور جب مکہ مکرمہ کا ماحول تبلیغ اسلام کے لیے سازگار نہ رہا، کفارِ قریش نے کاشانۂ نبوت کا محاصرہ کر لیا تو آپ ﷺ حکم ایزدی سے مکہ معظّمہ کو الوداع کہہ کر

اپنے جان نثار ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرماتے ہیں۔ تین دن تک غار ثور میں قیام کرنے کے بعد مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ منزل بمنزل سفر طے کرتے ہوئے آپ قبا کے مقام پر تشریف لاتے ہیں اور پھر قبا سے شمع رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروانوں کے جھرمٹ میں مدینہ پاک کی جانب روانہ ہوتے ہیں۔

ادھر مدینہ پاک میں مشتاقانِ دید شہر سے باہر نکل کر محبوب کی راہ تک رہے ہیں اور انتظار کی گھڑیاں گن گن کر گزار رہے ہیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کا روح پرور منظر عجیب سماں پیش کرتا ہے۔ اس کے اندر بے مثال جوش وخروش اور عقیدت و احترام نظر آتا ہے۔

بنو نجار کی معصوم بچیاں اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر ان اشعار سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کرتی ہیں:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

''چاند نکل آیا، کوہِ وداع کی گھاٹیوں سے''

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

''ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک، دعا مانگنے والے دعا مانگیں۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس گھر کے سامنے سے بھی گزرتے ہیں اسی گھر والے انصاری کی خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر کو مشرف فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ میری ناقہ مامور ہے جس جگہ بیٹھ جائے گی وہی میری قیام گاہ ہو گی۔ بالآخر اونٹنی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کو رونق بخشتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہیں قیام فرما ہوتے ہیں۔

محلّہ بنونجار کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کیونکہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی محلے میں قیام فرمایا تھا۔ خوشی کے اظہار میں چھوٹی بچیاں بھی بزرگوں سے پیچھے نہ تھیں

وہ دف بجاتے ہوئے یہ ترانہ پڑھنے لگیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ

(سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ١:٦١٢، رقم: ١٨٩٩)

’’ہم بنونجار کے خاندان کی بچیاں ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی ہمسائیگی کا شرف حاصل کرنے پر خوش ہیں۔‘‘

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کی دعا

شہرِ محبوب ﷺ میں داخل ہونے سے پہلے بہتر ہے کہ غسل کریں، خوشبو لگائیں، وضو کر کے صاف ستھرا لباس پہنیں اور ادب و احترام سے شہر میں داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ، فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ ط تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط ﴿رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَاناً نَّصِيْرًا وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ إِلَّا خَسَارًا﴾.

’’اے رب تو سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے اور سلامتی تیری طرف لوٹتی ہے۔ پس اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمیں اپنے سلامتی والے گھر میں داخل فرما! اے ہمارے رب تو بابرکت ہے۔ اے عالیشان! اے عظمت اور بزرگی والے۔ اے میرے رب! مجھے سچائی (وخوش نودی) کے ساتھ داخل فرما (جہاں بھی داخل فرمانا ہو) اور مجھے سچائی (وخوش نودی) کے ساتھ باہر لے آ (جہاں سے بھی لانا ہو) اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ وقوت عطا فرما دے۔ اور فرما دیجئے: حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا،

بے شک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہے۔ اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کے لیے تو صرف نقصان ہی میں اضافہ کر رہا ہے۔‘‘

زیاراتِ مدینہ منورہ

جس طرح مکہ مکرمہ کی سرزمین زیاراتِ مقدسہ سے آراستہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ کا پرنور خطہ بھی متعدد زیارات سے معمور ہے۔ ان زیارات کا ذکر درج ذیل ہے:

مسجد نبوی شریف

حضور سید عالم ﷺ نے مدینہ منورہ میں قیام فرمانے کے بعد سب سے پہلا کام جو فرمایا وہ مسجد نبوی شریف کی تعمیر ہے۔ زمین کا یہ قطعہ جہاں اب یہ مسجد موجود ہے دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھا۔ یہ دونوں بچے سیدنا اسعد بن زرارہؓ کے زیر کفالت تھے۔ اس جگہ کھجوریں خشک کی جاتی تھیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بچوں سے فرمایا یہ زمین مسجد کی تعمیر کے لیے ہمیں فروخت کر دو۔ بچوں نے بصد ادب و نیاز عرض کیا: آقا یہ اراضی ہماری طرف سے بطور نذرانہ قبول فرمایے، حضور سرورِ کونین ﷺ نے ان کی اس پیش کش کو قبول نہ فرمایا بلکہ انہیں اِس کی قیمت لینے پر آمادہ کیا۔ بالآخر قیمت ادا کر کے یہ زمین خرید لی گئی۔ دس ہزار دینار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ادا کیے۔

ربیع الاول ۱ھ بمطابق اکتوبر ۶۲۲ء میں مسجد کا سنگ بنیاد حضور ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے رکھا۔ مسجد کی تعمیر شروع کر دی گئی۔ اس تعمیر میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر کام کیا خود اینٹیں اٹھا اٹھا کر لائے اور اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ بھی فرماتے: **اللھم إنّ الأجر أجر الأخرة فارحم الأنصار والمھاجرۃ** (اے رب قدوس! آخرت کا اجر ہی بہتر ہے تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔) یہ مسجد انتہائی سادگی سے تعمیر کی گئی۔ تعمیر میں کچی اینٹیں، کھجور کی شاخیں اور تنے استعمال کیے گئے۔ جب کبھی بارش ہوتی تو چھت ٹپکنے لگتی مگر حضور ﷺ اور آپ کے جاں نثار صحابہ اسی گیلی زمین پر اللہ کے حضور سر

بسجود ہو جاتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دس سال تک اس مسجد میں نمازیں ادا فرمائیں۔ یہ مسجد اسلام کا پہلا مرکز قرار پائی۔

مسجد نبوی کی فضیلت

مسجد نبوی کی فضیلت متعدد احادیث میں بیان فرمائی گئی ہے۔ صحیح بخاری میں مذکور ہے:

صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

(صحيح بخارى، كتاب التطوع، باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، ١:٣٩٨، رقم:١١٣٣)

’’میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔‘‘

ایک اور حدیث میں مذکور ہے:

وَصَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ صَلَاةٍ.

(سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجا فى الصلاة فى المسجد الجامع، ١: ٤٥٣، رقم :١٤١٣)

’’میری اس مسجد کی نماز پچاس ہزار نمازوں سے افضل ہے۔‘‘

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

(صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة، ٢: ١٠١٢، رقم: ١٣٩٤)

’’بیشک میں انبیاء میں سے سب سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخر المساجد۔‘‘

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

مَنْ صَلّٰى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا يَفُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَنَجَاةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرِءَ مِنَ النِّفَاقِ.

(مسند أحمد، ٣:١٥٥، رقم:١٢٦٠٥، وفا الوفاء، ١:٧٧)

''جس نے مسجد نبوی میں چالیس نمازیں متواتر ادا کیں اس کے لیے جہنم، عذاب اور نفاق سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔''

مسجد نبوی کی توسیع

مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر آپ ﷺ نے فتح خیبر ۷ھ کے بعد مسجد نبوی کی از سرِ نو تعمیر فرمائی اور اسے مزید کشادہ کیا۔ اس کے بعد مسجد نبوی کی توسیع کی تواریخ درج ذیل ہے:

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں	۱۷ہجری
☆ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد میں	۲۹۔۳۰ہجری
☆ ولید بن عبد الملک کے عہد میں	۸۸۔۹۱ہجری
☆ مہدی العباسی کے عہد میں	۱۶۱۔۱۶۵ہجری
☆ سلطان اشرف قائتبائی کے عہد میں	۸۸۸ہجری
☆ سلطان عبد المجید عثمانی کے عہد میں	۱۲۶۵، ۱۲۷۷ ہجری
☆ الملک سعود کے عہد میں	۱۳۷۲ہجری

اور مسجد نبوی ﷺ کی موجودہ توسیع خادم الحرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز کے عہد ۱۴۰۵ھ سے ۱۴۱۲ھ کے دوران مکمل ہوئی۔

مسجد کے موجودہ توسیع شدہ رقبہ میں ۹۷ ہزار ۵۰۰ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں، البتہ حج کے زمانے میں اور رمضان المبارک کے دنوں میں یہ تعداد ۱۰ لاکھ تک بھی ہو سکتی ہے۔

مسجد نبوی کے دروازے

جنوبی سمت چھوڑ کر مسجد نبوی کے تینوں اطراف میں پر شکوہ، دیدہ زیب

دروازے موجود ہیں۔ چند تاریخی دروازے جن سے متعارف ہونا ضروری ہے وہ یہ ہیں: مشرقی جانب باب جبریل، باب النساء اور باب عبد العزیز۔ مغربی جانب باب السلام، باب ابوبکر صدیق، باب الرحمۃ اور باب سعود۔ شمالی جانب باب عثمان، باب مجیدی اور باب عمر۔

مسجد نبوی میں داخل ہونے کی دعا

مسجد نبوی میں داخل ہونے سے پہلے کچھ صدقہ دیں۔ داخل ہوتے وقت درود شریف کا ورد جاری رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيَ الْيَوْمَ مِنْ أَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْكَ وَأَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْكَ وَأَنْجَحِ مَنْ دَعَاكَ وَابْتَغٰى مَرْضَاتِكَ.

''اے اللہ! ہمارے آقا حضور نبی اکرم ﷺ پر اور آپ کی آل پر درود بھیج اور برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ! آج کے دن مجھے اپنی طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ قریب بنا لے اور ان سب سے زیادہ کامیاب بنا دے، جنہوں نے تجھ سے دعا کی اور اپنی مرادیں مانگیں۔''

ریاض الجنتہ

مسجد نبوی شریف میں باب جبرائیل سے داخل ہوں تو تھوڑے فاصلے پر بائیں ہاتھ روضہء اطہر اور منبر رسول ﷺ کے درمیان واقع زمین کا ٹکڑا ریاض الجنتہ کہلاتا ہے۔ اس کی لمبائی بائیس میٹر اور چوڑائی پندرہ میٹر ہے۔ ریاض الجنتہ کا مطلب ہے جنت کا باغ۔ یوں

تو پوری مسجد نبوی خیر و برکت کا خزانہ ہے، مگر یہ خاص ٹکڑا اس خزانہ کا انمول حصہ ہے۔ اِسے ریاض الجنتہ کا لقب خود حضور ﷺ نے عطا فرمایا۔ ارشاد فرمایا:

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

(صحيح بخارى، أبواب التطوع، باب فضل مابين القبر المنبر، ۳۹۹:۱، رقم:۱۱۳۷)

''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔''

جنت کا باغ ہونے کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ یہ جنت کا ایک شاداب ٹکڑا ہے جسے جنت الفردوس سے زمین پر منتقل کیا گیا ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے حجر اسود زمین پر منتقل کیا گیا تھا یا پھر اس کا یہ معنی ہے کہ قیامت کے روز اسے یہاں سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا جائے گا اور اس کا وہ حسن نمایاں کر دیا جائے گا جو اب ظاہر بین آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ اس قطعہ مبارک کے آٹھ ستون بعض برکات و خصوصات کی وجہ سے مشہور ہیں۔

مسجد نبوی کے ستون ہائے مقدسہ

۱۔ ستون حَنانہ: یہ ستون محراب النبی ﷺ کی پشت کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اس جگہ کھجور کا ایک خشک تنا گڑا ہوا تھا جس کا سہارا لے کر حضور نبی اکرم ﷺ وعظ فرمایا کرتے تھے جب آپ ﷺ کے لیے منبر تیار ہوا اور آپ ﷺ نے اس پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو یہ تنا تابِ فرقت نہ لاتے ہوئے آہ و بکا کرنے لگا۔ حضور ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اس پر دست شفقت رکھا تو اس کا رونا بند ہوا۔ یہ تنا اسی جگہ مدفون ہے۔

۲۔ ستون عائشہ رضی اللہ عنہا: اسے ستون قرعہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک بار ارشاد فرمایا: اِس ستون کے پاس زمین کا ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر میں اس کو ظاہر کر دوں تو (وہاں اتنا ہجوم ہو جائے کہ) وہاں نماز پڑھنے کے لیے قرعے پڑنے لگیں۔ کہتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وہ جگہ معلوم تھی اور آپ

نے اپنے بھانجے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی جب دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو دیکھا تو وہ ستون سے ذرا ہٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۳۔ **ستون أبی لُبابہ** رضی اللہ عنہ: اس کا دوسرا نام ستون توبہ ہے۔ یہ ستون عائشہ رضی اللہ عنہا کے بائیں طرف ہے۔ ایک صحابی سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنی کسی لغزش کی بنا پر اپنے آپ کو ستون سے باندھ کر قسم کھا لی تھی کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دستِ مبارک سے نہ کھولیں گے بندھا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی غلطی معاف فرما دی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر انہیں کھول دیا۔

۴۔ **ستون سریر:** سریر چارپائی کو کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کے لیے مسجد میں قیام فرماتے تو اسی جگہ بستر مبارک بچھاتے۔

۵۔ **ستون حرس:** حرس کا معنی پہرہ، نگرانی یا حفاظت ہے۔ آیت حفاظت نازل ہونے سے پہلے اس جگہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حفاظتی پہرہ دیا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہ خدمت انجام دی اس لیے بعض لوگ اس کو ستون علی بھی کہتے ہیں۔

۶۔ **ستون وفود:** یہ وہ مقام ہے جہاں باہر سے آنے والے وفود سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاقات و گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

۷۔ **ستون تہجد:** یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔ یہ جگہ صفہ شریف کے بالکل سامنے قبلہ کی سمت ہے۔

۸۔ **ستون جبرائیل:** یہ وہ مقام ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت جبرائیل سے ملاقات ہوتی تھی۔ وصال سے قبل رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور بھی اِسی جگہ فرمایا تھا۔

محراب و منبر

ریاض الجنہ میں ترکوں کی بنائی ہوئی ایک محراب ہے اس پر محراب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا

ہے۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہاں کھڑے ہو کر حضور ﷺ امامت فرماتے تھے مگر یہ صحیح نہیں۔ اس محراب کا دایاں ستون ہے جس کے اوپر لکھا ہے: **هذا مصلى النبي**ﷺ۔ حضور ﷺ کے امامت فرمانے کی اصل جگہ یہی ہے۔

ریاض الجنہ کے دائیں کنارے پر منبر ہے۔ یہ منبر بھی ترکوں کا بنایا ہوا ہے۔ یہ منبر اسی اصل جگہ پر ہے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ کا منبر تھا۔ اِسی منبر کے سامنے اونچائی پر موؤذنہ بنا ہوا ہے جہاں سے اذان و تکبیر کہی جاتی تھی۔ کہتے ہیں کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں خطبہ کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے۔

روضۂ مقدسہ

حضور ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر سے فراغت کے بعد ازواج مطہرات کے لیے علیحدہ علیحدہ نو حجرے تعمیر کرائے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارکہ مسجد نبوی ﷺ سے بالکل متصل تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد بھی یہی حجرہ آپ ﷺ کی آخری آرام گاہ ہے۔ اِسی کو روضہ مقدسہ کہا جاتا ہے۔ سر مبارک جانب مغرب ہے، قدمین شریفین جانب مشرق اور چہرۂ انور بجانب قبلہ (جنوبی سمت)ہے۔ جب ۱۳ھ میں آپ ﷺ کے یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے تو آپ کو حضور ﷺ کے پہلو میں اِس طرح دفن کیا گیا کہ آپ کا سر حضور ﷺ کے سینہ مبارک کی سیدھ میں ہے۔

پھر جب ۲۳ھ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے دوسرے جان نثار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جام شہادت نوش فرما گئے تو اُنہیں بھی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضي الله عنها کی اجازت خاص سے آپ ﷺ کے سامنے ہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں اس طرح دفن کیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کا سر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ کے برابر ہے۔

حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ ابھی خالی ہے۔ جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لیے ہے۔ آپ علیہ السلام نزول کے بعد مدتِ قیام پوری فرما کر جب واصل بحق ہوں گے تو یہاں مدفون ہوں گے۔

گنبدِ خضراء

روضہ مبارک پر گنبدِ خضراء ہے۔ اس کی زیارت سے بے چین آنکھوں کو چین اور بے قرار دلوں کو قرار ملتا ہے۔ ہر عاشق رسول اس سبز گنبد کی زیارت کی تمنا اور آرزو لیے پھرتا ہے۔

روضۂ اقدس پر گنبد خضراء سب سے پہلے الملک المنصور قلاوون صالحی نے ۶۷۸ھ میں بنایا تھا۔ یہ گنبد لکڑی کے تختوں اور سیسے کی پلیٹوں سے تعمیر کیا گیا۔ پھر سلطان حسن بن محمد نے ۷۶۵ھ میں گنبد کی از سرنو تعمیر کروائی۔ پھر یہ گنبد ۸۸۶ھ میں دوبارہ تعمیر کروایا گیا۔۱۲۳۳ھ میں سلطان محمود بن عبد الحمید ثانی نے نئے سرے سے اس گنبد کی تعمیر کرائی۔ پہلے گنبد کا رنگ سفید تھا مگر ۱۲۵۵ھ میں اس گنبد پر گہرا سبز رنگ کرایا گیا، موجودہ رنگ اسی ترک سلطان محمود بن عبد الحمید کی یادگار ہے۔

مواجہہ شریف و مقصورہ شریف

روضہ مبارک کے گرد پیتل اور تانبے کی جالیاں ہیں جبکہ باقی اطراف کو بند رکھنے کے لیے لوہے کے دروازے لگائے گئے ہیں۔ مواجہہ شریف کی طرف تینوں مزارات کے سامنے قریباً چھ سات انچ قطر کے گول سوراخ ہیں اور ایک دروازہ بھی ہے جو تمام دروازوں کی طرح ہر وقت بند رہتا ہے۔ اس ساری عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

اصحابِ صفہ کا چبوترہ

مقصورہ شریف کے شمالی جانب ایک چبوترہ ۴۰ فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا اور زمین سے ۲ فٹ اونچا بنا ہوا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ مسکین و نادار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قیام فرما رہتے تھے۔ جن کا نہ کوئی گھر تھا نہ در، اور جو شب و روز ذکر و تلاوت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوتے تھے۔ چبوترہ کے تین اطراف پیتل کا خوبصورت کٹہرا لگا ہوا ہے۔ اس کے آگے خدامِ حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے رہتے ہیں۔ مقصورہ شریف میں جالی کے اندر یہی خدام جا کر صفائی کرتے ہیں۔ اس جگہ زائرین تلاوت قرآن کرتے اور نمازیں

پڑھتے ہیں۔ اگر آپ کو موقع مل جائے تو اس جگہ نوافل پڑھیے، تلاوت کیجیے اور درود شریف کا ورد کیجیے اور دعائیں مانگیے۔

حضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضری

آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کے کچھ آداب ہیں جن کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے وہ آداب درج ذیل ہیں۔

۱۔ حاضری میں خاص زیارتِ مقدسہ کی نیت کریں اور سفر میں ذکر و اذکار اور درود پاک میں مشغول رہیں۔

۲۔ جب حرم مدینہ نظر آئے تو سر جھکا کر آنسو بہاتے ہوئے حاضر ہوں اور ہو سکے تو ننگے پاؤں پیدل چلیں اور جب شہر پاک تک پہنچیں تو جمال محبوب ﷺ میں کھو جائیں۔

۳۔ جب گنبدِ خضراء پر پہلی نظر پڑے تو درود و سلام کی کثرت کریں۔

۴۔ مسجد نبوی شریف میں حاضری سے پہلے تمام ضروریات، جو یکسوئی میں خلل اندازی کا باعث ہوں، سے نہایت اچھے طریقے سے فارغ ہو کر غسل کریں یا وضو اور مسواک کر کے پاکیزہ لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں۔

۵۔ اب فوراً بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہوں۔ مسجد کے دروازے پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا سا ٹھہریں جیسے آقا ﷺ سے اجازت مانگ رہے ہوں۔

۶۔ انتہائی مودب انداز میں، بسم اللہ پڑھ کر دایاں پاؤں مسجد کے اندر رکھیں اور آنکھیں، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دل سب خیال غیر سے پاک کریں اور حضور ﷺ ہی کی طرف تمام توجہات کو مجتمع کر کے آگے بڑھیں۔

۷۔ ہرگز ہرگز مسجد نبوی میں کوئی حرف چلاّ کر نہ کہیں۔ یہ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ کے آداب

کے خلاف ہے۔

۸۔ اِس بات کا یقین کامل رکھیں کہ آقائے دو جہاں ﷺ سچی، حقیقی اور جسمانی حیات کے ساتھ ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وصال شریف سے پہلے تھے۔ اُن کی اور تمام انبیاء علیہم السلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق اور ایک آن کے لیے تھی۔ ان کا انتقال صرف نظرِ عوام سے چھپ جانا ہے۔

۹۔ اگر باجماعت نماز ادا ہو رہی ہو تو اس میں شریک ہو جائیں۔ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی بصورت دیگر غلبہ شوق مہلت دے اور وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد اور حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کے شکرانے کے طور پر محراب النبی ﷺ میں، ورنہ جہاں جگہ ملے ادا کریں۔

۱۰۔ ادب و احترام میں ڈوبے ہوئے، چہرہ مبارک (مواجہہ شریف) کی طرف حاضر ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی نگاہِ بے کس پناہ آپ کی طرف ہو گی اور یہ سعادت دنیا و آخرت کی کامیابیوں کے لیے کافی ہے۔

۱۱۔ اب نہایت ادب سے جالی مبارکہ سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے قبلہ کو پشت اور مزارِ انور کی جانب منہ کر کے ہاتھ باندھے کھڑے ہوں اور نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ آقا ﷺ کی بارگاہ میں معتدل آواز میں سلام پیش کریں۔

بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں حاضری کے وقت یوں عرض کریں

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُوْلَ اللهِ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيْبَ اللهِ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا نَبِيَّ اللهِ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا سَيِّدَالْكَوْنَيْنِ
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَهْلِ بَيْتِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ

وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ حَقِّكَ الْعَظِيْمِ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًاO﴾ (النساء، ٤:٦٤)

أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَلَيْتَ الظُّلْمَةَ وَجَاهَدْتَّ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَعَبَدْتَّ رَبَّكَ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِيْنُ، جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا وَعَنْ وَّالِدِيْنَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرَ الْجَزَاءِ.

’’اے اللہ کے رسول! آپ پر درود و سلام ہو، آپ کے حق عظیم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا: ’’اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی اُن کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔‘‘ میں گواہی دیتا ہوں بے شک اے اللہ کے رسول آپ نے اللہ کا پیغام (اس کے بندوں تک) پوری طرح پہنچا دیا اور امانت کا حق ادا کر دیا اور امت کی پوری خیر خواہی فرما دی اور (کفر کے) اندھیرے کو دور فرما دیا اور (باطل کی) تاریکی کو

چھانٹ دیا اور اللہ کے راستے میں کوشش اور قربانی کا حق ادا کردیا اور آپ اپنے رب کی عبادت میں لگے رہے یہاں تک کہ واصل بحق ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے، ہمارے والدین کی طرف سے اور ملت اسلام کی طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے۔

۱۲۔ حضور ﷺ سے اپنے لیے، اپنے ماں باپ، شیخ، اساتذہ، اولاد، اعزاء واقرباء، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگیں اور بار بار عرض کریں: اَسْئَلُ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللهِ، پھر اگر کسی نے بارگاہِ رسالتمآب ﷺ میں سلام کے لیے کہا ہو تو شرعاً اس کا پہنچانا لازم ہے اور یوں عرض کرے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ، مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ. (نام و ولدیت)

۱۳۔ پھر اپنے دائیں طرف یعنی مشرق کی طرف تھوڑا سا ہٹ کر حضرت صدیق اکبرؓ کے چہرہ پاک کے سامنے کھڑے ہو کر سلام پیش کریں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یوں عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا أَبَا بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ عَلَی التَّحْقِیْقِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ، ثَانِيَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ أَنْفَقَ مَالَهٗ کُلَّهٗ فِي حُبِّ اللهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ، حَتّٰی تَخَلَّلَ بِالْعَبَآءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْکَ وَأَرْضَاکَ أَحْسَنَ الرِّضَا، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمأْوَاکَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

’’سلام آپ پر، اے ہمارے سردار ابو بکر صدیق، سلام آپ پر، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ برحق، سلام آپ پر، اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی، دو

(راہ حق کے فداکاروں) میں سے ایک جبکہ وہ غار میں پناہ لئے ہوئے تھے۔ سلام آپ پر، اے وہ (فدائے دین) جس نے اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں خرچ کر ڈالا، یہاں تک کہ ایک جبہ رہ گیا‘ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوا، اور اس نے بہترین طریق پر آپ کو راضی کیا، اور جنت کو آپ کے اترنے، رہنے کی جگہ اور آپ کا مستقل ٹھکانہ بنایا۔ سلام آپ پر، اے سب سے پہلے خلیفہ رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر ہوں۔‘‘

۱۴۔ پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے رو برو کھڑے ہو کر سلام عرض کریں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یوں عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّاب، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَاب، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَفِيَّ الْمِحْرَاب، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ دِيْنِ الْإِسْلَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْأَصْنَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَامِ، أَنْتَ الَّذِي قَالَ فِي حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ مِنْ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب. رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَاءِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

’’سلام آپ پر اے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سلام آپ پر اے انصاف اور سچائی کی بات کہنے والے، سلام آپ پر اے محراب کی طرف کثرت سے جانے والے، سلام آپ پر اے دین اسلام کو غالب کرنے والے، سلام آپ پر اے فقیروں،

ضعیفوں، بیواؤں اور یتیموں کے سرپرست، آپ ہی ہیں جن کے حق میں سید البشر ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور آپ کو بہترین رضا کے ساتھ راضی کرے اور جنت کو آپ کے اُترنے، رہنے اور ٹھہرنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانہ بنائے۔ سلام آپ پر اے دوسرے خلیفہ رسول، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر ہوں۔‘‘

۱۵۔ پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹیں اور دونوں کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَيْ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

’’سلام آپ پر اے رسول اللہ ﷺ کے دونوں وزیرو، سلام آپ پر اے رسول اللہ ﷺ کے دونوں مددگارو، سلام آپ دونوں پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔‘‘

پھر یہ دعا کریں

اَللّٰهُمَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، يَا رَجَاءَ السَّائِلِيْنَ، وَأَمَانَ الْخَائِفِيْنَ، وَحِرْزَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ، يَا حَنَّانُ، يَا مَنَّانُ، يَا دَيَّانُ، يَا سُلْطَانُ، يَا سُبْحَانُ، يَا قَدِيْمَ الْإِحْسَانِ، يَا سَامِعَ الدُّعَآءِ اِسْمَعْ دُعَآءَنَا، وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَارْحَمْ أَمْوَاتِنَا وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِنَا وَكَفِّرْ سَيِّاٰتِنَا وَاجْعَلْنَا يَا اَللّٰهُ، عِنْدَكَ مِنَ الْعَائِذِيْنَ الْفَائِزِيْنَ الشَّاكِرِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

’’اے اللہ سب جہانوں کے پروردگار، اے سوال کرنے والوں کی اُمید گاہ،

اے ڈرنے والوں کے لیے جائے امن، اے توکل کرنے والوں کے لیے پناہ گاہ، اے بڑے مشفق، اے بڑے محسن، اے پورا پورا بدلہ دینے والے، اے صاحب اقتدار، اے مقدس ذات، اے ہمیشہ کے محسن، اے دعاؤں کے سننے والے، ہماری دعا سن اور ہماری زیارت کو قبول فرما اور ہمارے خوف کو دور فرما اور ہمارے عیبوں کو چھپا اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمارے مرنے والوں پر رحم فرما اور ہماری نیکیوں کو قبول فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور اے اللہ اپنے ہاں ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما لے جو تیری پناہ میں آنے والے ہیں۔ کامیاب ہونے والے ہیں، شکر گزار ہیں وہ جنہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ غم، تیری رحمت کے سبب۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے۔‘‘

دوسری دعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِي مَقَامِنَا هٰذَا الشَّرِيْفِ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ذَنْباً إِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا يَا اَللّٰهُ، إِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا عَيْباً يَا اَللّٰهُ، إِلَّا سَتَرْتَهٗ، وَلَا مَرِيْضًا يَا اَللّٰهُ، إِلَّا شَفَيْتَهٗ وَعَافَيْتَهٗ، وَلَا مُسَافِرًا يَا اَللّٰهُ، إِلَّا نَجَّيْتَهٗ، وَلَا غَائِبًا يَا اَللّٰهُ، إِلَّا رَدَدْتَّهٗ، وَلَا عَدُوًّا يَا اَللّٰهُ، إِلَّا خَذَلْتَهٗ وَدَمَّرْتَهٗ، وَلَا فَقِيْرًا يَا اَللّٰهُ، إِلَّا أَغْنَيْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً يَا اَللّٰهُ، مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، لَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ، إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا. اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا وَيَسِّرْ أُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا، وَاٰمِنْ خَوْفَنَا، وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا، وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا، وَاكْشِفْ كُرُوْبَنَا، وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ أَعْمَالَنَا، وَرُدَّ غُرْبَتَنَا إِلٰى أَهْلِنَا وَأَوْلَادِنَا، سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ مُسْتُوْرِيْنَ، وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

هُمْ يَحْزَنُوْنَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

''اے اللہ! اس معزز مقام، حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں ہمارا کوئی گناہ نہ رہے جسے تو معاف نہ کر دے، اور اے اللہ! کوئی غم نہ رہے جسے تو دور نہ فرما دے، اور اے اللہ! کوئی عیب نہ رہے جسے تو چھپا نہ دے، اور اے اللہ! کوئی بیمار نہ رہے جسے تو صحت وآرام عطا نہ فرما دے، اور اے اللہ! کوئی مسافر نہ رہے جسے تو (سفر کی مشکلات سے) چھٹکارا نہ دے دے، اور اے اللہ! کوئی کھویا ہوا نہ رہے جسے تو لوٹا نہ دے، اور اے اللہ! کوئی دشمن نہ رہے جسے تو رسوا اور برباد نہ کر دے، اور اے اللہ! کوئی فقیر نہ رہے جسے تو غنی نہ کر دے، اور اے اللہ! ہماری دنیا اور آخرت کی ضرورتوں میں سے کوئی ضرورت جس میں ہماری بہتری ہو ایسی نہ رہے جسے تو پورا نہ کر دے اور آسان نہ فرما دے۔ اے اللہ! ہماری حاجتوں کو پورا فرما دے اور ہمارے کاموں کو آسان کر دے اور ہمارے دلوں کو کھول دے اور ہماری اس زیارت کو قبول فرما، اور ہمارے خوف کو دور کر دے اور ہمارے عیبوں کو چھپا دے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے، اور ہماری تکلیفوں کو دور کر دے اور نیکیوں کے ساتھ ہمارے اعمال کا خاتمہ فرما، اور ہماری مسافرت کو ہمیں اپنے اہل وعیال میں لوٹا کر دور کر دے اس حال میں کہ ہم صحیح وسلامت ہوں، کامیاب ہوں اور ہمارے عیبوں پر پردہ پڑا ہوا ہو۔ ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل فرما، ان نیک بندوں میں جن پر نہ خوف طاری ہو اور نہ وہ غمگین ہوں۔ اپنی رحمت کے سبب، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے، اے جہانوں کے پالنے والے۔''

۱۶۔ پھر منبرِ اطہر کے قریب، اور پھر ریاض الجنہ میں آ کر دو رکعت نفل جب کہ وقت مکروہ نہ ہو پڑھیں اور دعا کریں۔

۱۷۔ جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو ایک سانس بھی بے کار نہ جانے دیں۔ ضروریات کے سوا اکثر اوقات مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہیں، نماز، تلاوت

اور درود میں وقت گزاریں، خلافِ ادب گفتگو نہ کریں، ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیں۔

۱۸۔ یہاں ایک نیکی کے عوض پچاس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کریں اور کھانے پینے میں کمی ضرور کریں۔ مدینہ طیبہ میں اگر روزہ رکھنا نصیب ہو جائے بالخصوص گرمی میں تو یہ بڑی سعادت کی بات ہے اور اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔

۱۹۔ روضۂ انور کو دیکھنا عبادت ہے اس لیے اسے کثرت سے دیکھنا چاہئے اور اس شہر میں یا شہر سے باہر جہاں کہیں گنبدِ خضراء پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوٰۃ وسلام عرض کریں اس عمل کے بغیر ہرگز نہ گزریں کہ یہ خلافِ ادب ہے۔

۲۰۔ یہاں اور حطیمِ کعبہ میں کم از کم ایک بار قرآن مجید ختم کرنا چاہئے۔

۲۱۔ دن میں پانچ دفعہ یا کم از کم صبح شام مواجہہ شریف میں سلام کے لیے حاضری دیں۔

۲۲۔ ترک نماز بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام اور گناہ کبیرہ اور یہاں ایسا کرنا گناہ کے علاوہ سخت محرومی ہے۔ **العیاذ باللہ تعالٰی.**

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

’’جس نے میری مسجد میں مسلسل چالیس نمازیں پڑھیں اور اُن میں سے کوئی نماز بھی فوت نہ ہوئی تو اُس کے لیے دوزخ سے آزادی، عذاب سے نجات اور نفاق سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔‘‘

(مسند أحمد، ۳:۱۵۵، الرقم: ۱۲۶۰۵)

لیکن یہ بات پیشِ نظر رہے ہر وقت دل میں حضور ﷺ کا ادب واحترام ہونا چاہیے۔

۲۳۔ قبر انور کو ہرگز پشت نہ کریں اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے ہوں جہاں پشت روضہ مبارک کی طرف نہ کرنی پڑے۔

۲۴۔ روضۂ اقدس کا نہ طواف کریں نہ سجدہ اور نہ ہی اتنا جھکیں کہ حالت رکوع کے برابر ہو

جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم آپ کی اطاعت میں ہے۔

۲۵۔ رخصت کے وقت مزارِ پرانوار پر حاضری دیں اور مواجہہ شریف میں حضور ﷺ سے بار بار اس نعمت کا سوال کریں اور تمام آداب رخصت بجا لائیں اور سچے دل سے دعا کریں کہ الٰہی ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

جنت البقیع

یہ مدینہ منورہ کا عظیم قبرستان ہے۔ مسجد نبوی کی مشرقی سمت میں ہے۔ باب جبریل سے نکل کر سڑک پر آئیں تو سامنے جنت البقیع کا احاطہ نظر آتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہاں دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آرام فرما ہیں اور تابعین، تبع تابعین اور اولیاء و علماء اور صلحاء وغیرھم بھی بے شمار ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بقیع کے شمال مشرقی گوشہ کے قریب مدفون ہیں۔ یہیں پر اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک ہے۔ اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر اُمہات المومنین اور حضور ﷺ کی تینوں صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھن اور صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اِسی مقام پر محوِ استراحت ہیں۔ حضرت عباس، حضرت امام حسن، حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہم، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور حضور ﷺ کی پھوپھیوں کے مزارات بھی بقیع کے احاطہ میں ہیں۔ بقیع کی مشرقی دیوار سے باہر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کے مزارات ہیں۔

حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت خنیس بن حذافہ، حضرت اسد بن زرارۃ رضی اللہ عنہم کے مزارات بھی یہیں ہیں۔

شیخ القرآء امام نافع اور امام مالک رضی اللہ عنہ بھی یہیں مدفون ہیں۔ اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

مزار بھی احاطہ میں موجود ہیں جو جنگ اُحد میں زخمی ہوئے اور مدینہ منورہ میں آ کر وفات پا گئے۔

حضور نبی اکرم ﷺ اکثر بقیع کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور اہل بقیع کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے۔

مسجد نبوی اور روضہ اطہر کی حاضری کے بعد پہلی فرصت میں جنت البقیع کی زیارت کرنی چاہیے سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں۔ آپ اہل بقیع میں سب سے افضل ہیں۔ بعض حضرات حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور بعض حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مزارات سے سلام کا آغاز کرتے ہیں۔

جنت البقیع کی دعا

جنت البقیع میں حاضر ہو کر یہ دعا کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْبَقِيْعِ، يَا أَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيْعِ، أَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، أَبْشِرُوْا بِأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ، لَا رَيْبَ فِيْهَا، وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ. اٰنَسَكُمُ اللهُ تَعَالٰى وَشَرَّفَكُمُ اللهُ تَعَالٰى بِقَوْلِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

’’سلام ہو تم پر اے اہل بقیع، اے عالی بارگاہ والو! تم ہم سے چلے گئے اور ہم ان شاء اللہ آپ سے ملنے والے ہیں۔ تمہیں خوشخبری ہو کہ قیامت آنے والی ہے، نہیں شک اس میں اور بلاشبہ اللہ زندہ کر کے قبر والوں کو اُٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ تم کو مانوس بنا لے اور تم کو اس قول کے ساتھ معزز فرمائے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول

ہیں۔‘‘

مسجد قبا

مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں مسجد نبوی سے تقریباً اڑھائی میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اسلام میں اس مسجد کو سب سے پہلی مسجد کا درجہ حاصل ہے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس کے بعد مسجد قبا دنیا بھر کی تمام مساجد سے افضل ہے۔ اس کی تعریف خود باری تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ.

(التوبة، ۹:۱۰۸)

’’البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اُس میں قیام فرما ہوں۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے پاس قبا کے مقام پر قیام فرمایا اس جگہ مسجد قبا کی تعمیر خود اپنے دست مبارک سے پتھر رکھ کر فرمائی۔ یہ مسجد حضرت مکتوم رضی اللہ عنہ کی زمین پر بنائی گئی۔

حضور نبی اکرم ﷺ اکثر مسجد قبا تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اَلصَّلَاةُ فِي مَسْجِدَ قُبَا كَعُمْرَةٍ.

(مسند الفردوس، ۲:۳۹۱، رقم:۳۷۳۶)

’’مسجد قبا میں نماز کا ثواب عمرہ کی مثل ہے۔‘‘

مسجد کی موجودہ عمارت ترکوں کی بنائی ہوئی ہے۔ سعودی حکومت نے بڑے پیمانہ پر اس کی مرمت کرائی۔ اس مرمت کے بعد مسجد نہایت عالی شان اور خوبصورت بن گئی ہے۔

مسجد قبلتین

یہ مسجد مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں تقریباً تین میل کے فاصلے پر وادی عقیق میں واقع ہے۔ مدینہ یونیورسٹی کی عمارت بھی یہاں سے بالکل سامنے دکھائی دیتی ہے۔ یہ مسجد تاریخ اسلام کے ایک اہم واقعہ کی علامت ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے بعد سترہ ماہ تک اپنے معمول کے مطابق بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ یہود نے طعنہ دیا کہ مسلمان یوں تو ہماری مخالفت کرتے ہیں مگر نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ کی آرزو تھی کہ مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس کی بجائے بیت الحرام ہو جائے۔ آپ ﷺ کی یہ خواہش آپ کے دل میں ہی تھی، ابھی بارگاہِ خداوندی میں عرض نہیں کیا تھا لیکن ہر نماز کے بعد چہرۂ انور آسمان کی طرف اُٹھا لیتے کہ شاید ابھی حکمِ ربی آ جائے۔ آپ قبیلہ بنی سلمہ کی مسجد میں ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ.

(البقرہ، ٢:١٤٤)

”(اے محمد!) بے شک ہم نے آپ کے چہرہ (مبارک) کا (وحی کے انتظار میں) آسمان کی طرف باربار اٹھنا دیکھ لیا ہے۔ پس بے شک ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کو آپ پسند کرتے ہے۔ (لیجیے) اب اپنا منہ (نماز میں) مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کی طرف پھیر لیجیے اور (اے مسلمانو) جہاں کہیں بھی تم ہوا اپنا منہ اس کی طرف پھیر لیا کرو۔“

حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز کے اندر ہی اپنا رخ کعبہ کی طرف پھیر لیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ ہی کعبہ کی طرف پھر گئے۔ کہتے ہیں کہ شعبان ۲ ہجری میں تحویل قبلہ کا یہ حکم اسی مسجد میں نازل ہوا تھا۔ اسی لیے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ اس مسجد

کی ایک دیوار میں محراب کا نشان بنا ہوا ہے۔ جس کا رخ بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری دیوار میں کعبہ کی جانب باقاعدہ محراب ہے۔

مسجد جمعہ

ہجرت کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ قبا والوں کی بستی میں چودہ دن قیام کے بعد جمعہ کے روز مدینہ شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ قبیلہ بنی سالم کے محلے تک پہنچے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی۔ نماز سے پہلے خطبہ ارشاد فرمایا۔ مدینہ منورہ میں یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے پہلی نماز جمعہ تھی۔ یہ مسجد، قبا کے نئے راستے میں مشرق کی جانب واقع ہے۔ اس مسجد کو مسجد وادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہیں۔ قبا سے واپسی پر اس مسجد میں نوافل ادا کرنا باعثِ ثواب ہے۔

مسجد غمامہ

مسجد نبوی کے باب السلام کے سامنے جنوب مغرب میں سفید گنبدوں والی یہ مسجد ہے۔ اس مسجد کو مسجد مصلی بھی کہتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ عیدین کی نماز ادا فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے نمازِ استسقاء بھی یہیں ادا فرمائی تھی۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ یہاں تشریف فرما تھے کہ دھوپ نے شدت اختیار کر لی فوری طور پر ایک بادل (غمامہ) کے ٹکڑے نے آپ ﷺ پر سایہ کر دیا اسی وجہ سے اس مسجد کا نام مسجد غمامہ مشہور ہوا۔ اس کے قریب ہی سیدنا ابو بکر صدیق، سید نا فاروق اعظم، سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہم کی مساجد مقدسہ واقع ہیں۔

مسجد فتح

یہ مسجد جبل سلع کے غربی کنارہ پر واقع ہے۔ اسے مسجد احزاب اور مسجد اعلیٰ بھی کہتے ہیں۔ غزوہ خندق کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ پیر، منگل، بدھ تین دن تک دعا فرماتے رہے، بدھ کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا قبول فرمائی اور فتح کی خوش خبری دی اور مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی میں کسی

مشکل میں پھنس جاتا ہوں، اس جگہ حاضر ہو کر دعا کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ میری مشکل کو حل فرما دیتا ہے۔ اس مسجد کے قرب و جوار میں چار اور مساجد ہیں جو مسجد سلمان فارسی، مسجد ابوبکر، مسجد عمر اور مسجد علی کے نام سے مشہور ہیں۔

ان مساجد کی جگہوں پر جنگ خندق کے موقع پر ان حضرات کے مورچے تھے۔ حضور ﷺ ان تمام جگہوں پر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ ان جگہوں کو مساجد کی شکل حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے دی۔ یہ مقام مساجدِ خمسہ کے نام سے مشہور ہے۔ ان مساجد کی زیارت کے موقع پر ہمیں اس خندق کے تاریخی پس منظر کو ذہن میں رکھنا چاہیئے جو مسلمانوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے پر مشکل وقت میں کھودی تھی۔

ان کے علاوہ اور بھی مساجد کریمہ ہیں جن سے اسلامی تاریخ وابستہ ہے۔ مثلا مسجد کبیر، مسجد شمس، مسجد سقیا، مسجد بنی حرام، مسجد بنی قریظہ، مسجد بنی ظفر، مسجد ابراہیم، مسجد الاجابہ، مسجد **الفضیح**، مسجد ذباب، مسجد سجدہ، مسجد ابی وغیرہ۔

زیارت اُحد وشہدائے اُحد

مدینہ طیبہ سے شمال کی جانب تین میل کے فاصلے پر مقدس پہاڑ، جبل اُحد واقع ہے جس کے متعلق حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُحد ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اُحد سے محبت رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ جب اُحد پر تشریف لائے تو فرمایا جب تم اُحد پر آؤ تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ کانٹے والا درخت ہی کیوں نہ ہو۔ آپ کے اس فرمان کے مطابق یہاں کے درخت، پودے، بوٹی وغیرہ میں سے کچھ کھا لینا چاہیے۔ اُحد کی زیارت جمعرات کو افضل ہے۔

۳ھ میں غزوہ اُحد کا واقعہ اسی پہاڑ کے دامن میں پیش آیا۔ جس میں حضور ﷺ کے محبوب چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سمیت ستر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اسی غزوہ میں حضور نبی اکرم ﷺ زخمی ہوئے اور آپ ﷺ کا دندان مبارک شہید ہوا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر شہدائے اُحد کے مزارات ایک احاطہ میں ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار احاطہ کے بیچ میں ہے۔ اس احاطہ کے دروازہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہوں تو سامنے ہی وہ پہاڑی ہے جسے جبل رماۃ کہتے ہیں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچاس تیرانداز صحابہ رضی اللہ عنہم کو جم کر بیٹھنے کا حکم فرمایا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہدائے احد کی قبروں پر سالانہ تشریف لے جاتے اور فرماتے تم پر سلام ہو، تم نے صبر کیا، تمہاری آخرت اچھی ہے۔ زائرین کو بھی چاہئے کہ ان مزارات پر حاضر ہوکر یوں سلام عرض کریں اور دعا کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَمْزَةُ عَمَّ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَسَدَ اللهِ وَأَسَدَ رَسُوْلِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ أُحُدٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ، فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، اَللّٰهُمَّ اجْزِهِمْ عَنِ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَأَجْزِلْ ثَوَابَهُمْ وَأَكْرِمْ مَقَامَهُمْ وَارْفَعْ دَرَجَاتِهِمْ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ.

’’اے حضرت حمزہ! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا! آپ پر سلام ہو، اے شہداء کے سردار! آپ پر سلام ہو، اے اللہ اور اس کے رسول کے شیر آپ پر سلام ہو، اے عبد اللہ بن جحش! آپ پر سلام ہو، اے مصعب بن عمیر! آپ پر سلام ہو، اے شہدائے اُحد! آپ پر سلام ہو، تم نے جو صبر کیا اُس پر تمہیں سلام ہو، اور آخرت کا گھر ہی سب سے بہتر ٹھکانہ ہے۔ اے اللہ! اُنہیں اِن کے اسلام کی بدولت اور اُن کے اہلِ خانہ کو بہترین اجر عطا فرما، اِن کے ثواب کو بڑھا دے اور ان کا مقام بزرگی والا بنا دے اِن کے درجات بلند فرما اپنے احسان اور کرم کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر کرم کرنے والے!‘‘

مدینہ طیبہ کے کنویں

جو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے وضو فرمایا، کسی کا پانی پیا اور کسی میں لعاب دہن ڈالا، بئر أریس، بئر غرس، بئر بضاعه، بئر حاء، بئر زمزم، بئر أنس بن مالك، بئر بصه، بئر عهن، بئر زرع، بئر جمل، بئر جاسوم، بئر رومه وغیرہ ان مبارک کنوؤں میں سے کچھ باقی ہیں جبکہ کچھ بے نشان ہو چکے ہیں۔

الوداع اے شہرِ حبیب ﷺ الوداع!

جب مدینہ منورہ سے رخصت ہونے لگیں تو مسجد نبوی میں حاضر ہو کر دو رکعت نماز نفل ادا کریں۔ حضور ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ کی جدائی پر خوب آنسو بہائیں اپنے والدین، عزیزوں، دوستوں اور تمام اُمت مسلمہ کے لیے درج ذیل دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي وَلِجَمِيْعِ أَهْلِ بَيْتِي وَأَحِبَّائِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، مَغْفِرَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا، وَتُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، اَللّٰهُمَّ أَعِذْنَا جَمِيْعًا مِنْ هُمُزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَمِتْنَا وَأَمِتْهُمْ مَعَ الْإِيْمَانِ عَلٰى مَحَبَّتِكَ وَمَحَبَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ وَسُنَّتِهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

’’یا اللہ! میں دعا کرتا ہوں تجھ سے بطفیل تیرے نور ذات کے تو مجھے اور میرے تمام خاندان اور سب دوستوں اور میرے والدین اور کل مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ ایسی بخشش جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے۔ ہم سب کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرما دے۔ یا اللہ! ہم سب کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور ہم سب کا ایمان کے ساتھ اپنی اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کی محبت اور ان کی سنت پر خاتمہ بالخیر فرما۔ اپنی رحمت کے وسیلہ سے، اے سب

سے زیادہ رحم فرمانے والے۔‘‘

الوداعی دعا

اَلْوِدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلْفِرَاقُ یَا نَبِيَّ اللهِ! اَلْأَمَانُ یَا حَبِیْبَ اللهِ! لَا جَعَلَهُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَهْدِ، لَا مِنْكَ، وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْكَ إِلَّا مِنْ خَیْرٍ وَّعَافِیَّةٍ وَصِحَّةٍ وَسَلَامَةٍ، إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰی جِئْتُكَ وَإِنْ مُتُّ فَأَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِي وَأَمَانَتِي وَعَهْدِي وَمِیْثَاقِي مِنْ یَوْمِنَا هٰذَا إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، وَهِيَ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

’’(افسوس!) رخصت اے اللہ کے رسول! ہائے جدائی اے اللہ کے نبی! الامان اے اللہ کے محبوب! اللہ تعالیٰ آپ کی زیارت اور آپ کے سامنے حاضری کی سعادت کو آخری نہ بنائے مگر خیر و عافیت، تندرستی اور سلامتی کے ساتھ۔ اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوں گا، اور اگر میں مر گیا تو امانت رکھتا ہوں آپ کے پاس اپنی گواہی، اور اپنی امانت اور اپنا عہد و پیمان، اپنے اس دن سے لے کر قیامت کے دن تک، اور وہ گواہی اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو۔ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔‘‘

گھر والوں کو واپسی کی اطلاع

واپسی کے وقت تک وہی طریقے ملحوظ رکھیے جو یہاں تک بیان ہوئے ہیں۔ نیز واپسی کے وقت اپنے آنے کی اطلاع گھر والوں کو آنے سے قبل دیں اور ہو سکے تو دن کے وقت گھر پہنچیں۔ شریعت نے ہمیں یہی سبق سکھایا ہے۔ گھر میں آ کر دو رکعت نوافل پڑھیے، پھر اعزاء و اقارب، خدام اور دیگر متعلقین سے ملیے۔ اُن کے لیے کچھ تحائف بھی لائیے۔

مختصر دعائیں

مناسک کی ادائیگی کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں کتاب میں ذکر کر دی گئی ہیں، یہ دعائیں مسنون ہیں اور ہر مقام کے لیے علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں ضروری ہے کہ یہ دعائیں پڑھی جائیں اگر یاد نہ ہوسکیں تو کتاب سے دیکھ کر بھی یہ دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں لیکن اگر کوئی حاجی وہ دعائیں نہ پڑھ سکے تو درج ذیل مختصر و مسنون دعائیں پڑھنا بھی باعثِ اجر وثواب ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

’’اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔‘‘

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرة، ۲:۲۰۱)

’’اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ o‘‘

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ قفه وَاغْفِرْ لَنَا ۥ قفه وَارْحَمْنَا ۥ قفه اَنْتَ مَوْلٰـنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰـفِرِيْنَ ۝ (البقرة، ۲:۲۸۶)

’’اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرماo‘‘

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (آل عمران، ۳:۸)

’’(اور عرض کرتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہےo‘‘

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

(الأعراف، ۷:۲۳)

’’اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم (نہ) فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گےo‘‘

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

(إبراهيم، ۱۴:۴۰، ۴۱)

’’اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لےo اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگاo‘‘

رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا ﴿﴾ (طه، ٢٠:١١٤)

’’اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھا دےo‘‘

لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿﴾

(الأنبياء، ٢١:٨٧)

’’تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھاo‘‘

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

(المؤمنون، ٢٣:١٠٩)

’’اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہےo‘‘

نہایت آسان

طریقۂ حج

قدم بہ قدم

فرض | واجب | سنت

- 8 ذوالحج حج کا پہلا دن
- غسل کریں یا وضو کریں
- حج کرنے کی نیت کریں
- نماز فجر کے بعد احرام باندھ لیں
- دو رکعت نماز نفل ادا کریں
- طواف سات دفعہ کعبہ کے گرد چکر لگائیں
- دو رکعت مقامِ ابراہیم کے قریب ادا کریں
- آب زمزم پیئیں
- ظہر سے پہلے منیٰ کے لیے روانہ ہو جائیں
- تلبیہ کثرت سے پڑھتے رہیں
- منیٰ میں ظہر عصر مغرب اور عشاء ادا کریں
- منیٰ میں تمام رات قیام کریں
- حج کا پہلا دن مکمل ہو گیا
- حج کا دوسرا دن ہے آپ منیٰ میں ہیں
- فجر کی نماز کے بعد عرفات جائیں
- عرفات میں ظہر اور عصر ادا کریں
- سورج غروب ہونے تک عرفات میں قیام کریں
- عرفات میں مغرب ادا نہ کریں
- سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ جائیں
- مغرب اور عشاء مزدلفہ میں ایک ساتھ ملا کر ادا کریں
- ۴۹ کنکریاں اکٹھی کریں
- تمام رات مزدلفہ میں قیام کریں
- حج کا دوسرا دن مکمل ہو گیا
- حج کے تیسرے دن آپ مزدلفہ میں ہیں
- سورج نکلنے کے بعد منیٰ جائیں
- جمرۃ العقبیٰ پر کنکریاں ماریں
- جانور کی قربانی کریں
- بال کٹوائیں
- احرام کھول دیں
- مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام میں جائیں
- طوافِ زیارت کریں
- دو رکعت مقامِ ابراہیم کے قریب ادا کریں
- آبِ زمزم پیئیں
- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں
- مکہ مکرمہ میں قیام نہ کریں واپس منیٰ جائیں
- حج کا تیسرا دن مکمل ہو گیا
- حج کے چوتھا دن آپ منیٰ میں ہیں
- زوال کے بعد تینوں جمرات پر جائیں
- تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں ماریں
- عبادت کے لیے منیٰ میں قیام کریں
- حج کا چوتھا دن مکمل ہو گیا
- حج کے پانچویں دن آپ منیٰ میں ہیں
- زوال کے بعد تینوں جمرات پر جائیں
- تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں ماریں
- سورج غروب ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں چلے جائیں
- الوداعی طواف کریں
- مکہ سے روانہ ہو جائیں
- حج مکمل ہو گیا

ضروری نوٹ کلر سکیم کے ذریعے ادائیگی حج کو اجاگر کیا گیا ہے تیروں کی مدد سے حج کے طریقہ کو لمحہ بہ لمحہ خانوں کی مدد سے آپ کی رہنمائی کی گئی ہے۔

عازمینِ حج کے سامان کی فہر &

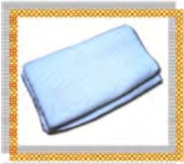

حالتِ اِحرام میں

مسجد عائشہ: حدودِ حرم میں نزدیک ترین حدِ حرم یہی ہے۔ ۹ ہجری میں
حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے عمرہ کے اِحرام کی نیت یہیں سے کی۔

میقات

حجاج کرام حج اور عمرہ
کا اِحرام باندھتے ہیں۔

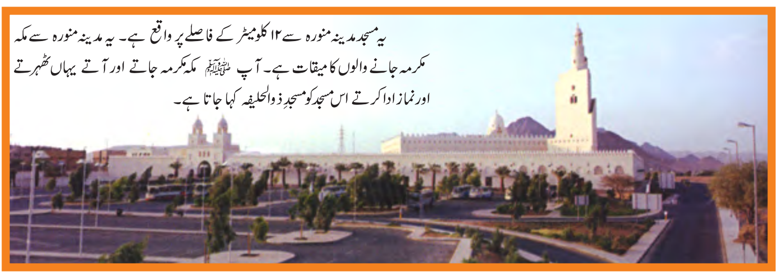

یہ مسجد مدینہ منورہ سے ۱۲ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ مدینہ منورہ سے مکہ
مکرمہ جانے والوں کا میقات ہے۔ آپ ﷺ مکہ مکرمہ جاتے اور آتے یہاں ٹھہرتے
اور نماز ادا کرتے اس مسجد کو مسجدِ ذوالحلیفہ کہا جاتا ہے۔

کعبۃ اللہ کے مختلف زاویوں کی تصاویر

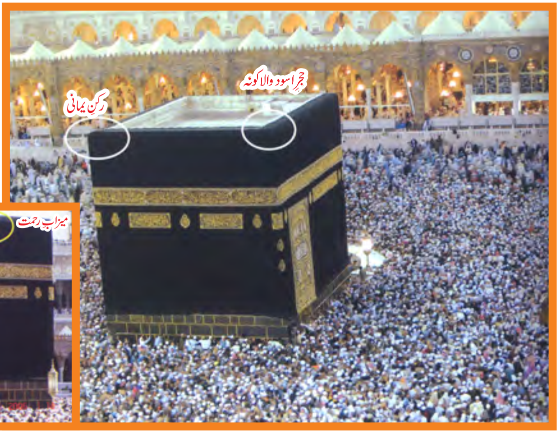

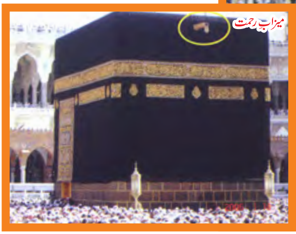

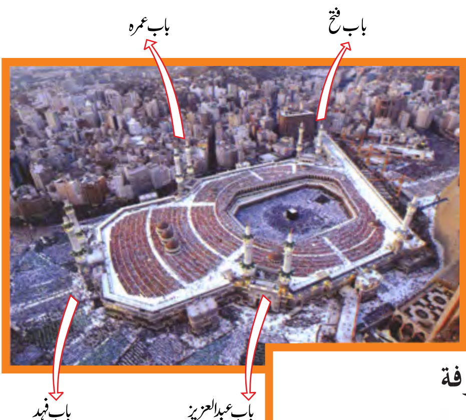

الكعبة المشرفة

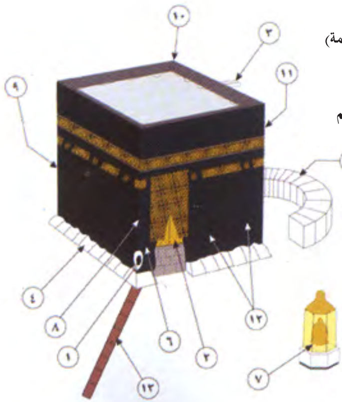

١. الحجر الأسود
٢. باب الكعبة
٣. الميزاب (مزراب الرحمة)
٤. الشاذروان
٥. حجر إسماعيل (الحطيم)
٦. الملتزم
٧. مقام سيدنا ابراهيم
٨. ركن الحجر الأسود
٩. الركن اليماني
١٠. الركن الشامي
١١. الركن العراقي
١٢. ستار الكعبة
١٣. خط المرمر البني

مقامِ ملتزم

طواف کا طریقہ - نقشہ کے ذریعے

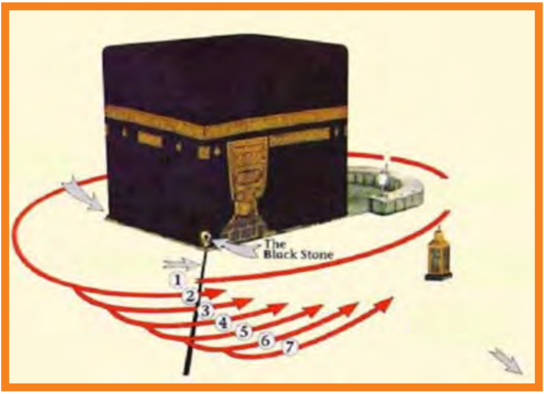

حجرِ اَسود

مقامِ اِبراہیم

آبِ زم زم

مسعیٰ (سعی کرنے کی جگہ)

سعی کرنے کا طریقہ

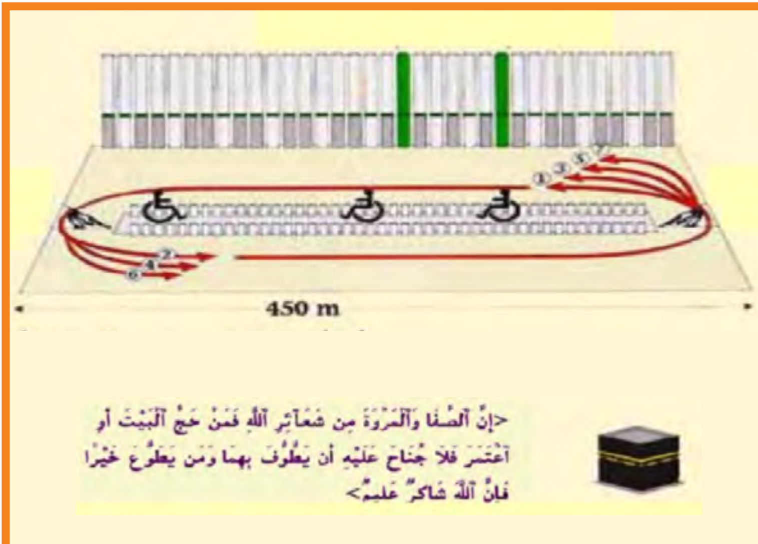

مِنٰی

اس کا محلِ وقوع مکہ اور مزدلفہ کے درمیان ہے۔ یہ مسجد حرام سے ۷ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جبکہ سرنگ کے راستہ سے پیدل صرف ۴ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ منیٰ میں حجاج کرام ۹، ۱۱، ۱۲ اور بعض لوگ ۱۳ ذی الحجہ کو رات گزارتے ہیں

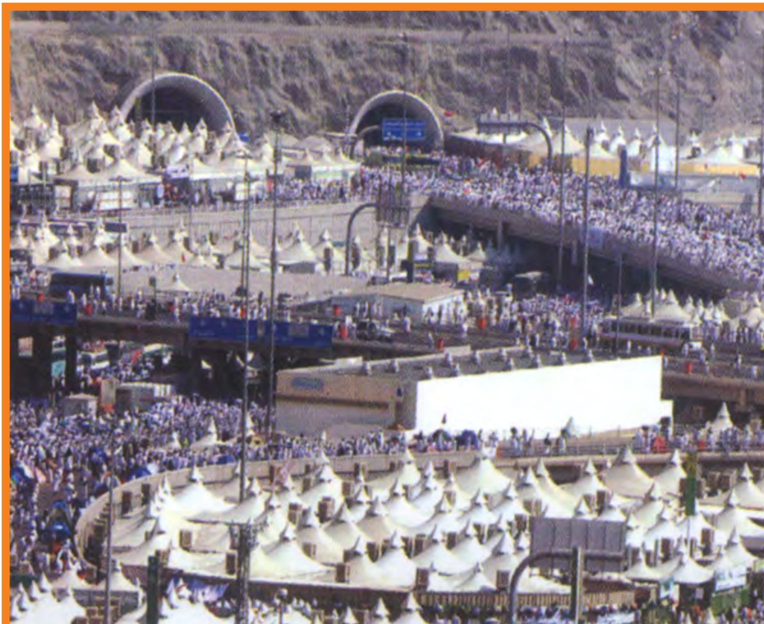

میدانِ عرفات میں جبلِ رحمت

مسجد مشعر الحرام
یہ مسجد سڑک نمبر ۵ پر واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ ۵۰۴۰ مربع میٹر ہے
اس میں بارہ ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کا مسجد خیف سے
فاصلہ پانچ کلومیٹر ہے جبکہ مسجد نمرہ کا فاصلہ سات کلومیٹر ہے

میدان عرفات
مسجدِ نمرہ

جمرات: وہ تین ستون - جمرۂ صغریٰ، جمرۂ وسطیٰ، جمرۂ کبریٰ - جنہیں حجاج کرام کنکریاں مارتے ہیں۔

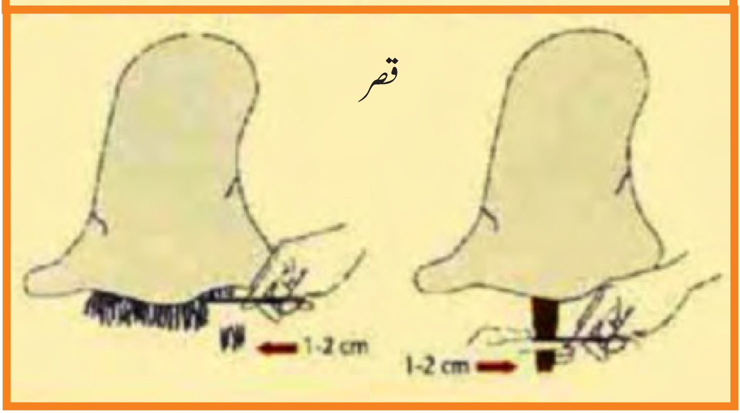

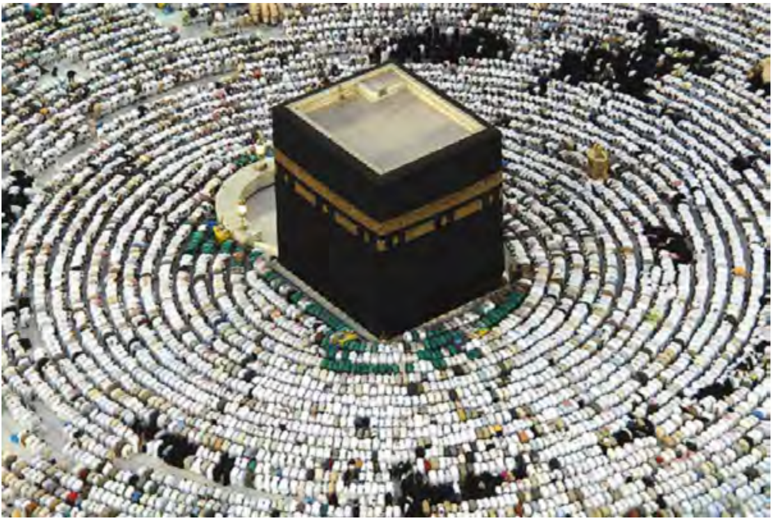

حجاً مبروراً
و
ذنباً مغفوراً
حجاً مبروراً
و
ذنباً مغفوراً
حجاً مبروراً
و
ذنباً مغفوراً

بابِ بقیع

بابِ جبرائیل

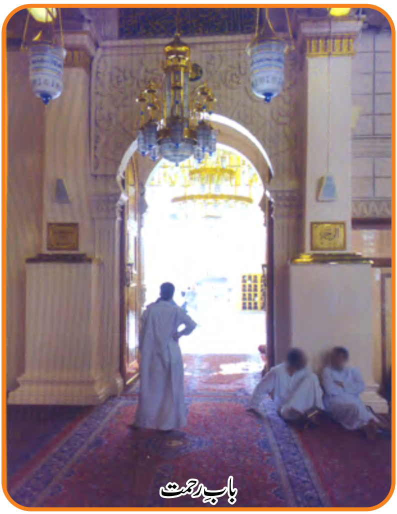

بابِ رحمت

مقصورہ شریف (روضہ رسول ﷺ)

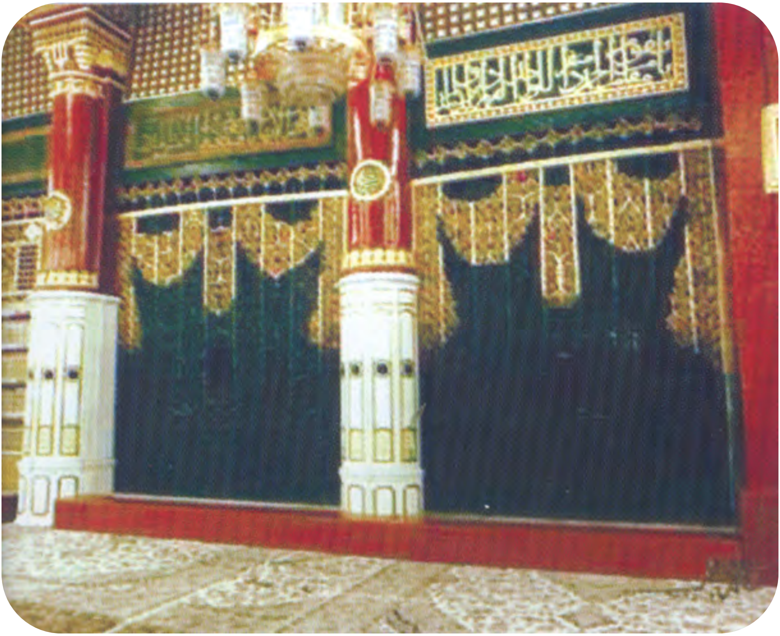

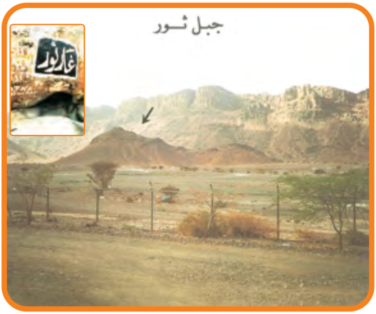

مسجد شجرہ (درخت والی مسجد) جہاں آپ ﷺ نے درخت کو بلایا تو درخت چل کر آیا۔ اس کو واپس جانے کا حکم دیا تو واپس چلا گیا۔

کعبۃ اللہ کے مختلف اَدوار کی قدیم تصاویر

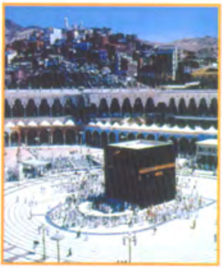

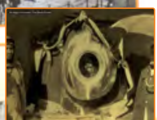

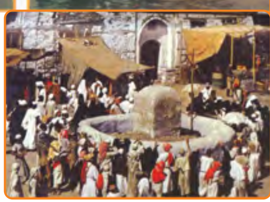

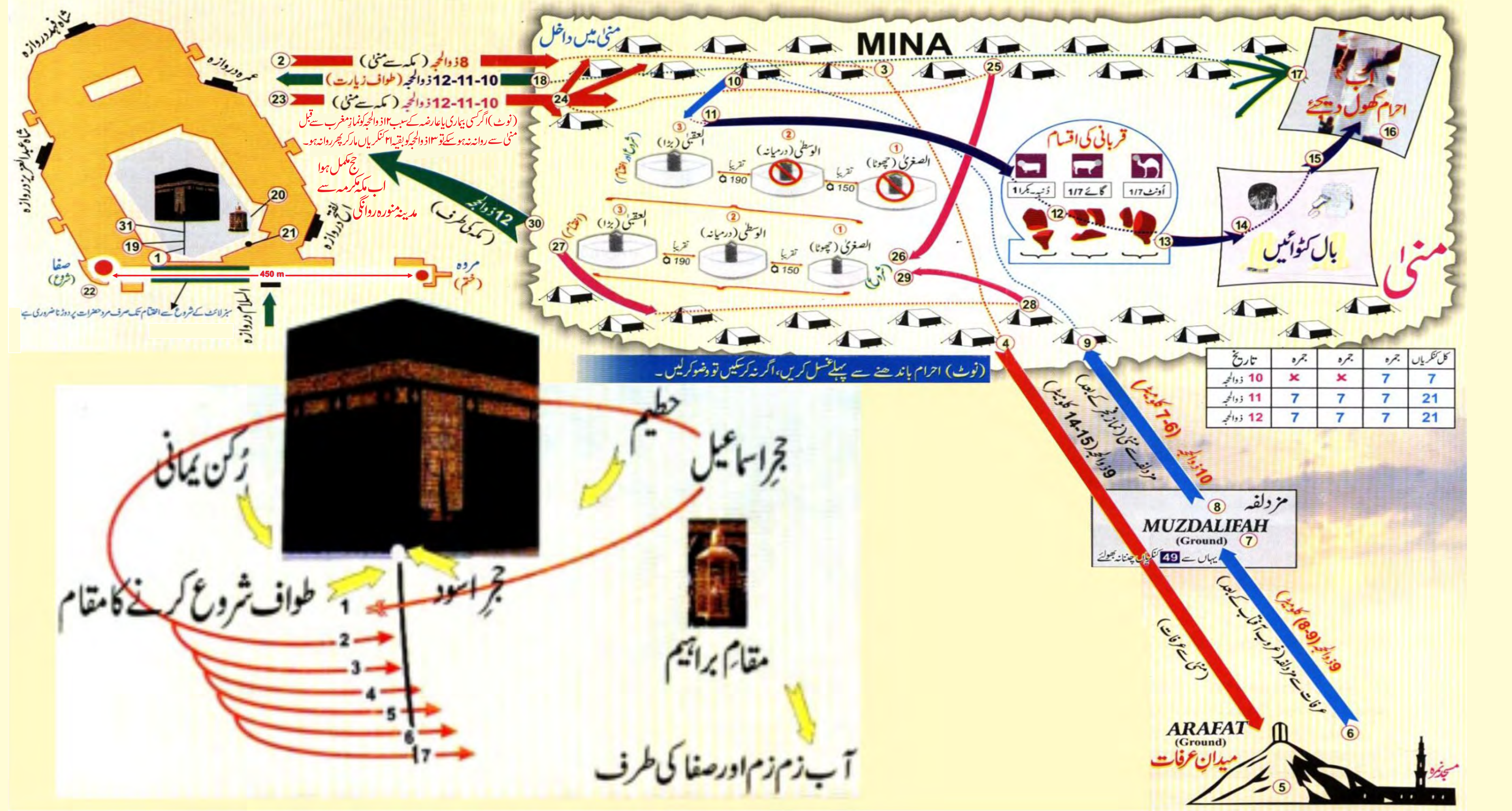

تاریخ	جمرہ	جمرہ	جمرہ	کل کنکریاں
10 ذوالحجہ	×	×	7	7
11 ذوالحجہ	7	7	7	21
12 ذوالحجہ	7	7	7	21

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کی اسلام کے علمی و عملی ، اخلاقی ، روحانی، تعلیمی، معاشی اقتصادی، سائنسی، فقہی ، قانونی، انقلابی ،فکری اور عصری موضوعات پر **400** سے زائد کتب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی نئی معرکہ آراء تصانیف

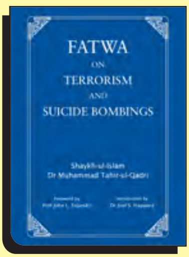

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365۔ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

Ph:042-111-140-140 Fax:042-35163354

e-mail:mqi.salespk@gmail.com www.minhaj.org